e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 212 Sunday , May 03 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۵) شمارہ نمبر (۲۱۲) لکھنؤ، بروز اتوار ۳-مئی ۲۰۲۶ء، مطابق ۱۵-ذیقعدہ-۱۴۴۷ھ صفحات-۸

اکاؤنٹ منجمد کرنے پر ہائی کورٹ نے عائد کیا جرمانہ

پریاگ راج (ایجنسی) الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے بینکوں کی جانب سے اپنی سطح پر صارفین کے اکاؤنٹ من مانے طریقے سے منجمد کرنے پر سخت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ عدالت کے مطابق بینک ایک ٹرسٹی کے طور پر کام کرتا ہے اس لیے اسے کسی جانچ ایجنسی کی طرح کام نہیں کرنا چاہیے۔ جسٹس شیکھر بی سراف اور جسٹس اودھیش کمار چودھری کی ڈویژن بنچ نے 'انڈین اوورسیز بینک' پر 50 ہزار کا جرمانہ عائد کیا ہے۔ بینک نے بغیر کسی درست بنیاد کے ایک صارف کا اکاؤنٹ منجمد کر دیا تھا۔ عدالت نے حکم دیا کہ یہ رقم 4 ہفتوں کے اندر کھاتہ دار کو واپس کی جائے۔ یہ معاملہ 'میسرس ایس اے انٹرپرائزز' نامی کمپنی سے متعلق ہے، جو ماہی پروری کی مشینری کا کاروبار کرتی ہے۔ اس کمپنی نے بینک کے خلاف عدالت سے رجوع کیا تھا۔ درخواست کے مطابق 16 جنوری 2026 کو کمپنی کے اکاؤنٹ میں آر ٹی جی ایس کے ذریعے 23 لاکھ روپے جمع ہوئے تھے۔

مغربی بنگال میں ووٹوں کی گنتی کیلئے سکیورٹی انتظامات مزید سخت

نئی دہلی، (یو این آئی) الیکشن کمیشن نے مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کی چار مئی کو ہونے والی ووٹوں کی گنتی کے حوالے سے سکیورٹی انتظامات کو مزید مستحکم کر دیا ہے۔ سرکاری اطلاع کے مطابق ریاست میں اسمبلی انتخابات کے لیے پیر کو ہونے والی ووٹوں کی گنتی میں 165 اضافی کاؤنٹنگ آبزرور اور 77 پولیس آبزرور تعینات کیے گئے ہیں تاکہ گنتی کے مراکز پر امن وامان برقرار رہے اور پورا عمل پرامن اور منصفانہ ماحول میں مکمل ہو سکے۔ کمیشن کے مطابق ان مبصرین کی تعیناتی کا مقصد ووٹوں کی گنتی کو محفوظ، خوف سے پاک اور شفاف ماحول میں انجام دینا ہے۔ اضافی کاؤنٹنگ آبزرور ان 165 اسمبلی حلقوں میں لگائے گئے ہیں جہاں ایک سے زیادہ کاؤنٹنگ ہال ہیں، تاکہ عمل خوش اسلوبی سے چل سکے۔ پولیس آبزرور متعلقہ کاؤنٹنگ مراکز کے گردونواح میں سکیورٹی اور امن وامان کی نگرانی کمیشن کی ہدایات کے مطابق یقینی بنائیں گے۔

'ایران اپنی قومی خودمختاری پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا'

ایران کا انتباہ: امریکہ کی ہر غلط حرکت کا سخت جواب دیا جائے گا، امریکی وعدے صرف دکھاوا قرار، جنگ سے عالمی غذائی بحران کا خطرہ، پیداوار میں 30 فیصد کمی کا اندیشہ

تہران/ واشنگٹن (ایجنسی) ایران کے سینئر فوجی افسر محمد جعفر اسدی نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ امریکہ کے ساتھ دوبارہ جنگ شروع ہو سکتی ہے۔ ایران کی فارس نیوز ایجنسی نے اس بارے میں اطلاع دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کی فوج مکمل طور پر تیار ہے اور اگر امریکہ کوئی غلط قدم اٹھاتا ہے تو اس کا بھرپور جواب دیا جائے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ امریکہ کسی بھی معاہدے یا وعدے کی پاسداری نہیں کرتا۔ اسدی نے کہا کہ امریکی حکام کے بیانات اور اقدامات زیادہ تر دکھاوے کے لیے اور میڈیا کو متاثر کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ ان کا مقصد ایک طرف تیل کی قیمتوں کو گرنے سے روکنا اور دوسری طرف اپنی پیدا کردہ مشکل صورتحال سے نکلنا ہے۔

ایرانی چیف جسٹس غلام حسین محسنی نے کہا ہے کہ امریکہ سے بات چیت برابری کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایرانی چیف جسٹس غلام حسین محسنی کا اپنے بیان میں کہنا تھا کہ امریکہ سے مذاکرات کے لیے تیار ہیں، دھمکیاں اور فیصلے مسلط کرنا کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ایرانی چیف جسٹس کا کہنا تھا کہ بات چیت برابری کی بنیاد پر ہونی چاہیے، ایران اپنی قومی خودمختاری پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ دوسری جانب ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے مختلف ممالک کے وزرائے خارجہ کو جنگ کے خاتمے سے متعلق ایران کے موقف اور اقدامات سے آگاہ کر دیا۔

ادھر امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا کہ وہ کسی بھی صورت میں ایران کو جوہری ہتھیار حاصل نہیں کرنے دیں گے، کیونکہ یہ پوری دنیا کی سلامتی کے لیے بڑا خطرہ ہے۔ اسی وجہ سے امریکہ کو ایران کے خلاف جنگ میں اترنا پڑا۔

امریکہ کے 61 فیصد عوام نے ایران پر جارحیت کو غلطی قرار دیا

واشنگٹن (یو این آئی) ایران کے خلاف 61 فیصد امریکیوں نے امریکی جارحیت کو غلطی قرار دیا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ، اے بی سی نیوز اور اپسوس کی جانب سے جاری کیے گئے سروے میں بتایا گیا ہے کہ 61 فیصد امریکی شہریوں کا ماننا ہے کہ ایران پر حملہ ایک غلط فیصلہ تھا، جبکہ صرف 36 فیصد نے اس اقدام کی حمایت کی۔ سروے میں 90 فیصد ڈیموکریٹس اور 71 فیصد آزاد افراد نے جنگ مخالف رائے دی۔ ری پبلکن پارٹی کے 19 فیصد افراد نے بھی جنگ کو غلطی قرار دیا۔ سروے میں اس سوال پر کہ امریکہ کا اگلا قدم کیا ہونا چاہیے، ملا جلا ردعمل دیکھنے کو ملا۔ 48 فیصد نے کہا کہ امریکہ کو ایران کے ساتھ امن معاہدہ کر لینا چاہیے چاہے وہ کوئی بری ڈیل ہی کیوں نہ ہو جبکہ 46 فیصد نے کہا کہ امریکہ کو ایران کے ساتھ اچھی ڈیل کے لیے دباؤ بڑھانا چاہیے چاہے اس کے لیے دوبارہ فوجی کارروائی ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔ اس سے پہلے مئی 2006 میں اسی قسم کے ایک پول میں 59 فیصد امریکیوں نے عراق کے ساتھ امریکی جنگ کو غلطی کہا تھا۔

اقوام متحدہ (UN) کے ادارے FAO کے چیف ماہر معاشیات میکسی موٹوریرو نے خبردار کیا ہے کہ دنیا ایک بڑے غذائی بحران کی طرف بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آبنائے ہرمز بند ہونے سے کھاد (فرٹیلائزر) کی سپلائی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ جنگ شروع ہونے کے بعد سے سپلائی تقریباً رک گئی ہے، جس سے قیمتیں بڑھ رہی ہیں اور قلت پیدا ہو رہی ہے۔ اس کا اثر زراعت پر پڑے گا اور فصلوں کی پیداوار میں 30 فیصد تک کمی ہو سکتی ہے۔ اس کے نتیجے میں اشیائے خوردونوش مزید مہنگی ہو سکتی ہیں۔ ٹوریرو نے الجزیرہ سے گفتگو میں کہا کہ حالات اس لیے مزید خراب ہو رہے ہیں کیونکہ ایشیا میں بوائی کا وقت گزر چکا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ اور برازیل جیسے بڑے ممالک اپنی فصلوں کا پیٹرن بدل سکتے ہیں اور گیہوں و مکئی کی جگہ سویابین کی کاشت کر سکتے ہیں، جس سے عالمی منڈی پر مزید اثر پڑے گا۔

چین نے امریکہ کی جانب سے عائد پابندیوں کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ امریکہ نے بعض چینی کمپنیوں کے خلاف کارروائی کی تھی کیونکہ وہ ایران سے تیل خرید رہی تھیں۔ اب چین کی وزارتِ تجارت نے ہدایت دی ہے کہ ان پابندیوں کو نافذ نہ ہونے دیا جائے۔ ان کمپنیوں میں ہینگلی پیٹروکیمیکل، شانڈونگ جنچینگ، ہیبئی شِنہائی، شوگوانگ لوکنگ اور شانڈونگ شینگ شِنگ شامل ہیں۔ تاہم ابھی یہ واضح نہیں کہ چین ان پابندیوں کو کس طرح روکے گا۔ ایران کے ایک سینئر عہدیدار نے تصدیق کی ہے کہ ان کی نئی تجویز میں سب سے پہلے آبنائے ہرمز کو کھولنے اور امریکی ناکہ بندی ختم کرنے کی بات شامل ہے، جبکہ جوہری مسئلے پر بات چیت بعد میں کی جائے گی۔ نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر عہدیدار نے کہا کہ ایران کا ماننا ہے کہ جوہری مسئلے کو بعد میں رکھنے سے معاہدہ آسان ہو سکتا ہے۔ تاہم اس تجویز کو ڈونالڈ ٹرمپ نے فی الحال مسترد کر دیا ہے۔ اس تجویز کے مطابق اگر معاہدہ ہو جاتا ہے تو جنگ ختم ہو جائے گی اور اسرائیل اور امریکہ دوبارہ حملہ نہ کرنے کا وعدہ کریں گے۔ اس کے بدلے میں ایران سمندری راستہ کھول دے گا اور امریکہ اپنی پابندیاں ہٹا لے گا۔ امریکہ اور ایران کے درمیان مذاکرات اب بھی تعطل کا شکار ہیں اور دونوں ممالک کے مطالبات ایک دوسرے سے کافی مختلف ہیں۔

موبائل پر آفات کی اطلاع دینے والی سروس کا افتتاح

نئی دہلی (یو این آئی) وزیر مواصلات جیوترادتیہ سندھیا نے ملک میں آفات اور ہنگامی حالات میں شہریوں کو فوری اطلاع دینے کے لیے جدید ترین سیل براڈکاسٹ الرٹ سسٹم سروس کا ہفتہ کو یہاں افتتاح کیا۔ مسٹر سندھیا نے اس موقع پر کہا کہ یہ نظام داخلہ اور امداد باہمی کے مرکزی وزیر امت شاہ کی رہنمائی میں اور نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے تعاون سے تیار کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعے آفات، شدید موسم اور دیگر ہنگامی حالات سے متعلق اہم معلومات براہ راست لوگوں کے موبائل فون پر فوری طور پر بھیجی جا سکیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ اسی سلسلے میں آج ملک بھر میں اس نظام کا کامیاب تجربہ بھی کیا گیا، جس میں شہریوں کے موبائل فون پر بیپ کی آواز کے ساتھ ایمرجنسی الرٹ میسج ظاہر ہوا۔ یہ پہل مستقبل میں فوری اور موثر معلومات کی ترسیل کو یقینی بنانے کی سمت میں ایک اہم قدم قرار دی جا رہی ہے۔

دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے لیے حکومت پرعزم: راجناتھ

نئی دہلی:۔ وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے حکومت کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے ہفتہ کو ان بہادر جنگجوؤں کو خراج عقیدت پیش کیا جن کی بے مثال جرات اور غیر متزلزل حوصلے نے آپریشن سندور کو ہندوستان کی فوجی تاریخ میں ایک سنہرے باب کے طور پر رقم کر دیا ہے۔ وزیر دفاع نے فوجیوں کی شجاعت، لگن اور حب الوطنی کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ 'ملک کی خدمت پہلے' کے جذبے نے قدیم زمانے سے لے کر آپریشن سندور جیسی عصری مہمات تک ہندوستان کی فوجی روایات کی پہچان رہا ہے۔

بغیر وجہ بتائے گرفتار کرنا غیر قانونی

الہ آباد ہائی کورٹ نے اتر پردیش حکومت پر لگایا 10 لاکھ روپے جرمانہ

پریاگ راج (ایجنسی) الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے بغیر وجہ بتائے گرفتار کرنے کی کارروائی کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ جیل میں بند اناؤ کے رہائشی کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے بنچ نے اسے فوری رہا کرنے کا حکم دیا۔ عدالت نے ہیبیس کارپس کی درخواست کو بھی منظور کر لیا ہے۔ عدالت میں پتا چلا کہ پولیس نے درخواست گزار کو تحریری بنیاد فراہم کیے بغیر گرفتار کر لیا۔ عدالت نے پایا کہ پولیس نے گرفتاری کے وقت درخواست گزار کو کوئی دستاویزات فراہم نہیں کیے۔ اس دوران عدالت نے اتر پردیش حکومت پر 10 لاکھ روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ عدالت نے گرفتاری کے وقت وجہ نہ بتانے کو سپریم کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی قرار دیا۔ عدالت کی جانب سے حکومت کو 10 لاکھ روپے جرمانہ ادا کرنے کے لیے 4 ہفتوں کا وقت دیا گیا ہے۔ اس مدت کے اندر حکومت درخواست گزار کو رقم فراہم کرے گی۔ حالانکہ عدالت نے حکومت کو معاملے میں قصوروار پائے جانے والے افسران سے یہ رقم وصول کرنے کی آزادی دی ہے۔ جسٹس پرمود کمار سریواستو اور عبدالمعین کی بنچ نے اناؤ میں گرفتار منوج کمار کے بیٹے مدیت کی درخواست پر یہ فیصلہ سنایا۔ عدالت کا کہنا ہے کہ افسران کے لیے ضروری ہے کہ گرفتار کرتے وقت اس کی وجوہات تحریری طور پر فراہم کی جائے۔ واضح رہے کہ 27 جنوری کو منوج کمار کو اناؤ کے اسیون تھانہ پولیس نے ایک کیس کے سلسلے میں گرفتار کیا تھا۔

بارودی سرنگ ناکارہ بنانے کے دوران دھماکہ، تین جوان شہید

کانکیر (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے کانکیر ضلع کے نکسل متاثرہ علاقے میں ہفتہ کے روز بارودی سرنگ کو ناکارہ بنانے کے دوران دھماکہ ہونے سے ڈسٹرکٹ ریزرو گارڈ (ڈی آر جی) کے تین جوان شہید ہو گئے جبکہ ایک دیگر جوان شدید زخمی ہو گیا۔ پولیس کے مطابق سکیورٹی فورس کے جوانوں کو تھانہ چھوٹے بیٹھیا علاقے میں کانکیر-نارائن پور سرحد پر بارودی سرنگوں کا پتہ لگانے اور انہیں ناکارہ بنانے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ مہم کے دوران آئی ای ڈی کو ناکارہ بناتے وقت اچانک دھماکہ ہو گیا، جس کی زد میں آ کر چار جوان شدید زخمی ہو گئے۔ شدید زخمی ہونے والوں میں انسپکٹر سکھرام وٹّی، کانسٹیبل کرشنا کومرا اور کانسٹیبل سنجے گڑھپالے شامل تھے، جنہوں نے موقع پر ہی دم توڑ دیا۔ جبکہ کانسٹیبل پرمانند کومرا کو تشویشناک حالت میں علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ بستر رینج کے پولیس انسپکٹر جنرل سندرراج پٹلنگم نے بتایا کہ گزشتہ چند مہینوں میں خودسپردگی کرنے والے ماؤوادی کیڈروں سے ملی معلومات کی بنیاد پر سکیورٹی فورسز نے بڑی تعداد میں چھپا کر رکھے گئے دھماکہ خیز مواد برآمد کر کے ناکارہ بنائے ہیں۔

سپریم کورٹ سے ترنمول کانگریس کو جھٹکا، عرضی پر نہیں دیا کوئی حکم

'کاؤنٹنگ ڈیوٹی میں مرکزی ملازمین کی تعیناتی غلط نہیں'، ٹی ایم سی کی عرضی پر عدالت کا تبصرہ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) مغربی بنگال اسمبلی انتخاب کی کاؤنٹنگ میں مرکزی اور پی ایس یو ملازمین کو سپروائزر بنائے جانے کے معاملے پر سپریم کورٹ میں آج اہم سماعت ہوئی۔ آل انڈیا ترنمول کانگریس (اے آئی ٹی سی) کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے فی الحال کوئی الگ حکم دینے سے انکار کر دیا اور الیکشن کمیشن کی یقین دہانی کو ریکارڈ پر لیتے ہوئے معاملے کو نمٹا دیا۔ واضح رہے کہ یہ عرضی کلکتہ ہائی کورٹ کے اس حکم کے خلاف دائر کی گئی تھی جس میں ٹی ایم سی کی اپیل مسترد کر دی گئی تھی۔ پارٹی نے ووٹوں کی گنتی (کاؤنٹنگ) میں صرف مرکزی اور پی ایس یو ملازمین کو سپروائزر بنانے کے فیصلے کو چیلنج کیا تھا۔

سپریم کورٹ کی خصوصی بنچ میں جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس جوئمالیہ باغچی نے معاملے کی سماعت کی۔ ٹی ایم سی کی جانب سے سینئر وکیل کپل سبل نے دلائل پیش کیے۔ کپل سبل نے کہا کہ "13 اپریل کا سرکلر ہے، لیکن ہمیں 29 تاریخ کو اس کا علم ہوا۔" انہوں نے مزید کہا کہ یہ حیران کرنے والی بات ہے کہ الیکشن کمیشن کو ہر سیٹ پر گڑبڑی کا خدشہ محسوس ہوتا ہے اور کمیشن اس طرح من مانی نہیں کر سکتا۔ سینئر وکیل کپل سبل نے عدالت میں سرکلر پڑھ کر بھی سنایا۔ جسٹس پی ایس نرسمہا نے کہا کہ الیکشن کمیشن کا ڈیوٹی پر تعینات ہر ملازم پر مکمل کنٹرول ہوتا ہے، ایسی صورت میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ ملازم مرکز کا ہے یا ریاست کا۔ جسٹس جوئے مالیہ باغچی نے کہا کہ ہر کاؤنٹنگ سنٹر میں پارٹی کے ایجنٹ بھی موجود رہیں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ مرکز یا ریاست کے افسران میں سے کاؤنٹنگ سپروائزر اور کاؤنٹنگ اسسٹنٹ کا انتخاب کرے، اس کے لیے کمیشن کو غلط قرار نہیں دیا جا سکتا۔

ایکسپریس ویز اور لاجسٹک ہب کے کام میں تیزی کی ہدایت

سی ایم یوگی نے 31 مئی تک زمین کی دستیابی یقینی بنانے کا دیا حکم، چترکوٹ میں ڈیفنس کوریڈور یونٹ کا جلد سنگ بنیاد

لکھنؤ: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ایکسپریس وے، صنعتی پارکس، لاجسٹک ہب اور شہری منصوبوں کو مشن موڈ میں آگے بڑھانے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں بھی عملدرآمد میں رکاوٹیں ہیں، انہیں ترجیحی بنیاد پر دور کرتے ہوئے منصوبوں کو مقررہ وقت میں مکمل کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ آج اپنے سرکاری رہائش گاہ پر منعقدہ 'اسٹیٹ ٹرانسفارمیشن کمیشن' کی میٹنگ میں ریاست میں جاری اہم انفراسٹرکچر منصوبوں کی تازہ پیش رفت کا جائزہ لے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جلد ہی اتر پردیش ڈیفنس انڈسٹریل کوریڈور کے چترکوٹ نوڈ میں بھارت الیکٹرانکس لمیٹڈ کی یونٹ کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔ اس سے قبل چترکوٹ لنک ایکسپریس وے کی مالیاتی ٹینڈرنگ کا عمل مکمل کر لیا جائے۔

وزیر اعلیٰ نے چترکوٹ لنک ایکسپریس وے، فرخ آباد لنک ایکسپریس وے اور جیور لنک ایکسپریس وے کے لیے زمین کے حصول کا جائزہ لیتے ہوئے متعلقہ ضلع مجسٹریٹس سے تازہ معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ان ایکسپریس ویز کے لیے 31 مئی تک 90 فیصد زمین کی دستیابی یقینی بنائی جائے۔ جہاں ریٹ ریویژن کی ضرورت ہو وہاں فوری تجاویز بھیجی جائیں۔ وزیر اعلیٰ دفتر 15 دن بعد اس کا جائزہ لے گا۔ انہوں نے زمین مالکان سے براہ راست بات چیت کرنے اور انہیں مناسب معاوضہ دینے کے ساتھ رجسٹری کے لیے اضافی عملہ تعینات کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے آگرہ-لکھنؤ-پوروانچل لنک ایکسپریس وے، جھانسی لنک ایکسپریس وے اور میرٹھ-ہریدوار ایکسپریس وے کے کام میں تیزی لانے کے بھی احکامات دیے۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ لکھنؤ میں مجوزہ عالمی معیار کے کنونشن سنٹر کی تعمیر کے لیے لیٹر آف ایوارڈ جاری ہو چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس کے سنگ بنیاد کی تیاری کرنے کی ہدایت دی۔ گریٹر نوئیڈا میں بننے والے ملٹی موڈل لاجسٹکس ہب اور ملٹی موڈل ٹرانسپورٹ ہب کو ریاست کے لاجسٹکس سیکٹر کے لیے گیم چینجر قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ منصوبے ریاست کو قومی اور عالمی سپلائی چین سے جوڑیں گے۔ بتایا گیا کہ اس منصوبے کے لیے 323 ہیکٹیئر میں سے 301 ہیکٹیئر زمین حاصل کی جا چکی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ماڈل کمپوزٹ اسکولوں کے حوالے سے کہا کہ یہ اقدام ریاست میں معیاری تعلیم کے نئے معیار قائم کرے گا۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ 75 اضلاع میں 150 اسکول بنائے جانے ہیں، جن میں سے 59 پر کام شروع ہو چکا ہے اور 67 کے لیے ٹینڈرنگ جاری ہے۔ انہوں نے باقی منصوبوں میں تیزی لانے کی ہدایت دی اور اسکولوں کے قیام کے لیے مناسب مقامات کے انتخاب پر زور دیا۔

ریونیو معاملات کے تصفیے میں لکھنؤ سب سے آگے

لکھنؤ (یو این آئی) اتر پردیش میں ریونیو کے معاملات کے فوری تصفیے کے حوالے سے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی سخت نگرانی کا اثر اب واضح طور پر نظر آنے لگا ہے۔ صوبائی حکومت کی فعال حکمت عملی اور باقاعدہ جائزے کی بدولت ریونیو مقدمات کے فیصلے میں نمایاں تیزی آئی ہے۔ ریونیو کورٹ کمپیوٹرائزڈ مینجمنٹ سسٹم کی ماہِ اپریل کی رپورٹ کے مطابق، پورے صوبے میں مجموعی طور پر 3,37,708 معاملات کا تصفیہ کیا گیا۔ اس فہرست میں دارالحکومت لکھنؤ 18,861 معاملات کے ساتھ پہلے نمبر پر رہا۔ دوسرے مقام پر پریاگ راج (12,036 معاملات) رہا، جبکہ بارہ بنکی (9,139 معاملات) نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اعظم گڑھ 8,483 مقدمات کے فیصلے کے ساتھ چوتھے، بریلی پانچویں اور جونپور چھٹے نمبر پر رہا۔ ضلعی سطح کی عدالتوں میں ریونیو معاملات کے نمٹارے میں جونپور نے ایک بار پھر پہلی پوزیشن حاصل کی۔ یہاں پانچ ریونیو عدالتوں نے مقررہ معیار سے کہیں زیادہ 535 معاملات کا تصفیہ کیا۔

اجے رائے کی صحت میں بہتری، راہل گاندھی نے تشویش کا اظہار کیا

نئی دہلی (یو این آئی) اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اجے رائے کی صحت میں بہتری درج کی گئی ہے۔ اسپتال کی جانب سے جاری کردہ ہیلتھ بلیٹن کے مطابق، انہیں جمعہ کی شام تقریباً 6:30 بجے ایمرجنسی وارڈ میں بے ہوشی کی حالت میں لایا گیا تھا، جہاں انہیں دورے (سیزر) کی شکایت ہوئی تھی۔ ابتدائی معائنے میں ان کے خون میں سوڈیم کی سطح کم پائی گئی۔ اس کے بعد انہیں فوری علاج کے لیے آئی سی یو میں داخل کیا گیا۔ اسپتال کے مطابق، اجے رائے کا علاج کریٹیکل کیئر اسپیشلسٹ ڈاکٹر دلیپ اور ان کی ٹیم کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ علاج کے دوران ان کے سوڈیم کی سطح کو کنٹرول اور مستحکم کر لیا گیا ہے۔ فی الحال ان کی حالت میں بہتری ہے، تاہم انہیں ابھی بھی ڈاکٹروں کی مسلسل نگرانی میں آئی سی یو میں رکھا گیا ہے۔ اسی دوران، لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے اجے رائے کے علیل ہونے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس خبر سے وہ فکرمند ہیں اور اجے رائے کی جلد صحت یابی کے لیے دعاگو ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے کی جلد صحت یابی کی تمنا کی۔ مسٹر مودی نے کہا کہ انہیں مسٹر رائے کے علیل ہونے کی خبر ملی ہے۔ وزیر اعظم نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے جی کے علیل ہونے کی خبر ملی ہے، میں ان کی جلد از جلد صحت یابی کی تمنا کرتا ہوں۔

گئو رکشکوں سے جان بچانے کی کوشش میں غرقاب نوجوان کی لاش 20 روز بعد بازیاب

رامبن۔ (ایجنسی) تقریباً 20 دن سے لاپتہ 19 سالہ نوجوان کی لاش ہفتہ کے روز صوبہ جموں کے رامبن ضلع میں ڈگڈول کے قریب نالہ بشلری سے بازیاب کی گئی۔ لاش کی بزیابی کے ساتھ ہی ایک طویل اور مشترکہ تلاشی مہم اختتام کو پہنچی۔ متوفی کی شناخت تنویر احمد چوپان ولد عبدالسلام چوپان، ساکنہ منڈکھل پوگل کے طور پر ہوئی ہے۔ اور اطلاعات کے مطابق وہ 12 اپریل کو اُس وقت لاپتہ ہو گیا تھا جب مبینہ طور پر مکرکوٹ کے قریب سرینگر جموں قومی شاہراہ پر کچھ گئو رکشکوں کے غیض وغضب سے بچنے کی کوشش کے دوران اس نے نالہ میں چھلانگ لگائی۔ رپورٹس کے مطابق تنویر احمد جموں سے ایک دودھ دینے والی گائے اور دو بچھڑوں کو گاڑی میں لا رہا تھا کہ ڈگڈول کے قریب دو کاروں میں سوار کچھ افراد نے اسے روکا اور اس کا تعاقب کیا۔ جان کے خوف سے اس نے مبینہ طور پر نالہ بشلری میں چھلانگ لگا دی جس کے بعد سے وہ لاپتہ تھا۔ واقعے کے فوراً بعد جموں و کشمیر پولیس اور مقامی رضاکاروں نے بڑے پیمانے پر تلاشی آپریشن شروع کیا، جس کے بعد نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فورس (این ڈی آر ایف)، فوج، اور کئی مقامی رضاکار تنظیمیں شامل ہو گئیں۔ مشکل پہاڑی علاقے اور تیز بہاؤ کے باوجود 20 دن تک تلاش جاری رہی۔ حکام کے مطابق ہفتہ کے روز ڈگڈول کے قریب نالہ میں لاش نظر آئی جسے ریسکیو ٹیموں نے باہر نکالا۔ عینی شاہدین کے مطابق پانی میں قریب تین ہفتوں تک رہنے کی وجہ سے متوفی کی جسد خاکی کافی حد تک خراب ہو چکی تھی اور اسے قانونی کارروائی کے لیے اسپتال منتقل کیا گیا۔ پولیس نے اس معاملے میں پہلے ہی کیس درج کر کے چار ملزمان بی سرجیت سنگھ، سندیپ سنگھ، دگ وجے سنگھ اور کیول سنگھ بی کو گرفتار کیا ہے۔

مردم شماری 2027

یوپی میں 31 دسمبر 2025 سے 31 مارچ 2027 تک سبھی ریونیو ایڈمنسٹریٹو یونٹس ہوں گی فریز

لکھنؤ۔ ہندوستان میں مردم شماری کے لیے سبھی ریاستوں میں سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ اتر پردیش میں بھی ایڈمنسٹریٹو سطح پر ہلچل دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اس تعلق سے 'ڈائریکٹوریٹ آف سینسس آپریشنز' کی ڈائریکٹر شیتل ورما نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کچھ اہم جانکاریوں کو سامنے رکھا۔ انھوں نے بتایا کہ مردم شماری کا عمل 2025 سے ہی زیر غور ہے اور اسے 2 مراحل میں پورا کیا جائے گا۔ مردم شماری کا آخری وقت یکم مارچ 2027 کی شب 12 بجے مقرر کیا گیا ہے، جس کی بنیاد پر ملک کی مجموعی آبادی کا اعلان کیا جائے گا۔ ایک ہندی نیوز پورٹل کی ایک رپورٹ کے مطابق شیتل ورما نے بتایا کہ 31 دسمبر 2024 سے 31 مارچ 2027 تک سبھی ریونیو ایڈمنسٹریٹو یونٹس کو فریز کر دیا جائے گا۔ اس دوران کوئی نیا گاؤں یا تحصیل نہیں بنایا جائے گا۔ انھوں نے یہ بھی مطلع کیا کہ پہلے مرحلہ میں 22 مئی سے 20 جون 2026 تک گھروں کو شمار (ہاؤس لسٹنگ) کیا جائے گا، جبکہ دوسرے مرحلہ میں 9 فروری سے 28 فروری تک ہر شخص کو گنا جائے گا۔ اسی مرحلہ میں ذات پر مبنی مردم شماری بھی کی جائے گی۔

رپورٹ کے مطابق ریاست کو تقریباً 3.90 لاکھ شماریاتی بلاکس میں تقسیم کیا گیا ہے اور تقریباً 5 لاکھ اہلکار اس کام میں لگائے جائیں گے۔ ہر بلاک میں 800 سے 1000 افراد کی مردم شماری ہوگی۔ تربیت کا عمل 10 مئی تک مکمل کر لیا جائے گا، جس میں قومی سطح سے لے کر فیلڈ ٹرینرز تک کی تقرری کی گئی ہے۔ مردم شماری کا کام گھر گھر جا کر کیا جائے گا، جس میں مکانوں، جائیدادوں اور اشخاص کی تفصیلی جانکاری جمع کی جائے گی۔ جھگی جھونپڑی والے علاقوں اور صفر آبادی والے علاقوں کو بھی اس میں شامل کیا جائے گا۔ اس بڑی مہم کے ذریعہ ریاست اور ملک کی سماجی و معاشی حالت کا تفصیلی تجزیہ ممکن ہو پائے گا۔

خاتون رکن پارلیمنٹ پر گجرات بی جے پی صدر کا تبصرہ توہین آمیز: راہل

بیان پر کانگریس حملہ آور، اپوزیشن لیڈر نے کہا 'ناری وندن کا مکھوٹا اتر گیا'، معافی کا مطالبہ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) گجرات بی جے پی کے صدر جگدیش وشوکرما کے ایک مبینہ توہین آمیز بیان پر کانگریس نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے اور اسے خواتین کی بے عزتی قرار دیا ہے۔ کانگریس کے مطابق وشوکرما نے پارٹی کی خاتون رکن پارلیمنٹ گینی بین ٹھاکور کے بارے میں نہایت نامناسب اور غیر شائستہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔ اس سلسلے میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ جاری کر کانگریس نے بی جے پی کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ کانگریس نے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ "ہم نے گینی بین ٹھاکور کی ساڑی کے پلّو میں بندھی پنچایت سیٹیں کھینچ لی ہیں... یہ گھٹیا بات گجرات بی جے پی صدر جگدیش وشوکرما نے کہی ہے۔ خاتون رکن پارلیمنٹ گینی بین ٹھاکور پر جگدیش وشوکرما کے ذریعہ کیا گیا یہ تبصرہ انتہائی شرمناک اور ہتک آمیز ہے۔" پارٹی کا کہنا ہے کہ اس طرح کی زبان نہ صرف ایک خاتون عوامی نمائندہ کی توہین ہے بلکہ اس سے بی جے پی کی خواتین کے تئیں سوچ بھی ظاہر ہوتی ہے۔ کانگریس نے الزام لگایا کہ بی جے پی اپنے لیڈران کو خواتین کے خلاف نازیبا بیانات دینے کی گویا ترغیب دیتی ہے، اور کوئی لیڈر جتنا زیادہ غیر مہذب بات کرے، اسے اتنی ہی بڑی ذمہ داری سونپی جاتی ہے۔ پارٹی نے مطالبہ کیا کہ بی جے پی کو اپنے صدر کے اس بیان پر معافی مانگنی چاہیے۔

دوسری طرف لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے بھی اس معاملے پر اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے گجرات بی جے پی صدر کے بیان کو خواتین کی توہین قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے بی جے پی کا اصل چہرہ بے نقاب ہو گیا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ "گجرات بی جے پی صدر نے کانگریس کی ہماری خاتون رکن پارلیمنٹ گینی بین ٹھاکر پر جو نازیبا تبصرہ کیا، اس سے 'ناری وندن' جیسے نعروں کے پیچھے چھپی حقیقت اب سامنے آ گئی ہے۔ یہ واقعہ بی جے پی کی خواتین مخالف ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔" راہل گاندھی نے سوال اٹھایا کہ جو پارٹی اس طرح کی زبان استعمال کرتی ہے، وہ خواتین کو بااختیار بنانے یا انہیں حقوق دینے کی بات کیسے کر سکتی ہے۔

جنوبی 24 پرگنہ میں دوبارہ ووٹنگ پر زبردست جوش، 86.9 فیصد پولنگ

کولکاتہ (یو این آئی) مغربی بنگال کے جنوبی 24 پرگنہ کے دو اہم اسمبلی حلقوں مگراہاٹ مغرب اور ڈائمنڈ ہاربر کے 15 بوتھوں پر ہفتہ کے روز ہونے والی دوبارہ ووٹنگ میں شام پانچ بجے تک مجموعی طور پر 86.90 فیصد ووٹنگ ریکارڈ کی گئی۔ ووٹنگ شام 6 بجے مکمل ہوئی اور ان اعدادوشمار میں مزید اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری اعدادوشمار کے مطابق، ڈائمنڈ ہاربر میں 86.60 فیصد جبکہ مگراہاٹ مغرب میں 86.11 فیصد ووٹنگ ہوئی۔ وقفے وقفے سے بارش ہونے کے باوجود لوگوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ووٹنگ کے لیے سخت سکیورٹی انتظامات کیے گئے تھے اور تمام حساس بوتھوں پر مرکزی فورسز تعینات کی گئی تھیں۔

ایران کے ساتھ جنگ ختم ہوگئی: وائٹ ہاؤس

ٹرمپ انتظامیہ کا جرمنی سے 5 ہزار امریکی فوجیوں کے انخلا کا فیصلہ

واشنگٹن، 2 مئی (یو این آئی) وائٹ ہاؤس نے کانگریس کو آگاہ کیا ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ ختم ہوگئی ہے۔ ترجمان وائٹ ہاؤس نے بتایا کہ مشرق وسطیٰ میں امریکی افواج کی موجودگی کے باوجود جنگ ختم ہوچکی۔ واضح رہے کہ وار پاورز سے متعلق کانگریس کی مقرر ڈیڈ لائن کا آج آخری دن تھا۔ جب کہ ٹرمپ نے میڈیا سے گفتگو میں وار پاورز کے حکم کو غیر آئینی قرار دیا تھا۔ پولیٹکو کی رپورٹ کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعہ کے روز قانون سازوں کو آگاہ کیا کہ ایران کے ساتھ جنگ ختم ہوچکی ہے۔ تاہم پولیٹکو نے لکھا کہ یہ اقدام دراصل اس بحث کو ٹھنڈا کرنے کی ایک کوشش ہے کہ آیا اس جنگ کے لیے کانگریس کی منظوری ضروری ہے یا نہیں۔ وائٹ ہاؤس نے ایک خط میں اپنی دلیل پیش کی کہ مشرقِ وسطیٰ کا تنازع 60 روزہ قانونی حد تک پہنچ گیا ہے، جس کے بعد کارروائیاں روکنا لازم ہوتا ہے، جب تک قانون ساز فوجی کارروائی کی اجازت نہ دیں۔ یہ خط کیپیٹل ہل میں بڑھتی ہوئی سیاسی کشمکش کو روکنے کی کوشش ہے، جہاں جنگ دوسرے مہینے میں داخل ہونے کے باوجود واضح حکمتِ عملی نہ ہونے پر ٹرمپ کو اپنی جماعت ریپبلکن پارٹی کی حمایت کھونے کا خدشہ ہے۔ تاہم وائٹ ہاؤس کی یہ منطق ڈیموکریٹس اور کچھ ریپبلکنز کو قابلِ قبول نہیں، جو کہتے ہیں کہ اس مرحلے پر انتظامیہ کو مہم ختم کردینی چاہیے۔ ٹرمپ نے لکھا 7 اپریل 2026 کے بعد امریکہ اور ایران کے درمیان کوئی فائرنگ کا تبادلہ نہیں ہوا۔ انھوں نے اس جنگ بندی کا حوالہ دیا جسے انھوں نے غیر معینہ مدت تک بڑھا دیا ہے۔ 28 فروری 2026 کو شروع ہونے والی دشمنیاں ختم ہوچکی ہیں۔ یہ خط ایسے وقت میں بھی سامنے آیا ہے جب مذاکرات تعطل کا شکار ہیں اور ایران کی بندرگاہوں کی فوجی ناکہ بندی جاری ہے۔ جمعہ کو فلوریڈا روانگی سے قبل صحافیوں سے گفتگو میں صدر نے کہا کہ انھوں نے ایران کو حتمی پیش کش کردی ہے، تاہم وہ اس کے منتشر حکومت کے ساتھ معاہدے کے امکانات کے بارے میں پُرامید نہیں۔ ٹرمپ نے ایرانی تجاویز سے متعلق کہا انھوں نے کچھ پیش رفت کی ہے، مگر مجھے نہیں لگتا کہ وہ کبھی وہاں تک پہنچیں گے۔ میں کہوں گا کہ میں خوش نہیں ہوں۔ وہ معاہدہ کرنا چاہتے ہیں، لیکن میں مطمئن نہیں ہوں۔ واضح رہے کہ 1973 کا وار پاورز ریزولوشن تقاضہ کرتا ہے کہ صدر کی جانب سے کانگریس کو اطلاع دینے کے 60 دن بعد امریکی افواج کو کسی تنازع سے واپس بلا لیا جائے، جب تک قانون ساز مزید فوجی کارروائی کی منظوری نہ دیں۔ وائٹ ہاؤس کے پاس یہ اختیار بھی ہے کہ وہ تنازع کو سمیٹنے کے لیے مزید 30 دن کی توسیع طلب کرے۔ ٹرمپ نے جمعرات کو ان قانون سازوں پر تنقید کی جو منظوری کا مطالبہ کررہے تھے۔ انھوں نے کہا مجھے نہیں لگتا کہ وہ جو مطالبہ کررہے ہیں وہ آئینی ہے...... یہ محبِ وطن لوگ نہیں ہیں۔ دوسری طرف وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ نے جمعرات کو کیپیٹل ہل میں اس قانونی مؤقف کا عندیہ دیا جس کے تحت انتظامیہ مشرقِ وسطیٰ میں کارروائیاں جاری رکھنا چاہتی ہے۔ انھوں نے سینیٹ کی سماعت میں کہا کہ جنگ بندی نے دراصل 60 دن کی گھڑی کو روک دیا ہے۔ 1973 کے قانون کے تحت ٹرمپ کے اختیارات کو محدود کرنے کے حامیوں کا کہنا ہے کہ صدر اس قانون کی غلط تشریح کر رہے ہیں۔ انھوں نے اس بات کی نشان دہی بھی کی کہ جنگ بندی کے باوجود امریکی فوج ایران پر دباؤ ڈالنے کے لیے ناکہ بندی جاری رکھے ہوئے ہے، جب کہ تقریباً 50 ہزار امریکی فوجی اب بھی مشرقِ وسطیٰ میں تعینات ہیں۔ ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ ماضی کے صدور نے بھی 60 دن کی حد کی پابندی نہیں کی اور کہا بہت سے صدور نے اس حد سے تجاوز کیا ہے...... ہر دوسرے صدر نے اسے غیر آئینی سمجھا۔ پینٹاگون حکام کے مطابق امریکی افواج اب بھی تیار حالت میں ہیں اور اگر امن مذاکرات ناکام ہوئے تو ایران پر حملے دوبارہ شروع کیے جاسکتے ہیں۔ ڈیموکریٹ سینیٹر ٹم کین نے کہا کہ فوجیوں کو علاقے سے واپس بلائے بغیر جنگ کے خاتمے کا اعلان کرنا بالکل غلط ہے۔ تاہم انھوں نے کہا کہ انتظامیہ کو جواب دہ ٹھہرانے کے لیے ریپبلکنز کو بھی ڈیموکریٹس کا ساتھ دینا ہوگا، کیوں کہ یہ ایک غیر مقبول جنگ ہے۔

امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون نے جرمنی سے تقریباً 5 ہزار امریکی فوجیوں کو واپس بلانے کا منصوبہ تیار کرلیا ہے۔ امریکی میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ اقدام صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی یورپی اتحادیوں، خصوصاً جرمنی، سے ناراضی کا اظہار سمجھا جارہا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ صدر ٹرمپ یورپی ممالک کی جانب سے امریکہ اور ایران کے درمیان جاری جنگ میں محدود تعاون پر سخت برہم ہیں۔ صدر ٹرمپ نے جرمن چانسلر فریڈرک مرز اور دیگر نیٹو رہنماؤں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا تھا کہ انھوں نے ایران کے خلاف امریکی فوجی مہم میں براہِ راست کردار ادا نہیں کیا۔ جرمنی میں امریکی فوج کی موجودگی دوسری عالمی جنگ اور سرد جنگ کے دور سے قائم ہے۔ امریکی محکمہ دفاع کے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ دسمبر تک جرمنی میں 36 ہزار سے زائد فعال امریکی فوجی، تقریباً 500,1 ریزرو اہلکار اور 500,11 سویلین تعینات تھے۔ جاپان کے بعد جرمنی وہ ملک ہے جہاں امریکی فوجیوں کی سب سے بڑی تعداد موجود ہے۔ جرمنی میں امریکی یورپی کمانڈ اور افریقی کمانڈ کے ہیڈکوارٹرز بھی قائم ہیں جب کہ رامسٹین ایئر بیس امریکی فوجی آپریشنز کے لیے ایک اہم مرکز سمجھا جاتا ہے۔ دفاعی حکام کے مطابق یورپ سے نکالے جانے والے بعض فوجیوں کو امریکہ واپس لاکر بعد میں دیگر علاقوں، خصوصاً انڈو پیسیفک خطے، میں تعینات کیا جاسکتا ہے۔ حکام نے واضح کیا کہ اس فیصلے سے جرمنی میں واقع لینڈ اسٹول ریجنل میڈیکل سینٹر کی سرگرمیاں متاثر نہیں ہوں گی، جہاں ایرانی حملوں میں زخمی ہونے والے امریکی فوجیوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ پینٹاگون کے ترجمان شان پارنیل نے کہا کہ فوجیوں کے انخلا کا عمل آئندہ 6 سے 12 ماہ کے دوران مکمل کیا جائے گا۔ ان کے مطابق یہ فیصلہ یورپ میں امریکی فوجی پوزیشن کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد کیا گیا ہے۔ صدر ٹرمپ نے حالیہ دنوں میں جرمن چانسلر مرز پر سخت تنقید کی تھی، جب مرز نے کہا تھا کہ ایران کے معاملے پر امریکیوں کے پاس واضح حکمت عملی نہیں اور ایرانی مذاکرات کار امریکا کو شرمندہ کر رہے ہیں۔ اس کے جواب میں صدر ٹرمپ نے کہا کہ مرز نہیں جانتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور وہ ایران کے جوہری خطرے کے خاتمے کی کوششوں میں مداخلت کررہے ہیں۔ امریکہ اور اس کے کئی نیٹو اتحادیوں کے درمیان ایران جنگ کے معاملے پر اختلافات بھی کھل کر سامنے آئے ہیں۔ بیشتر یورپی ممالک نے جنگ میں براہِ راست شامل ہونے سے گریز کیا ہے جب کہ توانائی کی بڑھتی قیمتوں اور ایندھن کی ترسیل میں رکاوٹوں پر تشویش ظاہر کی ہے۔

ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کا یوم مزدور پر پیغام

ایرانی وزیر خارجہ کے مختلف ممالک کے وزرائے خارجہ سے اہم رابطے

تہران، 2 مئی (یو این آئی) ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے یوم مزدور پر پیغام دیتے ہوئے کہا ہے کہ دشمن پر فوجی میدان میں برتری ثابت کرنے کے بعد اب ہمیں معاشی میدان میں بھی اسے شکست دینی ہے۔ مجتبیٰ خامنہ ای نے کہا کہ ایران نے دشمنوں کے ساتھ فوجی معرکے میں اپنی ترقی اور برتری کو دنیا پر ثابت کردیا ہے اور اب دشمنوں کو معاشی و ثقافتی جہاد کے میدان میں بھی مایوس اور شکست دینی ہوگی۔ سپریم لیڈر نے کہا ایرانی عوام مقامی طور پر تیار اشیا کے استعمال کو ترجیح دیں اور کاروباری افراد اپنا نقصان ہونے پر کسی کو ملازمت سے نکالنے سے گریز کریں۔ قبل ازیں، ایران کے نئے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے جمعرات کو جاری کیے گئے ایک تحریری پیغام میں کہا تھا کہ خلیج اور آبنائے ہرمز کے لیے ایک نیا باب اس وقت سے تشکیل پا رہا ہے جب 28 فروری کو ایران کی امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ جنگ شروع ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ تہران خلیجی خطے کو محفوظ بنائے گا اور آبی گزرگاہ میں دشمن کی زیادتیوں کا خاتمہ کرے گا۔ سپریم لیڈر نے کہا کہ آبنائے ہرمز کے نئے انتظام سے تمام خلیجی ممالک کے لیے سکون، ترقی اور معاشی فوائد آئیں گے۔ آج خطے میں دنیا کے غنڈہ عناصر کی جانب سے سب سے بڑی فوجی تعیناتی اور جارحیت کے دو ماہ بعد، اور امریکا کی اپنے منصوبوں میں شرمناک ناکامی کے بعد، خلیج فارس اور آبنائے ہرمز کے لیے ایک نیا باب کھل رہا ہے۔

☆ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے مختلف ممالک کے وزرائے خارجہ کو جنگ کے خاتمے سے متعلق ایران کے موقف اور اقدامات سے آگاہ کردیا۔ تفصیلات کے مطابق ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے مشرقِ وسطیٰ کی کشیدہ صورت حال اور جاری جنگ کے خاتمے کے لیے سفارتی کوششیں تیز کردی۔ ایرانی سرکاری خبر رساں ادارے 'ارنا' کی جانب سے بتایا کہ ایرانی وزیر خارجہ نے روس، سعودی عرب، مصر، ترکیہ، قطر، عراق اور آذربائیجان کے وزرائے خارجہ سے ٹیلی فونک رابطے کیے ہیں۔ رابطوں کے دوران عباس عراقچی نے خطے کی مجموعی صورتحال سمیت اہم امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے اپنے ہم منصبوں کو جنگ بندی اور تنازعات کے خاتمے سے متعلق ایران کے اصولی موقف اور تہران کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات سے آگاہ کیا۔

روسی وزیر خارجہ سرگئی لاروف نے عباس عراقچی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ روس خطے میں قیام امن اور جنگ کے خاتمے کے لیے ہر ممکن مدد فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ دونوں رہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ خطے میں استحکام لانے کے لیے مشترکہ کوششیں ناگزیر ہیں۔ علاوہ ازیں، ایرانی وزیر خارجہ نے یورپی یونین کے خارجہ امور اور سلامتی پالیسی کی اعلیٰ نمائندہ کاجا کالس سے بھی رابطہ کیا، اس گفتگو میں علاقائی سلامتی اور بین الاقوامی تعاون کے ذریعے بحران کے حل پر بات چیت کی گئی۔

امریکہ کے 61 فیصد عوام نے ایران پر جارحیت کو غلطی قرار دے دیا

واشنگٹن، 2 مئی (یو این آئی) ایران کے خلاف 61 فیصد امریکیوں نے امریکی جارحیت کو غلطی قرار دیا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ، اے بی سی نیوز اور اپسوس کی جانب سے جاری کیے گئے سروے میں بتایا گیا ہے کہ 61 فیصد امریکی شہریوں کا ماننا ہے کہ ایران پر حملہ ایک غلط فیصلہ تھا، جبکہ صرف 36 فیصد نے اس اقدام کی حمایت کی۔ سروے میں 90 فیصد ڈیموکریٹس اور 71 فیصد آزاد افراد نے جنگ مخالف رائے دی۔ ری پبلکن پارٹی کے 19 فیصد افراد نے بھی جنگ کو غلطی قرار دیا۔ سروے میں اس سوال پر کہ امریکہ کا اگلا قدم کیا ہونا چاہیے، ملا جلا ردعمل دیکھنے کو ملا۔ 48 فیصد نے کہا کہ امریکہ کو ایران کے ساتھ امن معاہدہ کر لینا چاہیے چاہے وہ کوئی بری ڈیل ہی کیوں نہ ہو جبکہ 46 فیصد نے کہا کہ امریکہ کو ایران کے ساتھ اچھی ڈیل کے لیے دباؤ بڑھانا چاہیے چاہے اس کے لیے دوبارہ فوجی کارروائی ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔ اس سے پہلے مئی 2006 میں اسی قسم کے ایک پول میں 59 فیصد امریکیوں نے عراق کے ساتھ امریکی جنگ کو غلطی کہا تھا، 1971 میں کیے گئے گیلپ سروے میں ہر 10 میں سے 6 امریکیوں نے ویتنام جنگ کو غلطی قرار دیا تھا۔

امریکہ سے تعلقات کا مطلب ٹرمپ کے ہر اقدام سے اتفاق کرنا نہیں: آسٹریلوی وزیر اعظم

کینبرا، 2 مئی (یو این آئی) آسٹریلوی وزیر اعظم انتھونی البانیزی کا کہنا ہے کہ امریکہ سے تعلقات کا مطلب ٹرمپ کے ہر اقدام سے اتفاق کرنا نہیں ہے۔ عرب میڈیا کی رپورٹ کے مطابق آسٹریلوی وزیر اعظم انتھونی البانیزی نے امریکی صدر ٹرمپ کی خارجہ اور معاشی پالیسیوں پر کڑی تنقید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران جنگ شروع کرنے سے پہلے اتحادیوں سے مشورہ نہیں کیا گیا۔ امریکہ فرسٹ پالیسی اور تجارتی محصولات نے اتحادیوں کو دور کردیا ہے۔ انتھونی البانیزی نے کہا کہ دیگر عالمی طاقتوں کے ساتھ مل کر کام کررہے ہیں، بدلتے عالمی حالات میں قومی مفادات کا تحفظ ترجیح ہے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے ساتھ جاری تنازع سے جلد باہر نہ نکلنے کا اعلان کیا تھا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے فلوریڈا میں خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ مقاصد کے حصول تک تنازع سے نہیں نکل سکتے کیونکہ اس سے مسئلہ چند سالوں بعد دوبارہ پیدا ہوسکتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران کو ایٹمی ہتھیار حاصل نہیں کرنے دیں گے، ساتھ یہ بھی کہا کہ اگر ایران کو نہ روکتے تو اسرائیل اور یورپ کے پرزے پرزے کیے جاچکے ہوتے۔ امریکی صدر نے دعویٰ کیا تھا کہ ایران کے پاس بحریہ، فضائیہ اور کوئی قیادت نہیں رہی، ایران کی قیادت باقی نہ رہنے پر افسوس ہے، وہ بہت اچھے لوگ تھے، ایران کی پہلے اور دوسرے درجے کی قیادت ماری جاچکی، یہ برے لوگ تھے، انہوں نے 45 ہزار مظاہرین کو ہلاک کیا۔

امریکہ نے یورپ اور اتحادیوں کو اسلحہ کی درآمد میں تاخیر سے خبردار کردیا: فنانشل ٹائمز

واشنگٹن، 2 مئی (یو این آئی) اخبار فنانشل ٹائمز کے مطابق امریکہ نے یورپ اور اتحادیوں کو اسلحہ کی درآمد میں تاخیر سے خبردار کردیا ہے۔ امریکہ نے یورپ میں اپنے اتحادی ملکوں سے کہا ہے کہ انہیں برآمد کیے جانے والے اسلحے کی ترسیل میں تاخیر ہوسکتی ہے کیوں کہ امریکی اسلحہ ایران کے خلاف جنگ میں استعمال ہورہا ہے اور اس کے ذخائر تیزی سے ختم ہورہے ہیں۔

امریکہ میں مڈٹرم الیکشن سے قبل سیاسی و آئینی بحران

نسل پرستانہ بنیادوں پر قائم حلقہ بندی کالعدم قرار

واشنگٹن، 2 مئی (یو این آئی) امریکہ میں 2026 کے مڈٹرم انتخابات سے قبل سیاسی اور آئینی سطح پر کشیدگی میں نمایاں اضافہ ہوگیا ہے، سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کو انتخابی نظام کے مستقبل پر دور رس اثرات رکھنے والا اہم موڑ قرار دیا جا رہا ہے۔ امریکی سپریم کورٹ میں امریکی شہری فلپ کیلائس اور دیگر شہریوں نے ریاست لوزیانہ کے خلاف نسل پرستانہ بنیادوں پر نیا حلقہ قائم کرنے پر کیس دائر کیا تھا جو لوزیانا بخلاف کیلائس کے نام سے مشہور ہوا، عدالت نے کیس میں 6 کے مقابلے میں 3 کی اکثریت سے فیصلہ دیتے ہوئے لوزیانا میں پارلیمنٹ کے نئے انتخابی حلقے کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس حلقے میں ایک نیا اکثریتی سیاہ فام حلقہ شامل کیا گیا تھا، جسے نچلی عدالت نے پہلے ہی امتیازی قرار دیا تھا۔ تاہم سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ یہ حلقہ بندی غیر آئینی اور نسلی بنیادوں پر اور اقلیتوں کی نمائندگی کو کم کرنے کے زمرے میں آتی ہے۔ عدالت کے مطابق انتخابی حلقہ بندیوں میں نسل پرستی کے استعمال کی حد آئینی طور پر محدود ہے اور ریاستیں اس بنیاد پر ایسے حلقے نہیں بنا سکتیں جو آئینی اصولوں سے متصادم ہو۔ فیصلے کے بعد ووٹنگ رائٹس ایکٹ، حلقہ بندیوں اور ووٹر حقوق سے متعلق بحث غیر معمولی شدت اختیار کرگئی ہے، جبکہ ڈیموکریٹس اور ریپبلکنز ایک دوسرے پر انتخابی فائدے اور اثر اندازی کے الزامات عائد کر رہے ہیں۔ انتخابی حلقہ بندی میں ممکنہ تبدیلیاں ہوسکتی ہیں۔ ڈیموکریٹس کا کہنا ہے کہ عدالتی فیصلے ریپبلکنز کو انتخابی فائدہ دے سکتے ہیں، ریپبلکنز کا کہنا ہے کہ عدالتی فیصلے ریپبلکنز کو انتخابی فائدہ دے سکتے ہیں، ڈیموکریٹس، فیصلہ نسلی اثرات سے پاک انتخابی نظام کی طرف قدم ہے۔ اس فیصلے کو انتخابی قانون سازی میں ایک اہم نظیر کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ عدالتی فیصلے کے بعد ریاستی سطح پر نئی حلقہ بندیوں کی تیاری شروع کردی گئی ہے، قانونی جنگوں میں اضافہ ہوگیا، ووٹر رجسٹریشن اور انتخابی قوانین میں سختی پر سیاسی کشیدگی بھی بڑھ گئی ہے، ریاستی خودمختاری اور وفاقی عدالتی کردار پر نئی آئینی بحث شروع ہوگئی جبکہ انتخابی اثراندازی اور ووٹر دباؤ کے الزامات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ ڈیموکریٹک حلقوں کا موقف ہے کہ یہ فیصلہ بالواسطہ طور پر ریپبلکنز کو انتخابی فائدہ دے سکتا ہے، کیونکہ اس کے بعد ریاستوں کو حلقہ بندیوں میں زیادہ آزادی حاصل ہوسکتی ہے۔ ان کے مطابق اس سے کانگریس میں نشستوں کا موجودہ توازن متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ دوسری جانب سیاسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ نئی حلقہ بندیوں کی صورت میں ایوانِ نمائندگان میں طاقت کا توازن تبدیل ہو سکتا ہے، جس کے اثرات براہِ راست 2026 کے مڈٹرم نتائج پر پڑ سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے کئی ریاستوں میں انتخابی حلقہ بندی پر نظرثانی کی تیاری شروع ہوچکی ہے۔ قانونی ماہرین کے مطابق اس فیصلے کے بعد مختلف ریاستوں میں مقدمات اور اپیلوں میں اضافہ متوقع ہے، کیونکہ انتخابی حلقہ سازی اب ایک شدید قانونی تنازع کی شکل اختیار کرچکی ہے۔ ریپبلکن موقف کے مطابق سپریم کورٹ کا فیصلہ انتخابی نظام کو نسل پرستانہ اثرات سے پاک بنانے کی طرف ایک آئینی قدم ہے، جبکہ ڈیموکریٹس اسے انتخابی نمائندگی کے توازن کے لئے خطرہ قرار دے رہے ہیں۔ اسی دوران انتخابی قوانین اور ووٹر رجسٹریشن سے متعلق سختیوں پر بھی سیاسی کشیدگی بڑھ رہی ہے، جس کے باعث انتخابی شفافیت اور ووٹر اعتماد ایک مرکزی بحث بن گئے ہیں۔ ادھر مختلف رپورٹس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وفاقی اداروں میں انتخابی سلامتی سے متعلق تبدیلیوں، نئی تقرریوں اور بعض تجربہ کار اہلکاروں کی برطرفی نے بھی خدشات کو بڑھایا ہے۔ محکمہ ہوم لینڈ سیکورٹی، ایف بی آئی اور محکمہ انصاف میں انتخابی نگرانی کے شعبوں میں ردوبدل کے بعد غیر جانبداری پر سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ ورجینیا میں بھی انتخابی حلقہ بندیوں پر تنازع شدت اختیار کر گیا ہے، جہاں عدالت نے ریفرنڈم کے ذریعے منظور شدہ حلقہ بندی کے نفاذ کو عارضی طور پر روک دیا ہے۔ ریپبلکن نیشنل کمیٹی کی درخواست پر یہ فیصلہ سامنے آیا، جس کے بعد ریاستی حکومت نے اپیل کا اعلان کردیا ہے۔

امریکہ نے نئی جارحیت کی تو جواب فوری اور دردناک ہوگا: ایرانی عسکری قیادت

آبنائے ہرمز میں ایران کو فیس ادا کرنے والے بحری جہازوں پر پابندیاں لگ سکتی ہیں: امریکی محکمہ خزانہ

سفارتکاری کا راستہ کھلا رکھنے کو تیار ہیں لیکن امریکہ کو دھمکی آمیز لہجہ بدلنا ہوگا: ایران

تہران، 2 مئی (یو این آئی) ایرانی عسکری قیادت نے سخت وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے نئی جارحیت کی تو جواب فوری اور دردناک ہوگا، ہمارے حملوں میں اپنے فوجی اڈوں کا انجام دیکھ لیا۔ تفصیلات کے مطابق ایران کی پاسدارانِ انقلاب ایرو اسپیس فورس کے کمانڈر ماجد موسوی اور سپریم لیڈر کے مشیر محسن رضائی نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ ایران کے خلاف کسی بھی قسم کی نئی مہم جوئی یا جنگ کا آغاز واشنگٹن کے لیے تباہ کن ثابت ہوگا۔ پاسدارانِ انقلاب کے کمانڈر ماجد موسوی نے سخت لہجے میں کہا کہ امریکہ نے ہمارے حملوں میں اپنے فوجی اڈوں کا انجام دیکھ لیا ہے، اب اگر دوبارہ غلطی کی تو وہ اپنے طیارہ بردار جہازوں کی قسمت بھی دیکھ لیں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کسی بھی جارحیت کی صورت میں ایران کا جواب فوری، بھرپور اور دردناک ہوگا۔ ایرانی سپریم لیڈر کے مشیر محسن رضائی نے ممکنہ جنگ کے خدوخال پر بات کرتے ہوئے کہا کہ اگر جنگ دوبارہ چھڑی تو اس کا مرکز اصفہان کے قریب اور ملک کا مغربی حصہ ہوگا۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ دشمن تہران میں بم دھماکے اور قتل و غارت کی بزدلانہ کارروائیاں کرسکتا ہے، تاہم زمینی حملے کی صورت میں ایرانی افواج دشمن کے فوجیوں کی بڑی تعداد کو قیدی بنانے کے لیے مکمل تیار ہیں۔ محسن رضائی نے مزید خبردار کیا کہ اگر ایران کی ناکہ بندی جاری رہی تو اس کا بھرپور جواب دیا جائے گا، امریکہ کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اب جنگ شروع کرنا اس کے لیے کسی بھی طرح سودمند نہیں بلکہ سراسر تباہی کا باعث ہوگا۔

☆ امریکی محکمہ خزانہ نے خبردار کیا ہے کہ آبنائے ہرمز سے گزرنے کے لیے ایران کو کسی بھی قسم کی ادائیگی کرنے والے جہازوں کو سخت پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ محکمہ خزانہ کے دفتر برائے غیر ملکی اثاثہ جات کنٹرول (او ایف اے سی) نے اپنے بیان میں کہا کہ ایران کی جانب سے محفوظ گزرگاہ کے بدلے ادائیگیوں کے مطالبات کا علم ہے اور اس طرح کی ادائیگی کرنے والے امریکی اور غیر امریکی افراد پابندیوں کے خطرے میں ہوں گے۔ بیان کے مطابق یہ ادائیگیاں مختلف شکلوں میں ہوسکتی ہیں، جن میں کرنسی، ڈیجیٹل اثاثے، بارٹر یا دیگر اشیاء کی صورت میں لین دین، یا بظاہر خیراتی عطیات جیسے ایرانی ہلال احمر سوسائٹی، بنیاد مستضعفان یا ایرانی سفارتخانوں کے اکاؤنٹس میں ادائیگی شامل ہیں۔ امریکی حکام نے کہا کہ 'ہم یہ انتباہ جاری کر رہے ہیں تاکہ امریکی اور غیر امریکی افراد کو ایران کو ادائیگی کرنے یا محفوظ راستے کے لیے ضمانت حاصل کرنے کے خطرات سے آگاہ کیا جاسکے اور یہ خطرات ادائیگی کے طریقہ کار سے قطع نظر موجود ہیں'۔

☆ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ سفارتکاری کا راستہ کھلا رکھنے کو تیار ہیں لیکن امریکہ کو دھمکی آمیز لہجہ رویہ بدلنا ہوگا۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے سعودی عرب، قطر، ترکیے، مصر، عراق اور آذربائیجان کے وزرائے خارجہ سے ٹیلیفون پر رابطے کیے اور انہیں امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ جنگ کے خاتمے کے لیے ایران کے اقدامات سے آگاہ کیا۔ عباس عراقچی کا کہنا تھا کہ ایران سفارت کاری کا راستہ کھلا رکھنے کو تیار ہے لیکن شرط یہ ہے کہ امریکا کو دھمکی آمیز لہجہ اور توسیع پسندانہ رویہ بدلنا ہوگا۔ ادھر ایرانی وزارت خارجہ کا کہنا ہے امریکا سے مذاکرات میں پاکستان ہی باضابطہ ثالث ہے، مذاکرات کے انعقاد کا فیصلہ ہوا تو باضابطہ طور پر بتایا جائے گا۔

ایران کی نئی تجویز سے مطمئن نہیں ہوں: ٹرمپ

واشنگٹن، 2 مئی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کی جانب سے مذاکرات کے لیے موصول ہونے والی نئی تجاویز پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ فی الحال ایرانی موقف سے خوش نہیں ہیں۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے امریکی صدر کا کہنا تھا کہ ایران کے ساتھ بات چیت کا سلسلہ تو چل رہا ہے لیکن تاحال کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ایران کے حوالے سے صرف دو ہی آپشن موجود ہیں، یا تو اسے ختم کر دیا جائے یا پھر کوئی باقاعدہ ڈیل کی جائے۔ صدر ٹرمپ نے کہا کہ انہیں یقین نہیں ہے کہ دونوں ممالک کسی معاہدے تک پہنچ پائیں گے، دیگر امور پر گفتگو کرتے ہوئے امریکی صدر نے بتایا کہ انہوں نے عراق کے نامزد وزیر اعظم سے بات کی ہے اور وہ ان کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ تاہم انہوں نے اٹلی اور اسپین کے رویے پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ چین کے حوالے سے انہوں نے امید ظاہر کی کہ ان کا آئندہ دورہِ چین بہت شاندار رہے گا۔ دوسری جانب ایرانی سرکاری میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران نے امریکہ کے ساتھ مذاکرات کے لیے نئی تجاویز پر مبنی ایک مسودہ پاکستان کے حوالے کر دیا ہے، تاکہ اسے پاکستان کے ذریعے امریکی حکام تک پہنچایا جاسکے۔ یاد رہے کہ خطے کی صورتحال کے تناظر میں پاکستان دونوں ممالک کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کر رہا ہے۔

وینزویلا کا 10 کروڑ بیرل تیل ہم نے فروخت کیا: ٹرمپ کا اعتراف

فلوریڈا، 2 مئی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اعتراف کیا ہے کہ امریکہ نے وینزویلا کا 10 کروڑ بیرل تیل فروخت کیا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ اور وینزویلا کے درمیان "بہترین تعلقات" قائم ہیں، اب تک وینزویلا سے 100 ملین بیرل تیل فروخت کیا جاچکا ہے جو ٹیکساس بھیجا گیا اور وہاں ریفائن کیا گیا۔ امریکی صدر نے کہا وینزویلا کی قیادت اور عوام کے ساتھ ہمارا تعلق اچھا جارہا ہے، امریکہ کی بڑی تیل کمپنیاں بھی وینزویلا جارہی ہیں، اور امریکی اسٹاک مارکیٹ 3 دن سے اچھی جارہی ہے۔ انھوں نے بتایا وینزویلا کا تیل ٹیکساس جاتا ہے، وہاں ریفائن ہوتا ہے، اگلے ایک مہینے میں مزید 100 ملین بیرل تیل آئے گا، ٹرمپ نے فلوریڈا میں ایک فورم سے خطاب کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ امریکہ وینزویلا کے تیل سے "سینکڑوں ارب ڈالر" کمائے گا۔ اس سے پہلے بھی انھوں نے دعویٰ کیا تھا کہ امریکی آئل کمپنیاں وینزویلا میں کم از کم سوا ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کریں گی اور اس بات پر زور دیا کہ امریکہ وینزویلا کے تیل کی پروسیسنگ کے لیے مکمل طور پر تیار ہے۔ ٹرمپ نے خبردار کیا تھا کہ امریکی آئل کمپنیوں کو وینزویلا میں بھاری سرمایہ کاری کرنی ہوگی اور یہ بھی کہا تھا کہ امریکہ وہاں تیل کی پیداوار اور پروسیسنگ میں مرکزی کردار ادا کرے گا۔ دوسری طرف روس کے وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے فروری میں کہا تھا کہ امریکی حملوں کے بعد روسی کمپنیوں کو وینزویلا سے نکالا جارہا ہے۔ صدر ٹرمپ نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ ہم نے ویت نام میں 19 سال گزارے، عراق میں 12 سال گزارے، اور ایران میں 6 ہفتے گزارے ہیں اور کہا جارہا ہے کہ اتنی دیر کیوں ہورہی ہے، روس ایک دن کی جنگ لڑنے گیا اور 4 سال سے لڑ رہا ہے۔ انھوں نے کہا امریکہ میں آج جتنا تیل نکالا جارہا ہے اتنا امریکی تاریخ میں کبھی نہیں نکالا گیا، سعودی عرب اور روس سے جتنا تیل نکلتا ہے، ہم امریکا میں اس سے دگنا تیل نکال رہے ہیں، میری آمد سے قبل ہم خلا کے معاملے میں روس اور چین سے پیچھے تھے، اب ہم بہت آگے ہیں۔

'ایران اپنی قومی خودمختاری پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا'

تہران، 2 مئی (یو این آئی) ایرانی چیف جسٹس غلام حسین محسنی نے کہا ہے کہ امریکہ سے بات چیت برابری کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایرانی چیف جسٹس غلام حسین محسنی کا اپنے بیان میں کہنا تھا کہ امریکہ سے مذاکرات کے لیے تیار ہیں، دھمکیاں اور فیصلے مسلط کرنا کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ایرانی چیف جسٹس کا کہنا تھا کہ بات چیت برابری کی بنیاد پر ہونی چاہیے، ایران اپنی قومی خودمختاری پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ دوسری جانب ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے مختلف ممالک کے وزرائے خارجہ کو جنگ کے خاتمے سے متعلق ایران کے موقف اور اقدامات سے آگاہ کردیا۔

آیۃ اللہ خامنہ ای کا سوگ منانے والوں پر پولیس کاروائی کے خلاف تنقید

مولانا کلب جواد نقوی نے وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور وزیر دفاع کو خط ارسال کیا

لکھنؤ۲ مئی: مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری اور امامِ جمعہ لکھنؤ مولانا سید کلب جواد نقوی نے وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کو ایک تفصیلی مکتوب ارسال کرکے ایران کے حوالے سے بھارت سرکار کے رویے اور ملک کے مختلف حصوں میں رہبر انقلاب اسلامی شہید آیت اللہ سید علی خامنہ ایؒ کا سوگ منانے والوں کے خلاف پولیس کارروائی پر سخت تشویش اور ناراضگی کا اظہار کیا۔ ساتھ ہی مولانا نے بھارت سرکار کے آیۃ اللہ خامنہ ای کی شہادت کے بعد تعزیتی پیغام جاری نہ کرنے کی بھی مذمت کی اور اس کو امریکی دباؤ میں اٹھایا گیا قدم قرار دیا۔ اپنے مکتوب میں مولانا نے کہا کہ 28 مارچ 2026 کو امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر اس وقت حملہ کیا گیا جب عمان میں مذاکرات جاری تھے، اور اس حملے میں آیت اللہ سید علی خامنہ ایؒ اپنے اہل خانہ کے چند افراد کے ساتھ شہید ہوگئے، جن میں ان کی کمسن نواسی بھی شامل تھی۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سنگین واقعے پر بھارت سرکار کی جانب سے نہ تو کوئی مذمت سامنے آئی اور نہ ہی کوئی تعزیتی پیغام جاری کیا گیا، حالانکہ ایران کو ہندوستان کا قدیم اور قابلِ اعتماد دوست سمجھا جاتا ہے اور دونوں ممالک کے درمیان تاریخی، تہذیبی اور اقتصادی تعلقات ہمیشہ مستحکم رہے ہیں۔ مولانا نے اپنے خط میں اس بات پر بھی سوال اٹھایا کہ جہاں ایک طرف ایران پر ہونے والی شدید جارحیت، جس میں تعلیمی اداروں، اسپتالوں اور رہائشی عمارتوں کو نشانہ بنایا گیا، اس پر حکومت ہند خاموش رہی، وہیں دوسری جانب قطر اور دبئی پر ایران کے حملوں کی فوری مذمت کی گئی، حالانکہ ان حملوں میں عام شہریوں کو نشانہ نہیں بنایا گیا تھا بلکہ فوجی مراکز اور ان کمپنیوں کو ہدف بنایا گیا تھا جن کا تعلق امریکہ اور اسرائیل سے تھا۔ خط میں ایران کے شہر میناب کے ایک اسکول پر حملے میں 160 سے زائد معصوم طالبات کی شہادت اور تہران کے مہاتما گاندھی اسپتال پر بمباری کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ ایسے انسانیت سوز واقعات پر بھی حکومت کی خاموشی انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت ہے۔ مولانا نے کہا کہ اس طرزِ عمل سے نہ صرف بھارت کی خارجہ پالیسی پر سوالات اٹھے ہیں بلکہ عالمی سطح پر ملک کی ساکھ بھی متاثر ہوئی ہے۔

مولانا کلب جواد نقوی نے مزید کہا کہ ملک کے مختلف حصوں، خصوصاً اتر پردیش اور کشمیر میں، آیت اللہ خامنہ ایؒ کی تصاویر لگانے اور ان کی شہادت پر سوگ منانے والے نوجوانوں کے خلاف پولیس نے سخت کارروائی کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ نہ صرف نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا بلکہ ان پر مقدمات بھی درج کیے گئے اور بعض مقامات پر ان کی تصاویر کی بے حرمتی کی گئی، جو انتہائی قابل اعتراض عمل ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہندوستان میں کچھ مقامات پر آیۃ اللہ خامنہ ای کی شہادت کے پروگراموں کی اجازت نہیں دی گئی جس سے عوام میں بے حد ناراضگی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ آیت اللہ خامنہ ایؒ کو ہندوستانی مسلمان ایک مذہبی رہنما کے طور پر دیکھتے ہیں، نہ کہ کسی سیاسی لیڈر کے طور پر، اس لیے ان کی تصاویر پر پابندی عائد کرنا درست قدم نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی شہادت سے پہلے بھی پولیس نے ان کی تصاویر کے متعلق غیر اخلاقی اور غیر ذمہ دارانہ رویہ اپنایا جس کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ ایسے پولیس والوں کے خلاف کاروائی ہونی چاہیے۔ خط میں یہ بھی کہا گیا کہ بھارت سرکار کے منفی رویے کے باوجود ایران نے آبنائے ہرمز سے گزرنے والے بھارتی جہازوں کو

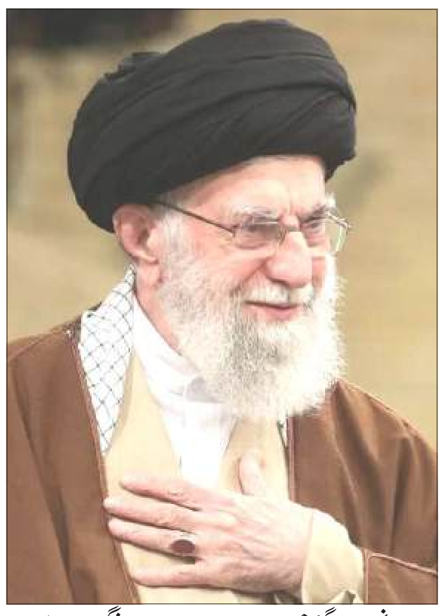

اجازت دی، جسے انہوں نے ہندوستانی عوام کی ایران کے تئیں ہمدردی اور حمایت کا نتیجہ قرار دیا۔ مولانا نے اپنے مکتوب میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ان پولیس اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی کرے جنہوں نے نوجوانوں کو ہراساں کیا، گرفتار کیا اور ان پر مقدمات قائم کیے، نیز جنہوں نے آیت اللہ خامنہ ای کی تصاویر کی توہین کی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر اس سلسلے میں کارروائی نہ کی گئی تو یہ تاثر جائے گا کہ بھارت سرکار ایران کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنے میں سنجیدہ نہیں ہے۔ مکتوب میں مزید کہا گیا کہ بھارت کو امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ دفاعی معاہدوں پر بھی سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے، کیونکہ اگر یہ ممالک خود اپنے دفاع میں مکمل طور پر کامیاب نہیں ہوسکے تو ان کے دفاعی نظام پر اندھا اعتماد کرنا دانشمندی نہیں ہوگی۔ آخر میں مولانا کلبِ جواد نقوی نے زور دیا کہ بھارت کو اپنے روایتی مؤقف کی طرف واپس آتے ہوئے ایران کے ساتھ تعلقات کو مزید مضبوط بنانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ایران اور ہندوستان کے درمیان بہتر تعلقات نہ صرف دونوں ممالک کے لیے فائدہ مند ہوں گے بلکہ خطے میں طاقت کے توازن کو بھی مثبت طور پر متاثر کرسکتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ہم، بطور ہندوستانی شہری، یہ سمجھتے ہیں کہ اسرائیل کے ساتھ ہمارا قومی مفاد وابستہ نہیں ہے، بلکہ ہمارے زیادہ تر قومی مفادات مسلم ممالک، خاص طور پر ایران، کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اس لیے ایران کے ساتھ روابط کو مستحکم کیا جائے۔ یہ خط وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کو بذریعہ ای میل ارسال کیا گیا۔

اللہ و رسولؐ کی نظر میں شہید انتہائی معزز و مکرم ہوتا ہے

کنتور کی سالانہ مجالس سے مولانا حسن متقی میثم زیدی کا خطاب

انجمن اتحاد المومنین کے تحت سالانہ تبلیغی اجتماع کا 49واں دور اختتام پذیر

بارہ بنکی (پریس ریلیز) (02 مئی، 2026) ضلع کے موضع بدوسرائے میں انجمن اتحاد المومنین کے زیر اہتمام سالانہ تبلیغی اجتماع کا 49واں دور آج یعنی 2 مئی کو الوداعی مجلس کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ یہ پروگرام یکم مئی بروز جمعہ سے شروع ہوا تھا۔ انجمن کے سرپرست لکھنؤ یونیورسٹی کے پولیٹکل سائنس فیکلٹی کے سابق ڈین پروفیسر ایس ایم سعید کنتوری نے بتایا کہ بدوسرائے واقع امامباڑہ میں یکم اور 2 مئی بروز جمعہ اور سنیچر یہ دو روزہ اجتماع 'کنتور کی سالانہ مجالس' کے عنوان سے صبح 10 بجے سے شروع ہوا جو 2 مئی بروز سنیچر کو اختتام پذیر ہوا جس میں ممتاز علما، ذاکرین، خطبا نے مجالس کو خطاب کیا۔ مسٹر سعید نے بتایا کہ 2 مئی کو ہوئیں مجالس کو مولانا تنویر عباس نجفی، مولانا مرزا جعفر عباس لکھنؤ، مولانا حسن متقی میثم زیدی لکھنؤ نے مجالس کو خطاب کیا جبکہ آخری و الوداعی مجلس سہ پہر 4 بجے منعقد ہوئی جسے شیعہ پرسنل لاء بورڈ کے جنرل سکریٹری و ترجمان مولانا مرزا ڈاکٹر یعسوب عباس نے خطاب کیا۔ مجالس کا آغاز تلاوت ربانی سے ہوا جس کے بعد منتخب شعرانے پیش خوانی کے فرائض انجام دئے۔ مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا سید تنویر عباس نجفی نے کہا کہ صحیح اسلام کو سمجھنے کیلئے معرفت کربلا سے واقف ہونا ضروری ہے۔ مولانا حسن متقی میثم زیدی نے 'اسلام میں شہادت کا مرتبہ' کے موضوع پر مجلس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کی تاریخ قربانیوں سے مزین اور شہادتوں سے رنگین ہے۔ اسلامی سال کی انتہاء حضرت ابراہیم و اسماعیلؑ کی قربانی سے اور اس سال کی ابتداء نواسۂ رسولؐ، جگر گوشۂ بتول، حضرت امام حسین کی کربلا کے میدان میں اپنی اور اپنے اصحاب کی جانوں کا نذرانہ اللہ کی راہ میں پیش کرنے سے ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کے راستے میں جان دینے والا مرتا نہیں، بلکہ حیاتِ ابدی و دائمی کی سرفرازی و سرخروئی سے بہرہ مند اور زندہ جاوید ہو کر انسانوں کے لئے نشانِ عظمت بن جاتا ہے۔ شہادت اور شہید کا قرآن و حدیث میں بہت بلند و ارفع مقام و مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی نظر میں شہید انتہائی معزز و مکرم ہوتا ہے۔ علما نے جب کربلا کے شہیدوں کا ذکر کیا تو یہاں موجود مومنین کی آنکھوں سے آنسو چھلک آئے اور اپنے امام وقت کو ان کے جد امجد کی شہادت کا پرسہ پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ پروگرام کے پہلے دن یعنی یکم مئی کو صبح دس بجے تلاوت ربانی سے مجلس کا آغاز ہوا جس کے بعد منتخب شعرانے پیش خوانی کے فرائض انجام دئے۔ اس کے بعد لکھنؤ سے آئے جامعہ ناظمیہ عربک کالج کے پروفیسر مولانا ظہیر عباس، مولانا سید علی رضوان زیدپوری، مولانا مرزا شفیق حسین شفق، مولانا سید بلال کاظمی اور مولانا سید کوثر رضا رضوی نے بالترتیب مجالس کو خطاب کیا۔

یونٹی کالج میں آئی سی ایس اور آئی ایس سی کے ہونہار طلبہ کی پذیرائی

لکھنؤ۔ 2 مئی۔ یونٹی کالج کے سینٹرل ہال میں ایک شاندار تقریبِ اعزاز منعقد کی گئی، جس میں آئی سی ایس ای اور آئی ایس سی بورڈ امتحانات 2026 میں 85 فیصد یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کو اعزاز سے نوازا گیا۔ اس تقریب میں طلبہ کی شاندار کامیابیوں کا جشن منایا گیا اور والدین و اساتذہ کی مشترکہ کاوشوں کو سراہا گیا۔ تقریب میں معزز مہمانانِ گرامی میں سکریٹری جناب نجم الحسن رضوی، جوائنٹ سکریٹری ڈاکٹر ایم طلحہ، پرنسپل جناب دیپک مرونِ میتھیوز، نائب پرنسپل جناب سچندر بھارتی، منیجر (دوسری شفٹ) ڈاکٹر ایس کلبِ سبین نوری، پرنسپل (دوسری شفٹ) محترمہ شبانہ احمد اور ایڈمنسٹریٹو آفیسر جناب فرمان کاظمی کے علاوہ والدین اور اساتذہ کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک، شریمد بھگود گیتا اور بائبل مقدس کی قرأت سے ہوا، جسے بالترتیب محمد انس (یازدہم-بی)، کلثوم فاطمہ (دوازدہم-سی) اور محمد عامر (دوازدہم-سی) نے پیش کیا، جس سے ایک روحانی اور ہم آہنگ فضا قائم ہوئی۔ اس کے بعد پرنسپل جناب میتھیوز نے استقبالیہ خطاب پیش کرتے ہوئے مہمانوں اور والدین کا خیر مقدم کیا اور طلبہ کو ان کی نمایاں کامیابیوں پر مبارکباد دی۔ تقریب کا اہم ترین حصہ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کی اعزازی تقریب تھا۔ آئی ایس سی کے اول، دوم اور سوم آنے والے طلبہ کو سکریٹری جناب نجم الحسن رضوی صاحب نے جبکہ آئی سی ایس ای کے ٹاپ تین طلبہ کو جوائنٹ سکریٹری ڈاکٹر طلحہ نے اعزازات سے نوازا۔ ڈاکٹر طلحہ نے طلبہ اور ان کے والدین کو مبارکباد دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ وہ کالج اور ملک کا نام روشن کریں گے۔ انہوں نے طلبہ اور اساتذہ کو مزید اعلیٰ کارکردگی کے لئے کوشش جاری رکھنے کی تلقین کی۔ سکریٹری جناب نجم الحسن رضوی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ حقیقی کامیابی انسان کی عملی زندگی کی کارکردگی سے جڑی ہوتی ہے۔ انہوں نے بارہویں جماعت کے طلبہ کو مستقبل کے لئے درست مضامین اور اداروں کے انتخاب کی نصیحت کی اور والدین کو کالج میں جاری کونسلنگ سیشنز سے بھی آگاہ کیا۔ انہوں نے اساتذہ، خصوصاً پری پرائمری اور پرائمری سطح کے اساتذہ کی محنت کو سراہا جو بچوں کی تعلیمی بنیاد مضبوط کرتے ہیں، اور والدین سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کی ہر قدم پر حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔ اس کے بعد 90 فیصد اور اس سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کو پرنسپل اور نائب پرنسپل نے اعزازات سے نوازا، جبکہ 85 فیصد یا اس سے زیادہ حاصل کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی ڈاکٹر نوری، محترمہ شبانہ احمد اور جناب فرمان کاظمی نے کی۔ ڈاکٹر نوری نے ڈاکٹر ایس کلبِ صادق صاحب کے مشن کا ذکر کرتے ہوئے ادارے کی مسلسل ترقی پر خوشی کا اظہار کیا اور انتظامیہ و اساتذہ کی کاوشوں کو سراہا۔ انہوں نے اپنے بیان میں فرمایا کہ میرے والد مرحوم ڈاکٹر کلبِ صادق صاحب نے جو علمی چمن لگایا تھا وہ آج بھی خوشبو بکھیر رہا ہے اور آگے بھی بکھیر تا رہے گا۔ محترمہ شبانہ احمد نے مینیجنگ کمیٹی، اساتذہ اور طلبہ کو بہترین نتائج پر مبارکباد پیش کی۔ دسویں اور بارہویں جماعت کے اساتذہ کو بھی ان کی گراں قدر خدمات کے اعتراف میں جناب رضوی کے ہاتھوں اعزازات سے نوازا گیا۔ فارس ابرار (دوازدہم- ڈی) اور ہیڈ بوائے کبیر عباس زیدی نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کالج کے تمام افراد کا شکریہ ادا کیا جن کی رہنمائی اور تعاون سے انہیں کامیابی حاصل ہوئی۔ تقریب کا اختتام نائب پرنسپل جناب بھارتی کے اظہارِ تشکر اور این سی سی کوائر گروپ کی جانب سے قومی ترانے کی پیشکش پر ہوا۔ یہ تقریب فخر و مسرت کے احساس کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی، جس نے تعلیمی معیار کی بلندی اور روشن مستقبل کی تشکیل کے عزم کو مزید مستحکم کیا۔

بچوں کے روشن مستقبل کیلئے اساتذہ اور والدین کا تعاون ناگزیر ہے: شہروز ندوی

فیتھ ماڈل اسکول لکھنؤ میں 'پیرنٹس اورینٹیشن پروگرام' کا انعقاد

لکھنؤ: 2 مئی (پی این ایس) لکھنو کے فیض اللہ گنج میں واقع معروف بچوں کا تعلیمی گہوارہ فیتھ ماڈل اسکول میں ایک اہم 'پیرنٹس اورینٹیشن پروگرام' (والدین کے لیے تعارفی و تربیتی نشست) کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب کا مقصد نئے تعلیمی سال کے حوالے سے والدین کو اسکول کی پالیسیوں سے روشناس کرانا اور بچوں کی بہتر پرورش و تعلیم میں ان کے کردار کو واضح کرنا تھا۔ اس موقع پر اسکول کے ڈائرکٹر ایڈوکیٹ شہروز ندوی نے پروگرام کو خطاب کرتے ہوئے تعلیم و تربیت کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ تعلیم صرف کتابیں پڑھنے کا نام نہیں، بلکہ یہ بچے کی شخصیت سازی کا عمل ہے۔ ایک بہترین معاشرے کی تشکیل تبھی ممکن ہے جب اسکول اور والدین ایک ٹیم کی طرح مل کر کام کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ فیتھ ماڈل اسکول کا مشن صرف پاس کردینا نہیں بلکہ ایسے بچے تیار کرنا ہے جو تعلیمی میدان کے ساتھ ساتھ اخلاقی طور پر بھی بلند ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ والدین اور اساتذہ کے درمیان مضبوط رابطہ ہی بچوں کی کامیابی کی بنیاد ہے۔ ایسے پروگرام اسی مقصد کو فروغ دیتے ہیں اور طلبہ کے روشن مستقبل کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ تقریب کے دوران اسکول کی جانب سے فراہم کردہ سہولیات اور مستقبل کے اہداف پر تبادلہ خیال کیا گیا، جن میں درج ذیل نکات نمایاں رہے، بچوں کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق تعلیم کی فراہمی۔ طلبہ کی کمیونیکیشن اسکلز کو بہتر بنانے کے لیے اسکول میں انگریزی بول چال پر خصوصی توجہ۔ ایکٹیویٹی بیسڈ لرننگ: روایتی رٹہ سسٹم کے بجائے عملی سرگرمیوں کے ذریعے سیکھنے کے عمل کو فروغ دینا۔ اخلاقی و تربیتی نشوونما: طلبہ میں نظم وضبط اور بلند اخلاق پیدا کرنے کے لیے خصوصی سیشنز کا انعقاد۔ پروگرام میں والدین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر والدین نے اسکول انتظامیہ سے براہِ راست گفتگو کی اور تعلیمی معیار کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی تجاویز بھی پیش کیں۔ والدین نے اسکول کے سیف اینڈ چائلڈ فرینڈلی کیمپس ※ (محفوظ اور دوستانہ ماحول) کے عزم کو بے حد سراہا۔ تقریب کا اختتام اس عزم کے ساتھ ہوا کہ اسکول اور والدین مل کر ہی ایک روشن مستقبل کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ اسکول انتظامیہ نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا کہ بچوں کی ترقی کے لیے ہر ممکن کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔

خواتین ونگ کمیونٹی ہیلتھ سینٹر ملیح آباد کے لیے متبادل راستہ تعمیر کرنے کا مطالبہ

متبادل راستہ بننے سے اسپتال احاطہ کا بہتر استعمال ممکن ہوگا: ایڈووکیٹ معروف علی انصاری

لکھنؤ/ملیح آباد۔ نگر پنچایت ملیح آباد میں خواتین ونگ کمیونٹی ہیلتھ سینٹر کے سامنے کی جانب ضلع پنچایت کی مارکیٹ بنی ہوئی ہے اور اسپتال کے احاطہ میں آمد و رفت کے لیے راستہ بہت ہی تنگ ہے، جس کی وجہ سے ایمبولینس تک اسپتال احاطہ میں داخل نہیں ہو پاتی ہے اور مذکورہ عمارت کا استعمال بھی صحیح طریقے سے نہیں ہو پا رہا ہے۔ سماجی کارکن ایڈووکیٹ معروف علی انصاری نے عوامی مفاد میں خواتین ونگ کمیونٹی ہیلتھ سینٹر، ملیح آباد (پرانا اسپتال) کے پیچھے تالاب کے کنارے خالی پڑی زمین پر متبادل راستہ بنانے کے مطالبے کو لے کر سمپورن سمادھان دیوس میں درخواست پیش کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ موجودہ داخلہ راستہ انتہائی تنگ ہونے کی وجہ سے خواتین ونگ اسپتال عمارت کا مکمل استعمال بھی ممکن نہیں ہو پا رہا ہے، جبکہ اسپتال کے پیچھے تالاب کے کنارے کافی خالی جگہ موجود ہے۔ اگر اس مقام پر متبادل راستہ تعمیر کر دیا جائے تو خواتین ونگ کمیونٹی ہیلتھ سینٹر کو نئی کمیونٹی ہیلتھ سینٹر عمارت سے جوڑا جا سکتا ہے، جس سے دونوں عمارتوں کے درمیان آمد و رفت آسان ہوگی اور صحت خدمات کے معیار میں بہتری آئے گی۔ مسٹر انصاری نے کہا کہ یہ راستہ نہ صرف مریضوں کی سہولت میں اضافہ کرے گا بلکہ ہنگامی طبی خدمات کو بھی زیادہ مؤثر بنائے گا۔ انہوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ عوامی مفاد میں اس راستے کی تعمیر کو ترجیحی بنیادوں پر کرایا جائے، تاکہ اسپتال کی پرانی عمارت کا مکمل استعمال یقینی بنایا جا سکے اور مقامی عوام کو بہتر صحت سہولیات فراہم ہوسکیں۔ مقامی شہریوں نے بھی اس مطالبے کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ اسپتال تک بہتر رسائی کا نظام علاقے کی صحت خدمات کے لیے نہایت ضروری ہے۔

کمرشل سلنڈر کے نرخوں میں اضافے پر مایاوتی نے کہا، پہلے ہی مہنگائی سے دوچار عوام کیلئے ایک اور درد

لکھنؤ: 2 مئی (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی قومی صدر مایاوتی نے کمرشل گیس سلنڈر کی قیمت میں 993 روپے کے زبردست اضافے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے عام آدمی کے لیے ایک بڑا دھچکا قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے ہی مہنگائی کا شکار غریب اور متوسط طبقے پر اس طرح کا بوجھ ڈالنا مفاد عامہ کے خلاف ہے۔ مایاوتی نے مطالبہ کیا کہ حکومت عوام کو راحت فراہم کرنے اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کو روکنے کے لیے پٹرولیم کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کی اپنی پالیسی جاری رکھے۔ بی ایس پی سربراہ مایاوتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر لکھا کہ ملک میں تجارتی سلنڈروں کی شدید قلت کے درمیان، ان کی قیمتوں میں ایک بار 993 روپے کے اضافے اور عام لوگوں کی زندگیوں پر اس کے اثرات کی خبریں الیکٹرانک میڈیا سمیت تمام میڈیا میں سرخیاں بن رہی ہیں، اور یہ خدشہ پیدا ہو گیا ہے کہ کھانا پکانے والی گیس، پٹرول اور ڈیزل سمیت دیگر پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں بھی جلد ہی اضافہ ہوجائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس کی اصل وجہ ایران کے خلاف امریکہ اسرائیل جنگ ہے یا کچھ اور، حکومت نے جس طرح پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کو کنٹرول میں رکھا، خاص طور پر ریاستی اسمبلیوں کے عام انتخابات کے پیش نظر، اس پالیسی کو اب بھی وسیع تر عوامی مفاد اور فلاح و بہبود میں جاری رکھا جائے، تب ہی ملک کے مفاد میں مناسب ہوگا۔ بی ایس پی سربراہ مایاوتی نے کہا کہ نئی شرح پر، دہلی میں کمرشل سلنڈر کی قیمت اب روپے سے تجاوز کر جائے گی۔ 3000۔ بہتر ہوگا کہ حکومت اس بات کا اندازہ لگانے کے بعد ہی اپنی پالیسیاں بنائے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اس اضافے کا ملک کے غریب اور متوسط طبقے کے لوگوں کی اکثریت پر کیا اثر پڑے گا جو پہلے ہی مہنگائی کا شکار ہیں۔

ہیلپ یو ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ اور میدانتا فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام "صحت بیداری اور مفت صحت جانچ کیمپ"

لکھنؤ، 02 مئی 2026 ہیلپ یو ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ اور میدانتا فاؤنڈیشن، لکھنؤ کے ذریعہ ٹرسٹ کے 2G/25، سیکٹر-25، اندرانگر، لکھنؤ واقع دفتر میں "صحت بیداری اور مفت صحت جانچ کیمپ" کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ کیمپ میں تقریباً 48 مستفیدین نے صحت خدمات سے فائدہ حاصل کیا۔ کیمپ کا افتتاح ہیلپ یو ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ کے مینیجنگ ٹرسٹی ڈاکٹر ہرش وردھن اگروال، ٹرسٹی ڈاکٹر روپل اگروال، سیکٹر 25 ریزیڈنٹ ویلفیئر ایسوسی ایشن کی نائب صدر محترمہ سنیتا جندل، محترمہ سریتا شرما اور میدانتا ہاسپٹل کے معالج ڈاکٹر سورنم کے ذریعہ شمع روشن کر کے کیا گیا، جس سے پروگرام کا ماحول مثبت اور حوصلہ افزا بنا۔ کیمپ کے تحت صحت بیداری سیشن منعقد کیے گئے، جن میں صحت اور صفائی، غذائیت اور انیمیا (خون کی کمی) سے متعلق بیداری، نیز متعدی اور غیر متعدی امراض (ٹی بی، ذیابیطس، بلند فشار خون وغیرہ) کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔ ماہرین نے موجود عوام کو صحت مند طرزِ زندگی اپنانے، متوازن غذا لینے اور باقاعدہ صحت جانچ کرانے کے لیے ترغیب دی۔ اس کے ساتھ ہی منعقدہ مفت صحت جانچ کیمپ میں عمومی صحت معائنہ، بلڈ پریشر اور رینڈم بلڈ شوگر کی جانچ نیز ہیموگلوبن (HB) ٹیسٹ کیا گیا۔ ضرورت اور دستیابی کے مطابق ای سی جی، پی ایف ٹی اور بی ایم ڈی کی جانچ بھی کی گئی۔ کیمپ میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کر کے صحت خدمات سے فائدہ اٹھایا۔

ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی کی حیات و خدمات پر کتاب کی رسم رونمائی آج

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن، (اموبا) لکھنؤ کے زیر اہتمام ممتاز معالج، مدبر، دانشور، محب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی و سیاست داں قائد ملت ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی کی حیات و خدمات پر معروف صحافی و کالم نگار معصوم مرادآبادی کے ذریعہ مرتب کتاب کی رسمِ رونمائی کی تقریب آج سہ پہر 2:30 بجے ہوٹل عارف کاسل، نزد نیشنل پی جی کالج، رانا پرتاپ مارگ، لکھنؤ میں منعقد ہوگی جس کی صدارت جناب محمد ادیب (سابق رکن پارلیمنٹ) کریں گے جبکہ افتتاحی کلمات پدم شری ※ پروین طلحہ ادا کریں گی۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی پروفیسر رمیش دکشت مہمانِ اعزازی ڈاکٹر وندنا مصرا اور مہمانِ ذی وقار محترمہ فرح عارف ہوں گی۔ کلیدی خطبہ ممتاز دانشور، مفکر، مصنف و ادیب ڈاکٹر مسعود الحسن عثمانی پیش کریں گے۔

دار العلوم فاروقیہ کے ابنائے قدیم کا شاندار دو روزہ پروگرام

دار العلوم فاروقیہ کاکوری، لکھنؤ میں منعقدہ دو روزہ جلسۂ ابنائے قدیم کا آج پہلا دن نہایت شان و وقار کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ پروگرام 2 اور 3 مئی پر مشتمل ہے، جس میں چار بامقصد اور اہم نشستیں رکھی گئی ہیں، جن میں علمی، فکری اور اصلاحی موضوعات پر گفتگو کی جا رہی ہے۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کے بعد پہلی نشست کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔ اس موقع پر ادارہ کے ناظم حضرت مولانا عبدالعلی فاروقی صاحب کی نئی تصنیف "زندہ لوگ" کا رسم اجراء بھی عمل میں آیا، جسے حاضرین نے بے حد سراہا اور اسے ایک اہم علمی اضافہ قرار دیا۔ جلسہ کی صدارت خود ناظمِ ادارہ حضرت مولانا عبدالعلی فاروقی صاحب نے فرمائی، جبکہ نظامت مولانا معاویہ عبدالرحیم فاروقی نے انجام دی۔ پروگرام کے کنوینر ادارہ کے سابق طالب علم مولانا محمد افضل ندوی رہے۔ اس موقع پر مہمانانِ خصوصی میں حضرت مولانا افضال الرحمن صاحب شیخ الحدیث مدرسہ اشرف المدارس، حضرت مولانا عمار حسنی ندوی صاحب، ناظر عام دار العلوم ندوۃ العلماء، حضرت مولانا خالد رشید صاحب فرنگی محلی، امام عیدگاہ لکھنؤ، مولانا کمال اختر صاحب ندوی، استاذ ندوۃ العلماء، حضرت مولانا فخر الحسن ندوی صاحب، استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء، حضرت مولانا محمد عباس ندوی صاحب ناظم مدرسۃ العلماء کاکوری، حضرت مولانا حنان الرشید قریشی صاحب امام عیدگاہ کاکوری، جناب مولانا ضیاء الدین قاسمی ندوی، جناب مولانا ضیاء الحق قاسمی، اور جناب ڈاکٹر سلمان خالد صاحب (ڈائریکٹر فہمینہ نرسنگ ہوم، لکھنؤ) شریک رہے۔ اسی کے ساتھ شہر لکھنؤ کی متعدد معزز شخصیات بھی بطور مہمان شریک ہوئیں، جن میں مدرسۃ الحرم رحمان خیرہ کے بانی و ناظم مولانا نجیب الحسن صدیقی ندوی، جامعۃ المؤمنات الاسلامیہ کے ناظمِ تعلیمات مولانا مطیع الحق انظر قاسمی ندوی، اور جامعہ حفصہ للبنات کے ناظم جناب قاری رضی الدین، پھول کٹورہ مسجد، ٹھاکر گنج کے امام جناب مولانا ابوالحسن ندوی، ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی صاحب وغیرہ شامل ہیں۔ جلسہ میں ابنائے قدیم نے خاص طور سے مولانا حبیب الرحمن صاحب پورنیہ، قاری اشفاق صاحب، حافظ عمر کمال الدین صاحب اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے ادارہ سے اپنی وابستگی کا اظہار کیا، اس کی خدمات کو سراہا اور مزید ترقی کے لیے قیمتی مشورے بھی دیے۔ جناب مولانا افضال الرحمن صاحب، حضرت مولانا خالد رشید فرنگی محلی صاحب اور حضرت مولانا عمار حسنی ندوی صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں اسلام اور اسلامی ماحول پر پر مغز باتیں کہیں۔

اتر ریلوے

5واں تصحیح نامہ

ٹینڈر نوٹس نمبر 9۔ ٹینڈر/ چیف پروجیکٹ منیجر/ کنسٹرکشن/ وارانسی مورخہ 03-03-2026

مورخہ 2026-03-05 کو اخبارات میں شائع ٹینڈر نوٹس نمبر 9۔ ٹینڈر/ چیف پروجیکٹ منیجر/ کنسٹرکشن/ وارانسی مورخہ 2026-03-03 کی متعلقہ تاریخوں میں انتظامی بنیاد پر مندرجہ ذیل ترمیم کی جاتی ہے:

تفصیلات	سابقہ ترمیم شدہ تاریخ	ترمیم
ریلوے کے ذریعہ پری بڈ سوالات کے جواب کی تاریخ	02-05-2026	12-05-2026
ای۔ ٹینڈر جمع کرنے کی آخری تاریخ	19-05-2026 11.00 بجے تک	29-05-2026 کو 11.00 بجے تک
کلاز نمبر 2.2.1 اور 2.3 کے مطابق دستاویزوں کو جسمانی طور سے پیش کرنے کی تاریخ	18-05-2026 تک	28-05-2026 تک
ای۔ ٹینڈر کھلنے کی تاریخ	19-05-2026 بوقت 15.00 بجے کے بعد	29-05-2026 بوقت 15.00 بجے کے بعد

دیگر سبھی شرائط اور ضوابط حسب سابق رہیں گی۔
نمبر: 9۔ ٹینڈر/ چیف پروجیکٹ منیجر/ کنسٹرکشن/ وارانسی مورخہ 2026-03-03 کا 5واں تصحیح نامہ مورخہ 2026-05-01

1475/2026 گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اودھ نامہ

خواب ان کا نہ جو شرمندۂ تعبیر ہوا

پانچ ریاستوں میں الیکشن ہو چکے ہیں اور اب چار مئی یعنی دوشنبہ کو دوپہر تک تصویر صاف ہو جائے گی۔ دوسری ریاستوں میں کسی کو کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے لیکن سب کا دھیان مغربی بنگال پر لگا ہے جس کے بارے میں یہ مانا جارہا ہے کہ ممتا بنرجی یہ انتخاب ہار چکی ہیں۔ اور جس طرح بھارتیہ جنتا پارٹی نے مغربی بنگال کو ٹارگٹ کیا اور اس کے لئے پوری طرح سے تیاری کی اور حکمت عملی بنائی اور اسے نافذ بھی کیا۔ اسے دیکھتے ہوئے یہی فطری لگتا ہے کہ ممتا بنرجی ریس سے باہر ہو چکی ہیں۔ جس طرح کے ایکزٹ پول آئے ہیں اور مبصرین لکھ رہے ہیں اس سے یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ پردہ اٹھنے کے بعد منظر کیا ہوگا۔ لیکن جس طرح سے یہ الیکشن لڑا گیا وہ بھی چرچا میں ہے۔ یوں تو انتخابات سے کافی پہلے ہمایوں کبیر کے ذریعہ یہ شوشہ چھوڑا گیا کہ وہ بنگال میں بابری مسجد بنائیں گے، جیسے ہی بنگال سے یہ آواز اٹھی کہ اس کی مخالفت بھی شروع ہوگئی۔ طرح طرح کے سخت بیانات آنے لگے۔ یہ پہلی چال تھی الیکشن کو جیتنے کے لئے۔ کیونکہ بنگال میں جیتنے کے لئے ممتا کے ووٹوں کو تقسیم کرنا بھی بہت ضروری تھا۔ اگرچہ ہمایوں کبیر کا بھانڈا پھوٹ گیا لیکن تب تک جذباتی مسلمان ان کے چکر میں آ چکے تھے ،جن کے ووٹ ہمایوں کبیر کی پارٹی کی طرف مڑے، دوسری طرف اسی چال سے ہندو ووٹ کو متحد کرنے کی کوشش کی گئی اس میں بھی کامیابی نظر آتی ہے۔

بنگال انتخابات میں دو خاص حریف تھے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی اور ترنمول کانگریس۔ بی جے پی کے معاون کے طور پر الیکشن کمیشن نے اپنے تمام وسائل بی جے پی کے حق میں استعمال کیے۔ بعضوں کا کہنا ہے کہ سپریم کورٹ نے بھی الیکشن کمیشن کو مکمل چھوٹ دے کر بالواسطہ طور پر بی جے پی کا ساتھ دیا۔ اگر الیکشن کا یہ ماڈل عوام نے قبول کر لیا تو ہندوستان میں انتخابات اسٹالن کے روس میں ہونے والے انتخابات جیسے ہو جائیں گے، جہاں نتیجہ ووٹنگ سے پہلے ہی سب کو معلوم ہوتا ہے۔ بعض اخبارات نے اس انتخاب کو ممتا بنرجی کی زندگی کی سب سے بڑی جنگ قرار دیا ہے۔ اگر ہم انتخاب سے پہلے ریاست میں مرکزی مسلح افواج کی تعیناتی کو دیکھیں تو یہ واقعی ایک جنگ جیسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس پر لوگوں نے حیرت کا اظہار کیا کیونکہ یہ تعیناتی غیر جانبدار اور پرامن انتخابات کے انعقاد سے زیادہ ممتا بنرجی کی پارٹی ترنمول کانگریس کے ارکان کو خوفزدہ کرنے اور ووٹروں پر نفسیاتی دباؤ ڈالنے کے لیے کی گئی تھی۔

انتخابی مہم اور ووٹنگ کے دن سکیورٹی فورسز کے رویے سے بھی یہ واضح ہو رہا تھا کہ انہیں ایک پارٹی کے خلاف اور دوسری پارٹی کی مدد کے لیے بھیجا گیا ہے۔ اسی لئے ممتا نے ایک بیان مین کہا کہ ایسی جمہوریت نہیں دیکھی۔ لنگی پہن کر پولنگ اسٹیشن آنے والے ووٹروں کو واپس بھیج دینا اسی ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے جو لباس دیکھ کر انسان کی پہچان کرتی ہے۔ الیکشن کمیشن نے تو پہلے ہی اپنے دھمکی آمیز بیانات سے واضح کر دیا تھا کہ وہ اس انتخاب میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی راہ میں حائل تمام رکاوٹوں کو دور کر کے اس کی جیت کی راہ ہموار کر رہا ہے۔ (اسی لئے کہا جارہا ہے کہ گیانیش کمار کو تاریخ ایک بے ایمان ور جانبدار کمشنر کے روپ میں یاد رکھا جائے گا۔) الیکشن سے ٹھیک پہل آیس آئی آر کے نام پر تقریباً 27 لاکھ سے زائد زندہ ووٹروں سے حق رائے دہی چھین کر الیکشن کمیشن نے یہ ظاہر کر دیا تھا کہ اس کی دلچسپی صرف انتخابات کروانے میں نہیں بلکہ ایسے ووٹروں کو الگ کرنے میں ہے جو بی جے پی کے لیے مشکلات پیدا کر سکتے ہیں۔ جن دلائل کی بنیاد پر ووٹروں کے نام فہرست سے ہٹائے گئے، انہیں سمجھنے میں سپریم کورٹ بھی ناکام رہا۔ جس 'منطقی تضاد' کا سہارا لے کر لاکھوں ووٹروں کے نام کاٹے گئے، اسے سپریم کورٹ نے بھی غیر معمولی اور غیر منطقی قرار دیا۔ لیکن اس کے باوجود سپریم کورٹ کو بھی ان ووٹروں کا حق رائے دہی بحال کرنے میں کوئی دلچسپی نظر نہیں آئی۔ اس کا تبصرہ ہی اپنے آپ میں معنی خیز ہے کہ 'اگر اس انتخاب میں ووٹ نہیں دیا تو کون سی آفت آجائے گی؟' اس سے ظاہر ہو گیا کہ جس طرح الیکشن کمیشن نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس انتخاب میں ووٹ ڈالیں، ویسے ہی 'اس انتخاب' میں ان کے ووٹ نہ ڈالنے پر سپریم کورٹ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہوسکا۔ یہاں تک کہ کئی پولنگ افسران کے نام بھی ووٹر لسٹ سے ہٹا دیے گئے۔ اور ان کی کوئی سنوائی کہیں نہیں ہو سکی، لیکن ملک کی سب سے بڑی عدالت کے لیے یہ بھی کوئی خاص بات نہیں تھی۔ اس نے کہا کہ وہ پہلے ووٹنگ کروا دیں، اگلے انتخاب میں اپنا ووٹ ڈال لیں۔ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ جن ناموں کو ہٹایا گیا ہے، ان میں مسلمانوں کے نام آبادی کے تناسب سے غیر متناسب طور پر زیادہ تھے۔ ایسی نشستوں پر، جہاں وہ فیصلہ کن کردار ادا کر سکتے تھے، بڑی تعداد میں ان کے نام حذف کر دیے گئے۔ اس کے ساتھ ہی ترنمول کانگریس کے لیے انتخابی مہم کا کام دیکھ رہی ایک تنظیم پر مرکزی تحقیقاتی اداروں نے چھاپہ مارا اور اس کے افسران کو گرفتار کر لیا۔ یہ کارروائی صرف اور صرف ترنمول پارٹی کی انتخابی مہم کو متاثر کرنے کے لیے کی گئی تھی۔ اس بات کی تصدیق اس سے ہوتی ہے کہ انتخاب ختم ہوتے ہی اس گرفتار افسران کو ضمانت مل گئی اور اس سے زیادہ حرت اس پر ہے کہ ای ڈی کے وکیل نے اس ضمانت کی مخالفت بھی نہیں کی۔

بنگال میں الیکشن ہو رہا تھا یا جنگ؟

معصوم مرادآبادی

پانچ اسمبلی انتخابات میں ووٹنگ مکمل ہونے کے بعد اب سب کی نظریں نتائج پر مرکوز ہیں۔ یوں تو یہ انتخابات مغربی بنگال، آسام، تمل ناڈو، کیرل اور پانڈیچری کی اسمبلیوں کے لیے برپا ہوئے لیکن ان میں سب سے زیادہ توجہ مغربی بنگال نے حاصل کی، جہاں بی جے پی نے کامیابی حاصل کرنے کے لیے سارے گھوڑے کھول دیئے اور مرکزی فورسز کا بے جا استعمال کیا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ مغربی بنگال میں الیکشن نہیں بلکہ جنگ ہو رہی تھی۔ انتخابی عمل پورا ہونے کے بعد ممتا بنرجی نے بی جے پی پر الزام لگایا کہ وہ اپنی ناکامی کو کامیابی میں بدلنے کے لیے ای وی ایم مشینوں میں ہیرا پھیری اور گڑبڑ کا اندیشہ ہے۔ ممتا بنرجی نے رائے شماری مراکز پر صرف مرکزی حکومت کے ملازمین کو نگراں اور معاون بنائے جانے کے الیکشن کمیشن کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ مودی سرکار کا آخری حربہ اکزٹ پول تھے جن میں یہ دکھایا گیا کہ مغربی بنگال میں بی جے پی کو اکثریت حاصل ہو رہی ہے، لیکن اکزٹ پول پر اعتبار اس لیے نہیں کیا جاسکتا کہ 2021 کے چناؤ میں بھی اکزٹ پول بی جے پی کی کامیابی کا اعلان کر رہے تھے لیکن جب کاؤنٹنگ ہوئی تو ترنمول کانگریس نے کامیابی کا پرچم لہرایا۔ اگر رائے شماری میں گڑبڑ نہیں ہوئی تو اس بار کے نتائج بھی پچھلے اسمبلی انتخابات کے نتائج سے مختلف نہیں ہوں گے۔ اطمینان بخش بات یہ ہے کہ مغربی بنگال کے عوام نے خود کو ڈرانے اور دھمکانے کی تمام کوششوں کا منہ توڑ جواب دیا۔

29 اپریل کی شام کو چھ بجے پولنگ ختم ہونے کے بعد جب اکزٹ پول کے نتائج آنے شروع ہوئے تو سب کی نظریں مغربی بنگال کی طرف لگی ہوئی تھیں کیونکہ اصل گھمسان وہیں ہو رہا ہے اور بی جے پی نے ممتا بنرجی کو ہرانے کے لیے تمام غیر اخلاقی راستے اختیار کئے ہیں۔ تشویش ناک بات یہ ہے کہ ملک میں پہلی بار کسی الیکشن کو جیتنے کے لیے مرکزی فورسز کا بے دریغ استعمال کیا گیا۔ سب سے زیادہ تعیناتی سی آر پی ایف کی تھی، جس کے تقریباً ڈھائی لاکھ جوان مغربی بنگال میں موجود تھے۔ ترنمول کانگریس کا الزام ہے کہ چناؤ کے دوران سی آر پی ایف بھارتیہ جنتا پارٹی کی پرائیویٹ آرمی کے طور پر کام کر رہی تھی۔ خود ممتا بنرجی نے کہا کہ "میں نے اپنی زندگی میں ایسا چناؤ کبھی نہیں دیکھا، وہ ہمیں ٹارچر کر رہے ہیں۔"

قابل ذکر بات یہ ہے کہ مغربی بنگال میں پیراملٹری فورسز کے علاوہ قومی تحقیقاتی ایجنسی این آئی اے بھی سرگرم تھی، جس کا بنیادی کام ملک میں دہشت گردی سے متعلق معاملات کی چھان بین کرنا ہے۔ ترنمول کانگریس کے لیڈر ابھشیک بنرجی نے کہا کہ "بنگال میں صرف آئی این ایس اور رافیل طیاروں کو اتارنا باقی تھا۔" بنگال کی سڑکوں پر بکتر بند گاڑیوں کی نقل وحمل کو دیکھ کر کوئی بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ یہ چناؤ نہیں بلکہ جنگ کا میدان ہے۔ عام طور پر مرکزی فورسز کا کام چناؤ کے دوران صوبائی پولیس کی مدد کرنا ہوتا ہے، لیکن یہاں مرکزی فورسز نے صوبائی پولیس کو عضو معطل بنا کر چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ الیکشن کمیشن کی طرف سے جن پولیس افسران کو آبزرور بنا کر بھیجا گیا تھا وہ باقاعدہ بی جے پی کارکن کے طور پر سرگرم عمل تھے۔

مغربی بنگال میں پہلے مرحلے کی طرح دوسرے اور آخری مرحلے میں بھی رائے دہندگان نے ڈٹ کر ووٹ ڈالے اور پچھلے تمام پولنگ ریکارڈ پیچھے چھوڑ دیئے۔ انتخابی مبصرین بھاری پولنگ کی الگ الگ توجیہات پیش کر رہے ہیں۔ عام خیال یہ ہے کہ اس بار کی پولنگ پر سب سے زیادہ اثر 'ایس آئی آر' کا ہے جس میں یوں تو پورے ملک کے باشندوں کو سخت مراحل سے گزرنا پڑا ہے، لیکن بنگال میں جس طرح رائے دہندگان کو ہراساں کیا گیا ہے، اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ مغربی بنگال میں ایس آئی آر کا اصل نشانہ مسلمان تھے جن کا ریاست کی آبادی میں تناسب تقریباً 30 فیصد ہے۔ ایس آئی آر کے سخت ترین مراحل کے دوران یہاں 90 لاکھ سے زائد ووٹروں کو حق رائے دہی سے محروم کر دیا گیا ہے، جن میں غالب اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ آسام کی طرح یہاں کے مسلمانوں پر بھی بنگلہ دیشی ہونے کی تلوار لٹکی ہوئی ہے اور یہی بی جے پی کا سب سے بڑا ایجنڈا بھی ہے۔

سبھی جانتے ہیں کہ بی جے پی رائے دہندگان کو مذہبی بنیادوں پر تقسیم کرنے کے لیے ہمیشہ مسلمانوں پر 'گھس پیٹھیا' ہونے کا فرسودہ الزام لگاتی ہے، مگر وہ اس بات کا کوئی جواب نہیں دیتی کہ جب ملک کی سرحدیں مرکزی فورس 'بی ایس ایف' کی نگرانی میں ہیں تو پھر 'گھس پیٹھ' کے لیے صوبائی حکومت کیسے اور کیوں کر ذمہ دار ہے؟ بی جے پی اپنی تمام تر اچھل کود کے باوجود مغربی بنگال میں کہیں بنگلہ دیشی دراندازی کو ثابت نہیں کر پائی ہے، لیکن جھوٹ، نفرت، افواہوں اور مسلم دشمنی کا یہ کاروبار اس لیے پھل پھول رہا ہے کہ اس میں گودی میڈیا مودی سرکار کا معاون و مددگار ہے۔ یعنی 'جھوٹ کو اتنی بار بولو کہ وہ سچ سمجھا جانے لگے'۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس بار مغربی بنگال کا اسمبلی الیکشن ہمیشہ کے لیے یادگار بن گیا ہے، کیونکہ بی جے پی نے اس الیکشن کو جیتنے اور ممتا بنرجی کو ہرانے کے لیے سارے گھوڑے کھول دیئے اور ہر جائز و ناجائز راستہ اختیار کیا۔ الیکشن کمیشن نے صوبائی حکومت کو بے دست و پا کر کے نظم ونسق کی صوبائی مشنری مرکزی فورسز کے کنٹرول میں دے دی۔ یہاں تک کہ بی جے پی کے اقتدار والی ریاستوں سے بدنام زمانہ پولیس افسروں کو یہاں الیکشن کمیشن کی طرف سے 'آبزرور' بنا کر بھیجا گیا اور وہ عوام سے یوں پیش آئے گویا یہاں قانون کی نہیں بلکہ ڈنڈے کی حکمرانی ہے۔ ان افسروں میں اترپردیش کے ایک انکاونٹر اسپشلسٹ اجے پال شرما بھی تھے جنھوں نے رائے دہندگان کو ڈرانے دھمکانے میں کوئی شرم محسوس نہیں کی ہے۔

سبھی جانتے ہیں کہ یہ افسر یوپی کے وزیراعلیٰ کا چہیتا ہے اور جہاں جہاں اس کی ڈیوٹی رہی ہے اس نے فرض شناسی کی بجائے بی جے پی کے سیاسی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے کام کیا ہے۔ اجے پال شرما کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کرائی گئی ہے، جس میں ان پر کسی وارنٹ کے بغیر رات کی تاریکی میں چوبیس پرگنہ علاقہ میں گھروں میں داخل ہونے، خواتین پر حملہ کرنے اور دھمکیاں دینے کا الزام ہے۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ایک ویڈیو میں وہ ٹی ایم سی امیدوار جہانگیر خاں کا نام لے کر دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ایف آئی آر درج کرانے والی خاتون نے الزام لگایا ہے کہ ملزم نے اسے مخصوص سیاسی جماعت کو ووٹ دینے کے لیے دباؤ ڈالا اور دھمکیاں دیں۔

ہر ریاست میں الیکشن کے دوران کمیشن کی طرف سے کچھ آبزرور تعینات کئے جاتے ہیں جن کا مقصد مقامی مشنری پر نظر رکھنا اور اپنی رپورٹ الیکشن کمیشن کو دینا ہوتا ہے۔ یہ آبزرور مقامی پولیس کی نگرانی میں کام کرتے ہیں لیکن اجے پال شرما کی جس قسم کی ویڈیو منظر عام پر آئی ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ وہ وہاں ترنمول کانگریس کے امیدواروں اور ووٹروں کو ڈرانے دھمکانے کے مقصد سے بھیجے گئے تھے۔ یوں بھی ان کی شبیہ ایک متنازعہ پولیس آفیسر کی ہے اور کئی معاملات میں انکوائری کا سامنا کر چکے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ شرما کے خلاف سپریم کورٹ میں مفاد عامہ کی ایک عرضی دائر کر کے انھیں الیکشن ڈیوٹی سے ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس عرضی میں یہ دلیل دی گئی ہے کہ آئی پی ایس افسر کا رویہ نہایت جانبدارانہ ہے اور وہ امیدواروں کو دھمکا رہے تھے۔

ممتا بنرجی پچھلے پندرہ سال سے مغربی بنگال میں بلا شرکت غیرے اقتدار میں ہیں اور یہاں کے رائے دہندگان پر ان کی گرفت خاصی مضبوط ہے۔ انھوں نے مغربی بنگال میں اقتدار سی پی ایم سے چھینا تھا جو ریاست میں تین دہائیوں سے بھی زیادہ عرصے سے برسراقتدار تھی۔ آج وہاں سی پی ایم کا کوئی نام لیوا نہیں ہے۔ حالیہ انتخابات کے دوران بی جے پی کی اچھل کود اور مرکزی فورسز کے بے دریغ استعمال کے بعد سوال یہ ہے کہ کیا واقعی بنگال کا اقتدار ممتا بنرجی کے ہاتھوں سے چھن رہا ہے۔ اس سوال کا صحیح جواب 4 مئی کی صبح کو ملے گا، جب پانچ اسمبلیوں کے اصل نتائج سامنے آئیں گے۔☆

masoom.moradabadi@gmail.com

بول کہ لب آزاد ہیں: ہیٹ اسپیچ کے لئے بھی؟

اختر جمال عثمانی۔ بارہ بنکی

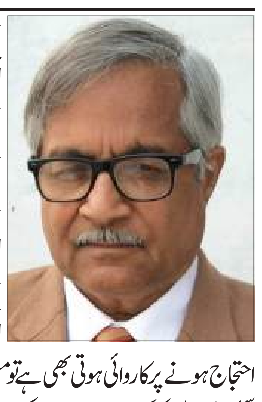

مسلمانوں اور دیگر اقلیوں کے خلاف نفرتی تقاریر یا ہیٹ اسپیچ کا سلسلہ نہ صرف جاری ہے بلکہ اس میں متواتر اضافہ ہوتا جا رہا ہے حسب روایت کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا احتجاج ہونے پر کاروائی ہوتی بھی ہے تو معمولی نوعیت کی۔ ہیٹ اسپیچ کے سلسلے کو حکمراں جماعت کی تاعید حاصل ہے کیوں کہ پارٹی کے بڑے لیڈروں کی جانب سے بھی اسی طرح کے بیانات آتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں دیگر اقلیتوں اور دلتوں کے خلاف ہیٹ اسپیچ اور ان پر تشدد میں اضافہ ہوا ہے لیکن حکومت کی کاروائی قصورواروں کے بجائے احتجاج کرنے والے مظلوموں کے خلاف ہوتی ہے۔ توہینِ رسالت کی ملزمہ نوپور شرما کے معاملے میں دنیا بھر میں ملک کی بدنامی اور درجنوں مملک کے احتجاج کے بعد بھی اسے صرف رسمی طور پر پارٹی سے نکالا گیا تھا گرفتاری تک نہیں ہوئی تھی۔ اب تو مذہب کے نام پر سیاست کا بول بالا ہے لگاتار نفرت کو بڑھاوا دیا جارہا ہے۔ جہاں تک سیاست دانوں کا سوال ہے آئینی تقاضوں کو پورا کرنے کا حلف لینے کے باوجود مذہب اور ذات پات کو لیکر نفرت انگیز تقریریں کرتے ہیں۔ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں مختلف مذاہب، زبانوں، ذاتوں اور تہذیبوں کے لوگ صدیوں سے ایک ساتھ رہتے آئے ہیں۔ یہی میل ملاپ اس ملک کی سب سے بڑی خوبصورتی ہے، لیکن اسی کے ساتھ یہ ایک چیلنج بھی ہے کہ اتنے مختلف لوگوں کے درمیان ہم آہنگی کیسے قائم رہے۔ پچھلے کچھ برسوں میں ایک مسئلہ بہت زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آیا ہے، اور وہ ہے نفرت انگیز تقاریر یعنی ہیٹ اسپیچ۔ یہ صرف الفاظ کا معاملہ نہیں ہوتا بلکہ اس کے اثرات بہت گہرے ہوتے ہیں، کیونکہ الفاظ لوگوں کے دل و دماغ کو متاثر کرتے ہیں اور بعض اوقات معاشرے میں دوریاں پیدا کر دیتے ہیں۔ گذشتہ برسوں میں اس معاملے میں جس طرح سپریم کورٹ نے احکامات جاری کئے تھے اس سے کچھ امید بندھی ہے کہ شائد نفرت کے سوداگروں پر کچھ اثر ہو۔ سپریم کورٹ نے ہماچل پردیش میں ہونے والی دھرم سنسد میں نفرت انگیز تقاریر پر سخت رویہ اپنایا تھا۔ اور حکومت کی جانب سے کی گئی کاروائی کی تفصیلات طلب کی تھیں۔ حکم دیا تھا کہ ان نفرت انگیز تقاریر کو روکنا یقینی بنایا جائے۔ اور ذمہ داروں کے خلاف کاروائی کی جائے اس کے علاوہ سپریم کورٹ نے ہیٹ اسپیچ کے سلسلے میں دو سوال پوچھے تھے پہلا یہ کہ اس کی وجہ سے ملک کدھر جا رہا ہے اور دوسرا یہ کہ مرکزی حکومت اس کو روکنے کی کوشش کرنے کے بجائے خاموش کیوں ہے۔ انھوں نے کہا کہ لا کمیشن 2017 کی اس ہدایت پر جس میں ہیٹ اسپیچ کی تعریف متعین کرنے کے لئے کہا گیا تھا ابھی تک عمل کیوں نہیں کیا گیا۔ جسٹس کے ایم جوزف اور جسٹس رشی کیش رائے کی ڈویژن بنچ نے نفرت انگیز تقاریر سے متعلق شاہین عبداللہ کی عرضی پر سماعت کر رہی تھی جس میں ہندوستان میں مسلمانوں کو دہشت زدہ کرنے اور نشانہ بنانے کے بڑھتے ہوئے خطرے کو روکنے کے لئے فوری مداخلت کی درخواست دی گئی تھی۔ عدالت نے ہیٹ اسپیچ دینے والوں کے خلاف فوری کاروائی کی ہدایت دیتے ہوئے کہا تھا کہ "نفرت کا ماحول ملک پر حاوی ہو گیا ہے مذہب کی پرواہ کئے بغیر فوراً کاروائی کی جانی چاہئے ہیٹ اسپیچ میں دئے جانے والے بیانات پریشان کن ہیں جو برداشت نہیں کئے جا سکتے۔ مذہب کے نام پر ہم کہاں پہونچ گئے ہیں ہم نے ایشور کو کتنا چھوٹا بنا دیا ہے۔ بنچ نے دہلی، اتراکھنڈ اور اتر پردیش کی حکومتوں کو ہدایت دی تھی کہ وہ نفرت انگیز تقاریر کے جرائم پر کی گئی کاروائی کے بارے میں عدالت کو مطلع کریں۔ پولیس شکایت درج کرائے جانے کا انتظار کئے بغیر ازخود قانون کے مطابق فوری کاروائی کرے۔ عدالت نے واضح ہدایت دی تھی کہ کاروائی میں تساہلی توہینِ عدالت مانی جائے گی۔ عدالت نے مزید کہا تھا کی ہندوستان کا آئین ہندوستان کو ایک سیکولر ملک کے طور دیکھتا ہے۔ ایک اور فیصلے میں سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ اس وقت تک کوئی بھائی چارہ نہیں ہوسکتا جب تک مختلف مذہب اور ذاتوں کے افراد آپس میں ہم آہنگی کے ساتھ زندگی نہ گزار سکیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ عدالت کا فرض ہے کہ وہ بنیادی حقوق کا تحفظ کرے اور آئینی اقدار، خاص طور پر قانون کی حکمرانی اور قوم کے سیکولر جمہوری کردار کی حفاظت کرے لیکن حال ہی میں اسی سپریم کورٹ نے ہیٹ اسپیچ سے متعلق کئی درخواستوں پر فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ ملک میں پہلے سے ایسے قوانین موجود ہیں جو نفرت انگیز تقاریر کو روکنے کے لیے کافی ہیں۔ عدالت نے صاف طور پر یہ بات کہی کہ مسئلہ قانون کی کمی کا نہیں بلکہ اس پر عمل درآمد کا ہے۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ نیا قانون بنانا اس کا کام نہیں ہے بلکہ یہ اختیار پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں کے پاس ہے۔ اس فیصلے سے یہ بات مضبوطی سے سامنے آئی کہ جمہوریت میں ہر ادارے کی اپنی ایک حد ہوتی ہے اور سب کو اسی کے اندر رہ کر کام کرنا کرنا ہوتا ہے۔ اگر ہم زمینی حقیقت کو دیکھیں تو یہ واضح ہوتا ہے کہ ہیٹ اسپیچ کسی ایک طبقے یا کسی ایک سیاسی جماعت تک محدود نہیں ہے۔ مختلف اوقات میں مختلف سیاسی اور مذہبی شخصیات کی طرف سے ایسے بیانات سامنے آتے رہے ہیں جن میں مخالفین یا کسی خاص گروہ کے خلاف سخت اور اشتعال انگیز زبان استعمال کی گئی۔ خاص طور پر انتخابی سیاست میں اس رجحان میں اضافہ دیکھنے کو ملتا ہے، جہاں ووٹ حاصل کرنے کے لیے مذہب، ذات اور شناخت کے مسائل کو ہوا دی جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں لوگوں کے درمیان فاصلے بڑھتے ہیں اور معاشرے میں تلخی پیدا ہوتی ہے۔

اعداد و شمار بھی اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ مسئلہ واقعی سنجیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ 2025 میں ہیٹ اسپیچ کے 1318 واقعات ریکارڈ کیے گئے، جبکہ 2023 میں ایسے 668 واقعات سامنے آئے جن میں مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا، اور ان میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ یہ اعداد و شمار صرف نمبر نہیں ہیں بلکہ ان کے پیچھے وہ حالات ہیں جو معاشرے میں بے چینی اور عدم اعتماد کو بڑھاتے ہیں۔ ہیٹ اسپیچ کی تعریف اگر سادہ الفاظ میں کی جائے تو یہ وہ بیان ہوتا ہے جو کسی خاص گروہ کے خلاف نفرت، دشمنی یا تشدد کو بڑھاوا دے۔ یہ بیانات عوامی جلسوں، مذہبی تقریبات اور سوشل میڈیا کے ذریعے تیزی سے پھیلتے ہیں۔ پہلے ایک بیان محدود لوگوں تک رہتا تھا، لیکن اب سوشل میڈیا کے دور میں چند منٹوں میں لاکھوں لوگ اسے دیکھ اور سن لیتے ہیں۔ اس تیزی نے مسئلے کو اور بھی پیچیدہ بنا دیا ہے کیونکہ غلط باتیں اور افواہیں بھی اسی رفتار سے پھیلتی ہیں۔ ہندوستان میں ایسے بیانات کو روکنے کے لیے قانون بھی موجود ہیں۔ تعزیرات ہند کی مختلف دفعات جیسے 153A، 295A اور 505 اس طرح کے جرائم پر کارروائی کی اجازت دیتی ہیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان قوانین پر غیر جانب داری سے عمل نہیں ہو پاتا۔ جب قانون کا اطلاق سب پر برابر نہ ہو تو لوگوں کا اعتماد کمزور پڑ جاتا ہے۔ عدالت کے حالیہ فیصلے کے بعد اب سب کی نظریں انتظامیہ پر ہیں۔ اگر کوئی بھی شخص، چاہے وہ کتنا ہی بااثر کیوں نہ ہو، نفرت انگیز بیان دیتا ہے تو اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ یہی وہ طریقہ ہے جس سے لوگوں کا قانون پر اعتماد بحال ہو سکتا ہے۔

سوشل میڈیا کا کردار اس پورے معاملے میں بہت اہم ہے۔ آج کل زیادہ تر ہیٹ اسپیچ اسی کے ذریعے پھیلتی ہے۔ جھوٹی خبریں، آدھی سچائی اور ایڈیٹ کی ہوئی ویڈیوز لوگوں کے جذبات کو بھڑکانے کا سبب بنتی ہیں۔ سوشل میڈیا کمپنیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے مواد کو روکنے کے لیے سنجیدہ اقدامات کریں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو بھی ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ ہر بات کو بغیر تحقیق کے آگے بڑھانا مسئلے کو مزید بڑھاتا ہے۔ ہیٹ اسپیچ کے اثرات صرف وقتی نہیں ہوتے بلکہ یہ معاشرے کی بنیادوں کو کمزور کر دیتے ہیں۔ اس سے لوگوں کے درمیان نفرت بڑھتی ہے، ایک دوسرے پر اعتماد کم ہوتا ہے اور بعض اوقات یہ تشدد کی شکل بھی اختیار کر لیتی ہے۔ جب معاشرہ مختلف حصوں میں بٹ جائے تو ترقی کا عمل بھی متاثر ہوتا ہے۔ جمہوریت کی خوبصورتی اختلاف رائے میں ہوتی ہے، لیکن جب اختلاف نفرت میں بدل جائے تو یہ خطرناک ہو جاتا ہے۔ اس مسئلے کا حل صرف قانون میں نہیں بلکہ سماج کے رویے میں بھی ہے۔ لوگوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ نفرت کا جواب نفرت نہیں ہوسکتا۔

(Mb.9450191754,)

ہندوستان کا گودی میڈیا ملک کا دشمن

اگر میڈیا کسی بھی دبائو یا مفاد کے تحت کام کرے گا تو اس کا نقصان براہ راست عوام اور جمہوریت کو ہوگا

ڈاکٹر سید فرحان غنی

گودی میڈیا کسی بھی ملک کے ذرائع ابلاغ کے ایسے طرز عمل کو ظاہر کرتا ہے جو بالعموم حکمران طبقے کی مدح سرائی کرتا ہے، ان کے ہر اقدامات کو سراہتا ہے یا صحیح کہتا ہے۔ ان خبروں کو جو حکمران طبقے کے خلاف ہوتی ہیں قابل توجہ نہیں سمجھتا اور انہیں اپنی خبروں کے بیچ جگہ نہیں دیتا ہے۔ اس کی واضح وجہ حکومت کی چاپلوسی اور اشتہارات حاصل کرنا ہوتا ہے۔ دوسری وجہ حکومت کا ڈر اور خوف بھی ان کے سامنے ہوتا ہے کہ کہیں حکومت کی مشنری مثلاً انکم ٹیکس، انفورس منٹ ڈائریکٹوریٹ کے چھاپے اور ہتک عزت کے مقدمے کی گاج ان پر نہ گر جائے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ گودی میڈیا کی اصطلاح کا آغاز 2016 میں نوٹ بندی کے بعد ہوا جب ملک میں 85 فی صد رائج الوقت کرنسی نوٹ یکسر منسوخ اور ناکارہ کردئے گئے۔ بینکوں کے آگے لوگ قطاروں میں کھڑے دھکے کھا رہے تھے اور ہندوستان کے سارے چینل یہ دکھا رہے تھے کہ لوگ حکومت کے اس اقدام سے خوش ہیں۔ اس طرح کچھ سالوں میں ہی میڈیا کا بڑا حلقہ حکومت کے ہر اقدام کا حامی ہو گیا۔

ہندوستان کا گودی میڈیا جمہوریت کا ایک اہم ستون سمجھا جاتا ہے۔ جس کا بنیادی کام عوام تک سچائی پہنچانا، حکومت کی پالیسیوں پر نظر رکھنا اور عوامی مسائل کو اُجاگر کرنا ہے مگر حالیہ برسوں میں ایک اصطلاح "گودی میڈیا" عام ہوئی ہے، جس سے مراد وہ میڈیا ہے جو حکومت کے قریب ہو کر غیر جانبداری کھو بیٹھتا ہے۔ اس تناظر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ گودی میڈیا ملک کے خلاف کام کر رہا ہے۔ گودی میڈیا کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ یہ عوامی مسائل جیسے بے روزگاری، مہنگائی، تعلیم اور صحت کے مسائل کو پس پشت ڈال کر حکومت کی تعریف یا غیر اہم موضوعات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے۔ اس طرز عمل سے نہ صرف عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹتی ہے بلکہ ایک غیر متوازن معلوماتی ماحول بھی پیدا ہوتا ہے۔ یہاں کا گودی میڈیا جھوٹ پھیلانے، سچ کو چھپانے اور نفرت پھیلانے میں لگا ہے۔ اس ملک کا جتنا نقصان یہاں کے گودی میڈیا نے کیا ہے اتنا نقصان کسی نے بھی نہیں کیا۔ اس ملک کا دشمن نہ تو پاکستان ہے، نہ کوئی اور ملک بلکہ اس ملک کا سب سے بڑا دشمن گودی میڈیا ہے جو ملک بھر میں صرف دشمن بناتا ہے۔ آپریشن سیندور کے دوران اسی گودی میڈی نے اتنا گندا کوریج کیا کہ پوری دنیا میں ملک کی بدنامی اور بے عزتی ہوئی۔ کوئی عاصم منیر کو گرفتار کروا رہا تھا تو کوئی کراچی پر قبضہ کروا رہا تھا تو کوئی شہباز شریف کو گرفتار کروا رہا تھا۔ آج جب ایران کا معاملہ چل رہا ہے تو اس وقت بھی اسی طرح کی گندی اور گھٹیا کوریج کی جارہی ہے۔ ایران کہہ رہا ہے کہ ہندوستان ہمارا دوست ہے اس لئے ہم کسی طرح کا کوئی ٹال نہیں لیں گے تو اسی ایران کے بارے میں گندی گندی باتیں گودی میڈیا کر رہا ہے۔ ایسا ہی ایک تازہ معاملہ ہے جو ایران کے خلاف پھیلا یا جا رہا ہے۔ ہندوستان کے ایک ریٹائرڈ میجر اور دفاعی تجزیہ کار گورو آریہ ہے جو ایک ٹی وی پروگرام میں گفتگو کے دوران اسرائیل کو اپنا سگا بھائی کہہ رہا ہے۔ اس نے لبنان اور غزہ میں سخت موقف کو جائز ٹھہرایا ہے۔ چینل پر چلاتے ہوئے وہ یہ بھی کہتا ہے اسرائیل لبنان پر اور بم گرا دے تو اچھا ہوگا۔ اس سے قبل جب بارہ روزہ جنگ چل رہی تھی تو اس آدمی نے ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کے بارے میں نہایت گھٹیا باتیں کی تھیں اور گندی گندی گالیا دی تھیں۔ اگر گورو آرایائی جیسے لوگوں کو مسلمانوں سے اتنی ہی پریشانی ہے تو انہیں گاڑیوں سے چلنا بند کر دینا چاہئے کیونکہ تیل تو مسلم ممالک سے ہی آتا ہے۔ اپنے گھروں میں کھانا بنانا بند کر دینا چاہئے کیونکہ گیس بھی مسلم ممالک سے ہی آتا ہے۔ اگر اسرائیل ان کا سگا بھائی ہے تو گورو آریائی اپنے سگے بھائی سے کہیں کہ وہ تیل اور گیس ہندوستان بھیج دے۔ تیل اور گیس چاہئے ان کو ایران اور دوسرے مسلم ممالک سے اور نفرت کریں گے مسلمانوں سے۔ ایسے لوگوں کو اپنے دماغ کا علاج کرانا چاہئے۔ بی جے پی والوں کے ساتھ دقت یہ ہے کہ وہ اقتدار کے بھوکے ہیں اور چاپلوسی کرنا ان کو خاندانی وراثت میں ملا ہے۔ جس ملک کا وزیر اعظم اسرائیل جیسے دہشت گرد ملک کو اپنا دوست بتائے اور اسرائیل کا وزیر اعظم جو دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد اور لاکھوں لوگوں کا قاتل ہے، اس سے جا کر گلے ملے اور دوستی کا ہاتھ بڑھائے۔ سید علی خامنہ ای کی شہادت پر تعزیت کا ایک لفظ نہ بول کر وزیر اعظم نریندر مودی نے ایران کو کیا پیغام بھیجا یہ ساری دنیا جانتی اور سمجھتی ہے تو ظاہر ہے گورو آریائی جیسے لوگوں کا حوصلہ تو بڑھے گا ہی۔ ایران ہندوستان کے لئے تیل اور گیس کا اہم ذریعہ رہا ہے اس کے باوجود ہندوستان اسرائیل کو اپنا خیر خواہ بتا کر اپنی خارجہ پالیسی کو کمزور کر رہا ہے جس کی وجہ سے ہندوستان میں تیل اور گیس کی قلت ہو سکتی ہے۔ وہ تو ایران کا بھلا ہو کہ وہ ہندوستان کو اب تک اپنا دوست سمجھ رہا ہے۔ راہل گاندھی نے صحیح کہا تھا کہ "ہندوستان کی خارجہ پالیسی دنیا بھر میں مذاق بن کر رہ گئی ہے"۔ انہوں نے آگے کہا کہ "یہ ابھی شروعات ہے۔ ہمیں ایل پی جی، پیٹرول، کھاد ہر چیز کے مسئلہ سے جوجھنا ہوگا وزیر اعظم کا کہنا ہے کہ صورتحال کووڈ جیسی ہوگی لیکن وہ بھول گئے کہ کووڈ کے دوران کتنے لوگ ہلاک ہوئے اور کتنے سانحات پیش آئے"۔

بہرحال گودی میڈیا سنسنی خیز خبریں، مسلم مخالف بیانئے اور حکومتی پروپیگنڈے کے ذریعے معاشرتی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے اور صحافتی آزادی کو کمزور کرنے کا کام کر رہا ہے۔ گودی میڈیا حکومت مخالف خبروں کو نظر انداز کر کے بی جے پی کو فائدہ پہنچانے کا کام کر رہا ہے۔ سنسنی خیز خبریں پھیلا کر اور جارحانہ لب ولہجہ استعمال کر کے عوام کی توجہ ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ گودی میڈیا ایک ایسا ادارہ بن چکا ہے جو سچائی کے بجائے پروپیگنڈا پر مبنی خبریں نشر کر رہا ہے۔ میڈیا کو غیر جانبدار اور ذمہ دار ہونا نہایت ضروری ہے۔ اگر میڈیا کسی بھی دباؤ یا مفاد کے تحت کام کرے گا تو اس کا نقصان براہ راست عوام اور جمہوریت کو ہوگا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ میڈیا اپنی آزادی اور دیانتداری کو برقرار رکھے تا کہ وہ واقعی ملک کی خدمت کر سکے نہ کہ اس کے خلاف جائے۔☆

علمِ دین اور تربیتِ اخلاق

سید ابوافتخار زیدی

انسانی زندگی کی کامیابی صرف ظاہری ترقی یا دنیاوی علم سے وابستہ نہیں بلکہ اس کا اصل دارومدار علمِ دین اور اعلیٰ اخلاق پر ہے۔ اگر علم انسان کو راستہ دکھاتا ہے تو اخلاق اس راستے پر چلنے کا سلیقہ سکھاتے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں علمِ دین اور تربیتِ اخلاق کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ علمِ دین سے مراد وہ علم ہے جو انسان کو اپنے خالق کی معرفت عطا کرے، عبادات کا صحیح طریقہ سکھائے اور زندگی گزارنے کے اصول بتائے۔ قرآن مجید اور احادیث میں بارہا علم کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ علمِ دین انسان کو حق و باطل میں فرق کرنا سکھاتا ہے اور اسے ایک متوازن اور باوقار زندگی گزارنے کے قابل بناتا ہے۔ جب انسان دین کا علم حاصل کرتا ہے تو اس کے اندر خدا ترسی، عاجزی اور ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

دوسری طرف تربیتِ اخلاق کا تعلق انسان کے کردار اور رویّے سے ہے۔ اچھے اخلاق وہ زیور ہیں جو انسان کو معاشرے میں عزت اور مقام عطا کرتے ہیں۔ سچائی، دیانت داری، صبر، برداشت، احترامِ انسانیت اور عدل وانصاف جیسے اوصاف ایک مہذب معاشرے کی بنیاد ہوتے ہیں۔ اسلام نے اخلاق کو ایمان کا لازمی حصہ قرار دیا ہے، اور نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا ایک اہم مقصد ہی اخلاق کی تکمیل بیان کیا گیا ہے۔

علمِ دین اور اخلاق کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اگر علم ہو مگر اخلاق نہ ہوں تو وہ علم انسان کے لیے نقصان دہ بھی بن سکتا ہے۔ اسی طرح اگر اخلاق ہو مگر صحیح دینی رہنمائی نہ ہو تو انسان گمراہی کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ علمِ دین کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت پر بھی بھرپور توجہ دی جائے۔ آج کے دور میں جہاں مادی ترقی کو اہمیت دی جا رہی ہے، وہاں اخلاقی اقدار کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ جھوٹ، دھوکہ، بے ایمانی اور عدم برداشت جیسے مسائل عام ہو رہے ہیں۔ ان مسائل کا حل صرف اور صرف علمِ دین اور صحیح تربیتِ اخلاق میں پوشیدہ ہے۔ جب تک انسان اپنے دین کی تعلیمات کو نہیں سمجھے گا اور ان پر عمل نہیں کرے گا، تب تک معاشرہ حقیقی معنوں میں ترقی نہیں کر سکتا۔

مزید برآں، ایک ایسا معاشرہ جہاں علمِ دین اور اخلاق کو فروغ دیا جائے، وہاں امن، محبت اور بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں اور عدل و انصاف قائم ہوتا ہے۔ اس طرح کا معاشرہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی کا ضامن بنتا ہے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ علمِ دین اور تربیتِ اخلاق انسان کی شخصیت کو مکمل بناتے ہیں۔ یہ دونوں عناصر نہ صرف فرد کی اصلاح کرتے ہیں بلکہ پورے معاشرے کی بہتری کا سبب بنتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم علمِ دین حاصل کریں، اپنے اخلاق کو سنواریں اور ایک مثالی اسلامی معاشرہ قائم کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

استاد، جامعہ سلطانیہ لکھنو

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مظہر علم وتقویٰ: امام رضا علیہ السلام

مولانا سید عامر عباس نقوی نجفی

امامت وولایت کی درخشاں کڑیوں میں حضرت امام علی بن موسیٰ الرضاؑ کی ذات ایک ایسا روشن چراغ ہے جس نے علم، تقویٰ اور اخلاق کی ایسی مثال قائم کی جو رہتی دنیا تک انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ آپؑ نہ صرف اہلِ بیتؑ کے علمی ورثے کے امین تھے بلکہ اپنے زمانے کے بڑے بڑے علماء اور مفکرین کے لیے بھی مرجعِ علم و حکمت تھے۔

امام رضا علیہ السلام کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو آپؑ کا بے مثال علم تھا۔ آپؑ کو "عالمِ آلِ محمدؐ" کہا جاتا ہے، کیونکہ آپؑ نے مختلف ادیان اور مکاتبِ فکر کے علماء کے ساتھ مناظرے کیے اور ہر میدان میں حق وصداقت کو روشن کیا۔

مامون الرشید کے دربار میں ہونے والے علمی مباحث اس بات کا ثبوت ہیں یہ وہ مجالس تھیں جہاں بڑے علماء امامؑ کی علمی عظمت کو آزمانے کے لیے جمع ہوتے تھے اور ہر بار امام علی بن موسیٰ الرضاؑ اپنی دلیل، حکمت اور وسعتِ علم سے سب پر غالب آتے تھے امامؑ کا علم محض ظاہری نہ تھا بلکہ الٰہی نور سے منور تھا۔ آپؑ کے جوابات میں گہرائی، دلیل کی قوت اور حکمت کی چمک نمایاں ہوتی تھی۔

رأس الجالوت (یہودی پیشوا) کے ساتھ مناظرہ:

مامون الرشید نے اپنے دربار میں مختلف مذاہب کے علماء کو جمع کیا، جن میں یہودیوں کے بڑے عالم رأس الجالوت بھی شامل تھے، تاکہ وہ امام رضا علیہ السلام سے علمی گفتگو کریں۔

امامؑ نے فرمایا: "اگر میں تم سے تمہاری اپنی کتاب تورات سے دلیل پیش کروں، تو کیا تم اسے قبول کروگے؟"۔

رأس الجالوت نے کہا: ہاں، اگر دلیل تورات سے ہو تو میں انکار نہیں کرسکتا۔

امامؑ نے تورات کے حوالے سے سوال کیا: "کیا تم اس بات کو مانتے ہو کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو ایک آنے والے نبی کی بشارت دی تھی؟"۔

رأس الجالوت نے جواب دیا: "ہاں، لیکن وہ نبی کون ہے، اس میں اختلاف ہے"۔

امامؑ نے نہایت حکمت کے ساتھ فرمایا: "وہ نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، کیونکہ تورات میں بیان کردہ نشانیاں، جیسے شریعت کا کامل ہونا، امت کی خصوصیات، اور عالمی پیغام، سب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پوری اترتی ہیں"۔

دلائل کا انداز:

امامؑ نے: تورات کے اصل متن اور اس کے مفہوم سے استدلال کیا۔ تاریخی شواہد پیش کیے، اور نہایت نرم لہجے میں حقیقت واضح کی۔

رأس الجالوت امامؑ کے استدلال سے متاثر ہوکر خاموش ہوگیا اور کوئی واضح جواب نہ دے سکا۔

اس مناظرے کی اہمیت:

امامؑ کا علم صرف اسلامی علوم تک محدود نہ تھا بلکہ آپؑ دیگر مذاہب کی کتب پر بھی مکمل عبور رکھتے تھے۔

آپؑ کا طریقۂ دلائل، حکمت اور احترام پر مبنی تھا، نہ کہ سختی یا تضحیک پر۔

یہ مناظرہ ظاہر کرتا ہے کہ امامؑ کا مقصد صرف غلبہ نہیں بلکہ حق کی رہنمائی تھا۔

تقویٰ کے اعتبار سے بھی امام رضا علیہ السلام اپنی مثال آپ تھے۔ آپؑ کی زندگی زہد، عبادت اور خوفِ خدا سے بھرپور تھی۔ راتوں کو عبادت میں گزارنا، غرباء ومساکین کی خاموش مدد کرنا اور ہر حال میں صبر وشکر کا دامن تھامے رکھنا آپؑ کی سیرت کا خاصہ تھا۔ آپؑ کا تقویٰ صرف ذاتی عبادت تک محدود نہ تھا بلکہ معاشرتی زندگی میں بھی عدل، احسان اور حسنِ اخلاق کے ذریعے ظاہر ہوتا تھا۔

امام رضا علیہ السلام کا اخلاق بھی بے حد اعلیٰ تھا۔ آپؑ دشمنوں کے ساتھ بھی نرمی اور حسنِ سلوک سے پیش آتے تھے۔ آپؑ نے اپنی عملی زندگی سے یہ سبق دیا کہ حقیقی علم وہی ہے جو انسان کو متواضع اور با اخلاق بنائے۔ آپؑ کی مجالس میں آنے والا ہر شخص، خواہ کسی بھی مذہب یا طبقے سے تعلق رکھتا ہو، آپؑ کے اخلاق سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔

امام علی بن موسیٰ الرضاؑ کی سیرت میں ایسے بے شمار واقعات ملتے ہیں جو آپؑ کے علم اور تقویٰ کو نہایت خوبصورتی سے ظاہر کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک نہایت مؤثر اور سبق آموز واقعہ ملاحظہ کیجیے:

خادم کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھنا (تقویٰ واخلاق کی اعلیٰ مثال):

روایت ہے کہ ایک دن امام رضا علیہ السلام اپنے گھر میں کھانے کے لیے بیٹھے۔ جب دسترخوان بچھایا گیا تو آپؑ نے اپنے تمام خادموں اور غلاموں کو بھی ساتھ بٹھا لیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: "یا ابن رسول اللہؐ! بہتر ہوتا کہ آپؑ ان کے لیے الگ دسترخوان کا انتظام کرتے۔" یہ سن کر امامؑ نے نہایت محبت اور حکمت کے ساتھ فرمایا: "خاموش رہو! ہمارا رب ایک ہے، ہمارے ماں باپ ایک ہیں، اور جزا وسزا کا معیار صرف اعمال ہیں۔"

اس واقعہ میں پوشیدہ پیغام:

یہ مختصر سا واقعہ امامؑ کے تقویٰ اور عظمتِ اخلاق کی گہری تصویر پیش کرتا ہے:

انکساری و تواضع: امامؑ نے اپنے مقام کے باوجود خادموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا، جو حقیقی تواضع کی علامت ہے۔

مساواتِ انسانی: آپؑ نے واضح کیا کہ اسلام میں برتری کا معیار نسب یا دولت نہیں بلکہ تقویٰ ہے۔

عملی تعلیم: امامؑ نے صرف نصیحت نہیں کی بلکہ اپنے عمل سے سبق دیا۔

عبادت وتقویٰ:

امام رضا علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ میں ملتا ہے کہ آپؑ راتوں کو کثرت سے عبادت کرتے، قرآن کی تلاوت فرماتے اور اکثر سجدہ میں طویل وقت گزارتے تھے۔ آپؑ کا یہ حال تھا کہ دنیاوی جاہ وجلال (جیسے مامون الرشید کی ولی عہدی) بھی آپؑ کے زہد وتقویٰ کو بدل نہ سکی۔

آپؑ کی شہادت ایک عظیم سانحہ ہے، جو ظلم و جبر کے خلاف حق کی جدوجہد کی علامت ہے۔ مشہد میں آپؑ کا روضہ آج بھی لاکھوں دلوں کے لیے مرکزِ عقیدت ہے، جہاں سے علم وہدایت کی کرنیں پھیلتی رہتی ہیں۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام کی ذات واقعی "مظہرِ علم وتقویٰ" ہے۔ آپؑ کی سیرت ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ علم کے ساتھ تقویٰ اور اخلاق کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ یہی وہ صفات ہیں جو انسان کو حقیقی کامیابی کی طرف لے جاتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

بہ حضور امام رضاؑ

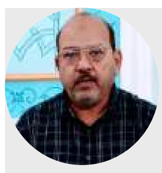

سید اقبال رضوی شارب

امامِ ضامن وحق کے ولی کا سلسلہ لے کر
مری رحلت ہو دنیا سے تو کم سے کم خطا لے کر
کلامِ کبریا لے کر لسانِ مصطفیٰؐ لے کر
ہوئی تجدیدِ دینِ حق دروسِ کربلا لے کر
رضؑا اسے بھائی سے ہمشیر کا بے مثل سا رشتہ
نہیں ممکن مگر زینبؑ تمہارے نقشِ پا لے کر
درِ مولا پہ جانے کا سلیقہ بڑھ کے کہتا ہے
رضؑا کا ذکر ہو معصومۂ قم کی رضا لے کر
یہ سچ ہے موت نے دہشت میں رکھا تھا زمانے کو
پہ شیریں ہوگئی قاسم سے مرنے کی ادا لے کر
ولی عہدی گراں تھی حق کے داعی کو مزاجاً بھی
کیا منظور تدبیراً رضائے کبریا لے کر
لو اسکے ظلم نے ہارون کو زندہ ہی کب چھوڑا
وہ ڈر ڈر کر مرا اپنوں سے سازش کی وبا لے کر
حدیثیں لینے نیشا پور اک سیلاب جب امڑا
کہا آئے ہو تو اٹھو شروطِ لا الہ لے کر
کرم کیجے کے پھر حاضر ہو در پر آپکے شارب
لبوں پر اپنے ہی اشعار سے مدح وثنا لے کر

خامنہ ای

عرفان عالم پوری

ہو گئے سارے شیاطین بہم خامنہ ای
پھر بھی عظمت تری کر پائے نہ کم خامنہ ای
جان دے دیں گے مگر ہاتھ نہیں دے سکتے
کر گئے اپنے لہو سے یہ رقم خامنہ ای
جنگ اک وقت میں کی دو دو سُپر پاور سے
یہ تو بس تیرے کلیجے میں ہے دم خامنہ ای
نسلِ مرحب پہ کئے وار چہل روز تلک
چھوڑ کے بھاگےنہ میداں میں علم خامنہ ای
طاقتِ عشقِ غدیر آج بھی ہے زندہ باد
خُم کے دشمن ہیں ترے سامنے خَم خامنہ ای
اب ترے نام سے پہلے لکھا جاتا ہے شہید
بڑھ گیا اور ترا جاہ و حشم خامنہ ای
استقامت وہ دکھائی ہے خلافِ ظالم
محوِ حیرت ہیں مؤرخ کے قلم خامنہ ای
بھوک اور پیاس میں پائی ہے شہادت عرفان
ھو گئے کرب و بلا والوں سے ضم خامنہ ای

☆☆☆☆

ایک اور یوم مئی گزر گیا: لیکن مزدور اب بھی مسائل سے دوچار ہیں اور خوشی سے بہت دور ہیں

پیش کردہ: سنیل باجپائی

جوغریب ہے یا تو مزدور ہے یا بھکاری
لفظ غربت خود یوم مزدور کی اصطلاح کا موجد ہے

امریکہ میں لیبر ڈے منانے کی تجویز 1 مئی 1889 کو نافذ کی گئی تھی، لیکن ہندوستان میں اس کا آغاز تقریباً 34 سال بعد ہوا۔

ہر سال کی طرح اس سال بھی یکم مئی یوم مزدور منایا گیا۔ ریلیاں نکالی گئیں۔ ملاقاتیں ہوئیں۔ مسائل کے خلاف جدوجہد کا اعلان کیا گیا۔ سب کچھ ویسا ہی تھا جیسا کہ ہر سال یکم مئی یوم مزدور پر کیا جاتا ہے۔ اور شاید مستقبل میں بھی ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ اس تناظر میں یہ ماننا بے جا نہ ہوگا کہ لفظ غربت ہی لیبر ڈے کی اصطلاح کا موجد ہے۔ اور اگر غربت نہ ہوتی تو شاید یوم مزدور کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ ایک لحاظ سے ہم سب مزدور ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ کچھ امیر مزدور ہیں، کچھ غریب مزدور۔-- اور ان میں امیر مزدوروں سے زیادہ غریب مزدور ہیں۔ یہ یوم مئی غریب مزدوروں کا ہے۔ اور یہ ہمیشہ اسی طرح منایا جائے گا کیونکہ ایسا نہیں لگتا کہ غریب مزدوروں کی تعداد کبھی امیر مزدوروں سے بڑھ جائے گی۔ یہاں امیر مزدوروں سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جو غریب مزدوروں کے برعکس اب بھی بھوکے نہیں سوتے۔ جو آج بھی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔ جنہیں اب بھی اپنی بیٹیوں کی شادی کے لیے بھیک مانگنی پڑتی ہے۔ جو اب بھی سنگین بیماریوں کے علاج کے لیے پیسے نہ ہونے کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ عید پتھر اٹھائے بغیر، رکشہ چلائے بغیر، بوجھ اٹھائے بغیر، بیلچہ یا ہل استعمال کیے بغیر، بھوکے یا ننگے سوئے بغیر منائی جاتی ہے۔

مختصراً یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جس کے خواب ہمیشہ چکنا چور ہوتے ہیں وہ کوئی اور نہیں بلکہ ایک مزدور ہے جناب جو لوگوں کی خواہشات پوری کرتا ہے۔

جیسا کہ مشہور ہے کہ ان مزدوروں اور محنت کشوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ہر سال دنیا بھر میں یوم مزدور منایا جاتا ہے۔ یہ دن مزدوروں کے لیے یکم مئی ہے۔ یوم مزدور کو یوم مزدور، یوم مزدور، یا یوم مئی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ دن نہ صرف کارکنوں کو عزت دینے کے لیے منایا جاتا ہے بلکہ ان کے حقوق کے لیے آواز اٹھانے کے لیے بھی منایا جاتا ہے، تاکہ معاشرے میں ان کا مقام مضبوط ہو سکے۔ مزدور کسی بھی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کام کا ہر شعبہ کارکنوں کی محنت پر منحصر ہے۔ کارکن کسی خاص شعبے کو فروغ دینے کے لیے کام کرتے ہیں۔ ہر سال لیبر ڈے کی ایک تھیم ہوتی ہے جس کے گرد یہ دن منایا جاتا ہے۔ اس سال یوم مزدور 2024 کا تھیم "موسمیاتی تبدیلیوں کے دوران کام کی جگہ پر کارکنوں کی صحت اور حفاظت کو یقینی بنانا" ہے۔ لیکن یہاں کتنا کچھ حاصل ہوگا اس کا انحصار ذمہ داروں کی نیتوں پر ہے۔

واضح رہے کہ یوم مزدور منانے کا فیصلہ سب سے پہلے 1889 میں کیا گیا تھا۔ اس دن کو منانے کا فریم ورک امریکا کے شہر شکاگو میں اس وقت بننا شروع ہوا جب مزدور متحد ہو کر سڑکوں پر نکل آئے۔ امریکہ میں یہ تحریک 1886 سے پہلے شروع ہوئی تھی۔ اس تحریک میں امریکی محنت کش اپنے حقوق کے لیے سڑکوں پر نکل آئے اور ہڑتال کی۔ اس تحریک کی وجہ مزدوروں کے اوقات کار تھے۔ اس دوران مزدور روزانہ 15 گھنٹے کام کرتے تھے۔ احتجاج کے دوران پولیس نے کارکنوں پر فائرنگ کر دی جس سے متعدد کارکن جاں بحق اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ اس واقعے کے تین سال بعد 1889 میں بین الاقوامی سوشلسٹ کانفرنس کا اجلاس ہوا، اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ہر مزدور کو روزانہ صرف آٹھ گھنٹے کام کرنا ہوگا۔ کانفرنس کے بعد یکم مئی کو یوم مزدور منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ کارکنوں کو ہر سال اس دن چھٹی دینے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ بعد میں، امریکی کارکنوں کی طرح، دیگر کئی ممالک میں آٹھ گھنٹے کام کے دن کو نافذ کیا گیا۔ امریکہ میں لیبر ڈے منانے کی تجویز پر یکم مئی 1889 کو عمل کیا گیا تھا لیکن بھارت میں اس دن کو منانے کا آغاز تقریباً 34 سال بعد ہوا۔ ہندوستان میں مزدور بھی جبر اور استحصال کے خلاف آواز بلند کر رہے تھے۔ کارکنوں کی قیادت بائیں بازو کے لوگ کر رہے تھے۔ ان کی تحریک کی روشنی میں یکم مئی 1923 کو چنئی میں پہلی بار لیبر ڈے منایا گیا۔ لیبر کسان پارٹی آف ہندوستان نے لیبر ڈے کی تقریب کی صدارت کی۔ کئی تنظیموں اور سماجی جماعتوں نے اس فیصلے کی حمایت کی۔ لیکن آج کے ماحول میں یوم مزدور منانا پوری کھانے کے مترادف ہے، کیونکہ مزدور کی اصل تعریف آج بھی اپنے مسائل سے مایوس، مایوس اور پریشان ہے۔

مصنف، اور سینئر صحافی

☆☆☆☆☆

> مختلف ممالک میں جس طرح اقتدار پر قابض ہونے والے حکمراں تمام تر اخلاقی، انسانی، آئینی تقاضوں کو فراموش کرتے ہوئے حکمرانی کر رہے ہیں۔ظاہر ہے ایسے حالات میں وہ سچ اور ہمت وجرأت کے ساتھ صحافتی تقاضوں کو پورا کرنے والی صحافت کو کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔ جب کہ کسی بھی جمہوری ملک کی جمہوریت اور اس کے استحکام وبقا کے لئے، سیکولرزم کے فروغ اور سماج کا رخ موڑنے میں صحافت نے جو رول ادا کیا ہے اور کر سکتے ہیں، انھیں فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔آج کے یوم آزادیٔ صحافت کے موقع پر ایسا محاسبہ ضرور ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر سیّد احمد قادری

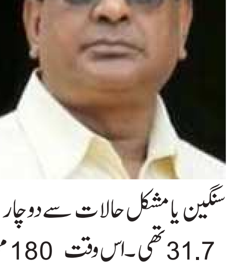

تاریخ میں پہلی بار RSF(Reporters without Borders) نے عالمی یوم آزادیٔ صحافت کی فہرست 2026ء جاری کی ہے۔ جس کے مطابق دنیا بھر میں آزادیٔ صحافت گزشتہ 25 برسوں میں سب سے زیادہ نچلے پائدان پر پہنچ گئی ہے ۔ رپورٹ کے مطابق دنیا کے 52.2 فی صد ممالک میں آزادیٔ صحافت انتہائی سنگین یا مشکل حالات سے دوچار ہے۔ جب کہ 2002ء میں یہ شرح 31.7 تھی۔ اس وقت 180 ممالک کی فہرست میں ہندوستان 157 ویں پوزیشن میں آ گیا گیا ہے۔ حالانکہ گزشتہ سال یعنی 2025ء میں 151 ویں پائدان پر تھا۔ 2002ء سے انڈیکس جاری کرنے والی اس عالمی تنظیم کے مطابق ہندوستان اب انتہائی سنگین کے زمرے میں پہنچ گیا ہے۔ اس زمرے میں ہندوستان کے ساتھ ساتھ مصر، اسرائیل اور جارجیا شامل ہیں۔

ان ہی سب اسباب کے سدّ باب کے لئے اقوام متحدہ کے ایک قرارداد کے ذریعہ گزشتہ 1993ء سے ہر سال 3/مئی کو عالمی سطح پر یوم آزادیٔ صحافت کا انعقاد کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ ہم اس حقیقت سے قطعی انکار نہیں کر سکتے ہیں کہ عصر حاضر میں اخبارات، ٹیلی ویژن کے نیوز چینلوں اور دیگر الیکٹرانک میڈیا نے جس طرح گھر گھر میں اپنی جگہ بنالی ہے، اس سے اس کی روز بروز بڑھتی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اسی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر آج کے دن کو اقوام متحدہ نے آزادیٔ صحافت کے لئے مخصوص کیا ہے۔

صحافت، خواہ جس زبان کی ہو، اس کی اہمیت اور افادیت کو ہر زمانہ میں تسلیم کیا گیا ہے۔ ہماری سماجی، سیاسی، معاشرتی، تہذیبی اور اقتصادی زندگی پر جس شدّت کے ساتھ اس کے اثرات مثبت اور منفی دونوں طریقے سے مرتسم ہوتے رہے ہیں ۔ اس کا بہر حال اعتراف تو کرنا ہی ہوگا۔ صحافت ترسیل وابلاغ کا اتنا مؤثر اور طاقتور ذریعہ ہے اور واقعات حاضرہ کی معلومات بہم پہنچانے کا اتنا مضبوط وسیلہ ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے سماجی پیشوا، سیاسی رہنما اور مشاہیر ادب نے نہ صرف اس کی بھرپور طاقت کے سامنے سر تسلیم خم کیا بلکہ اپنے افکار واظہار کی تشہیر کے لیے صحافت سے منسلک بھی رہے ۔تاریخ شاہد ہے کہ صحافت نے کتنے ہی ملکوں کے تختے پلٹ دیئے، بڑے بڑے انقلابات کو جنم دیا، اور ظالم حکمرانوں کے دانت کھٹّے کردیے۔ عالمی پیمانہ پر ایسے کئی مقام آئے، جب صحافت کی بے پناہ طاقت، اس کی عوامی مقبولیت اور اس کی تنقید سے خوف زدہ ہوکر اس پر پابندیاں عائد کی گئیں۔ صحافت نے جیسے جیسے بتدریج ترقی کی، ویسے ویسے اس کی مقبولیت، اہمیت اور افادیت بڑھتی گئی اور لوگوں کو متوجہ کرانے میں کامیاب بھی ہوتی گئی۔ اس طرح صحافت انسانی زندگی کا ایک اہم حصہ بن گئی اور صحافت نے جیسے جیسے اپنے قدم بڑھائے ویسے ویسے دنیا کے بڑے بڑے عظیم مفکر، دانشور، سربراہ، ادیبوں، سیاستداں اور رہنما اس اہمیت کے معترف ہوتے چلے گئے۔

لیکن صحافت پر جب سیاست حاوی ہونے لگی اور دنیا کے بڑے بڑے صنعت کار، دولت منداور بعض ممالک کی حکومتیں، صحافت کی بے پناہ طاقت کا اپنے مفاد میں استعمال کرنے لگیں، تب ایسے حالات سے متاثر ہوکر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1991ء کی اپنی 26ویں اجلاس میں منظور قرارداد کو نافذ کرتے ہوئے 1993ء سے ہر سال 3/مئی کو عالمی سطح پر یوم آزادیٔ صحافت کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔ جس کے تحت صحافتی تحریروں پر پابندی لگانے، انھیں سنسر کرنے، جرمانہ عائد کرنے، صحافیوں کو زدوکوب کئے جانے، ان پر جان لیوا حملہ یا انھیں اغواٗ کئے جانے اور انھیں بے دردی سے قتل کئے جانے پر غور وفکر کرنے اور ان کے سدّ باب کی کوششوں کے ساتھ ساتھ ایسے حالات سے نپٹنے، حکمت عملی تیار کئے جانے اور حکومت وقت کو انتباہ کئے جانے پر زور دیا گیا ہے۔

یونیسکو نے ایسے مقامی اور عالمی سطح کے اداروں، شعبوں، این جی اوز وغیرہ کو صحافتی حفاظت، آزادیٔ صحافت اور ترقی صحافت کے لئے مثبت اقدام اور اس ضمن میں غیر معمولی خدمات کے لئے 1997ء سے چودہ آزاد صحافیوں کی جیوری سمیت یونیسکو کے اسٹیٹ ممبران کی سفارش پر کولمبیا کے ایک اخبار El Espectador کے صحافی Guillermo cano isaza کو 17/دسمبر 1986ء کو کولمبیا کے ایک بڑے دولت مند صنعت کار کے خلاف لکھنے کی پاداش میں ہلاک کر دیا گیا تھا، ان کے نام پر ایک باوقار ایوارڈ کا فیصلہ کیا گیا، تاکہ نہ صرف جمہوریت کا استحکام اور اس کا افادی پہلو کا دائرہ وسیع ہو بلکہ مفاد عامّہ کے لئے صحافت اور صحافتی خدمات پر معمور صحافیوں کی اہمیت اور افادیت کو تسلیم کیا جائے کہ کس طرح نامساعد حالات میں عوامی مفاد کے لئے یہ صحافی رائے عامّہ تیار کرتے ہیں ۔ اس کے لئے 1/سے 3/ مئی 2011ء میں امریکہ کے واشنگٹن شہر میں عالمی یوم آزادیٔ صحافت کا جلسہ بڑے پیمانہ پر انعقاد کیا گیا اور اس موقع پر اکیسویں صدی کا میڈیا اور بنیادی آزادی پر کئی ممالک کے مندوبین نے بحث ومباحثہ میں حصّہ لیا تھا۔

لیکن افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ان تمام کوششوں کے باوجود دنیا کے بیشتر ممالک بشمول بھارت میں آزادیٔ صحافت پر پہرے بٹھائے جانے، صحافیوں پر پُرتشدّد حملے اور قتل کے واقعات تیزی سے بڑھے ہیں۔

آزادیٔ صحافت کو جس طرح مختلف ممالک میں سلب کرنے کی کوششیں ہورہی ہیں اور آئے دن جس طرح صحافیوں کو یرغمال بنا کر اور پھر انھیں جس بے دردی سے ہلاک کیا جا رہا ہے، یہ انتہائی افسوسناک ہے۔ نیو یارک میں قائم صحافیوں کے تحفظ کی ایک تنظیم سی پی جے (ComitteeJournalists to protect) نے اپنی 2021ء کی جاری کی جانے والی اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ اس سال جیلوں میں قید کئے جانے والے صحافیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ دنیا بھر میں 293 صحافیوں کو آزادانہ صحافتی ذمّہ داریوں کے باعث جیلوں میں بند کیا گیا ہے جبکہ 24 صحافیوں کو انھیں ڈیوٹی کے دوران ہلاک کیا گیا۔ جیلوں میں قید کئے جانے والے 293 صحافیوں میں بڑی تعداد چین اور میانمار کی ہے۔ دوسری جانب اپنی صحافتی خدمات کے درمیان عالمی سطح پر ہلاک کئے جانے والے 24 صحافیوں میں زیادہ تعداد 5 کی بھارت کی ہے۔ ہندوستان میں گزشتہ دو برسوں میں ملک کے 256 صحافیوں پر تشدد کے واقعات سامنے آئے۔ اس سلسلے میں عوامی مسائل اور ایسے معاملات پر تحقیقات کرنے والی نیو یارک کی ایک تنظیم پولیس پروجیکٹ نے بتایا ہے کہ بھارت میں صحافیوں کو جھوٹے مقدمات میں گرفتاری سے لے کر قتل کئے جانے تک کئی طرح کے تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ کر اس ملک میں صحافت ایک خطرناک پیشہ بن چکا ہے۔ اس تنظیم سے وابستہ سچترا وجیئن نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ بھارت کی حکومت صحافیوں کو اپنی پیشہ ورانہ ذمّہ داریاں ادا کرنے سے روکنے کے لئے مختلف طریقے اپنا رہی ہے۔ ان کے مطابق "موجودہ حکومت بھارت میں صحافیوں کو ڈرا دھمکا کر، گرفتار کر یا فرضی کیس درج کر کے یا ان پر ملک سے غدّاری کے الزامات عائد کئے جاتے ہیں اور انھیں مسلسل اپنی صحافتی رپورٹنگ پر گرفتار کئے جانے کا خطرہ ستاتا رہتا ہے۔ سچترا نے اس ضمن میں مذید بتایا کہ جو صحافی حکومت سے سوال کرتے ہیں ان کے خلاف سخت قوانین کے تحت مقدمات درج کئے جاتے ہیں ۔ بھارت میں میڈیا پر بڑھتی ہوئی غیر اعلانیہ پابندیوں نے پریس کی آزادی کے لئے بڑا خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ صحافیوں کے تحفظ کی ایک بین الاقوامی تنظیم ورلڈ پریس فریڈم انڈیکس نے سال رواں میں 37 ایسے رہنماؤں کی فہرست جاری کی ہے جو میڈیا پر مسلسل حملہ ور ہیں ان میں بھارت کے وزیر اعظم کا بھی نام شامل ہے۔ پولیس پروجیکٹ 2021 کی رپورٹ آنے سے چند دنوں قبل ہی اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل نے دنیا بھر میں صحافیوں کی آزادی کے حق میں ایک اہم بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ "کوئی بھی معاشرہ اس وقت تک آزاد نہیں رہ سکتا جب تک کہ اس میں صحافیوں کو ارباب اختیار کے غلط اقدامات کی تفتیش کرنے اور سچ بولنے کی اجازت نہ ہو۔

اس امر سے ہم انکار نہیں کر سکتے ہیں کہ اظہار رائے کی آزادی اور انسانی حقوق کے الفاظ معاصر منظر نامے میں بے معنی اور بے وقعت ہوتے جا رہے ہیں۔ اختلاف رائے جمہوریت کا حسن ہے، لیکن قلم اور کیمرے کو جس طرح جبر وتشدّد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور آزادیٔ صحافت اور اس کی آواز کو دبانے کی کوششیں کی جارہی ہیں ۔ وہ بہت ہی تشویشناک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صحافت کا اصل کام اداروں کا ہمہ وقت احتساب کرنا اور حکومت اور عوام کے درمیان رابطے کی ذمّہ داریوں کو نبھانا ہوتا ہے۔ لیکن آج مختلف ممالک میں جس طرح اقتدار پر قابض ہونے والے حکمراں تمام تر اخلاقی، انسانی، آئینی تقاضوں کو فراموش کرتے ہوئے حکمرانی کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے ایسے حالات میں وہ سچ اور ہمت وجرأت کے ساتھ صحافتی تقاضوں کو پورا کرنے والی صحافت کو کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔ جب کہ کسی بھی جمہوری ملک کی جمہوریت اور اس کے استحکام وبقا کے لئے، سیکولرزم کے فروغ اور سماج کا رخ موڑنے میں صحافت نے جو رول ادا کیا ہے اور کر سکتے ہیں، انھیں فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے ۔آج کے یوم آزادیٔ صحافت کے موقع پر ایسا محاسبہ ضرور ہونا چاہئے۔

☆☆☆

مردم شماری: میتھلی زبان کو شامل نہ کرنے پر اٹھے سوالات

ودیاپتی سیوا سنستھان کی سخت ناراضگی، حکومت کی جانب سے کروڑوں لوگوں کی مادری زبان میتھلی کو مردم شماری میں درج کرنے سے محروم رکھنا غیر آئینی

دربھنگہ (یواین آئی) میتھلی زبان اور متھلا کی ترقی اور متھلا ریاست کے مطالبے کے لیے سرگرم ودیاپتی سیوا سنستھان نے مردم شماری کے مادری زبان والے کالم میں آئین کے آٹھویں شیڈول میں شامل میتھلی زبان کا متبادل نہ دیے جانے پر شدید غم وغصے کا اظہار کیا ہے۔ سنستھان کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر بیدناتھ چودھری بیجو نے ہفتہ کے روز ادارے کے دفتر میں منعقدہ اجلاس میں تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ ”آئین کے آٹھویں شیڈول میں شامل اور دس کروڑ سے زائد لوگوں کی مادری زبان میتھلی کے نام پر خوشامد کی سیاست کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ میتھلی کے نام پر متھلا کے خطے کو تقسیم کرنے کا حکومت کا ارادہ اب بے نقاب ہو چکا ہے۔

سنستھان کے ایگزیکٹو صدر بچُر و پاسوان نے کہا کہ حکومت کی جانب سے کروڑوں لوگوں کی مادری زبان میتھلی کو مردم شماری میں درج کرنے سے محروم رکھنا غیر آئینی ہے۔ آج متھلا کے ہر فرد میں اپنی مادری زبان کے تئیں نہ صرف بیداری پیدا ہو چکی ہے، بلکہ احتجاج کی آوازیں بھی مضبوطی کے ساتھ بلند ہو رہی ہیں۔ بہار ریاست میتھلی اکیڈمی کے سابق صدر پنڈت کملا کانت جھا نے اس موقع پر کہا کہ میتھلی زبان نہ صرف لسانی طور پر مالا مال ہے بلکہ اس کی ایک سائنسی بنیاد بھی ہے۔ اس کی اپنی آزاد رسم الخط متھلاکشر آج محفوظ ہے اور کمپیوٹر فونٹ کی سہولت سے بھی لیس ہے۔ ان تمام حقائق کے باوجود، خوشامد کی سیاست کے تحت اسے نقصان پہنچانا سمجھ سے بالاتر ہے۔

سماجی کارکن بیدناتھ یادو نے حکومت کے فیصلے پر اعتراض ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کے اس اقدام سے برسوں سے نظر انداز کی جانے والی میتھلی زبان ایک بار پھر حق تلفی کا شکار ہوتی نظر آ رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ تمام سیاسی اور سماجی تنظیمیں ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو کر اپنی مادری زبان کی بقا اور شناخت کے تحفظ کے لیے آواز بلند کریں۔ ماہرِ تعلیم ہیرا کمار جھا نے سی بی ایس ای کی جانب سے ابتدائی کلاسوں میں میتھلی کو بطور اختیاری زبان شامل کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے عام لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کو اپنی مادری زبان اپنانے کی ترغیب دیں۔ ساتھ ہی انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ مردم شماری کے مادری زبان والے کالم میں میتھلی کو شامل نہ کرنے کی غلطی کا جلد از جلد ازالہ کیا جائے۔ ادیب ڈاکٹر مہندر نارائن رام نے مقامی عوامی نمائندوں سے مطالبہ کیا کہ وہ عام میتھل باشندوں کی عزتِ نفس اور لسانی ترقی سے جڑے اس حساس معاملے کا نوٹس لیں۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ مادری زبان کے تئیں حساسیت کو اس کی ترقی کی بنیاد بنانے کے لیے فرض شناسی کے ساتھ کوششیں کی جائیں۔

ادارے کے میڈیا کوآرڈینیٹر پروین کمار جھا نے میتھلی زبان کے وقار کے تحفظ کے لیے عوامی تحریک کو وقت کی ضرورت قرار دیا۔ انہوں نے عوامی نمائندوں اور سماجی تنظیموں کے ساتھ ساتھ مردم شماری سے متعلق مختلف محکموں میں کام کرنے والے میتھلی بولنے والے افراد سے بھی اپیل کی کہ وہ اپنی مادری زبان کے مناسب احترام اور ترقی کے لیے آگے آئیں۔ اجلاس کے دوران ادارے کے بانی رکن پروفیسر انل کمار جھا نے متھلا کے باشندوں اور بیرونِ ریاست مقیم میتھل لوگوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ جاری مردم شماری میں اپنی مادری زبان کے طور پر میتھلی ※ لازمی درج کروائیں۔ انہوں نے حکومت کی جانب سے مردم شماری کے کالم میں میتھلی کو شامل نہ کرنے کے ناقص فیصلے کے خلاف متحد ہو کر آواز اٹھانے پر زور دیا۔ ضلع مجسٹریٹ مسٹر کوشل کمار نے بتایا کہ ہندوستان کی مردم شماری 2027 کے پہلے مرحلے کے لیے ضلع دربھنگہ میں کل 29 چارجز بنائے گئے ہیں، جن میں 18 دیہی اور 11 شہری چارجز شامل ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس عمل کے لیے کل 7,655 مکان شماری بلاکس (ای ایل بی) تشکیل دیے گئے ہیں۔ مردم شماری کے لیے عملے کی تعیناتی اس طرح کی گئی ہے کہ 7,473 اینومریٹرز تمام بلاکس میں گھر گھر جا کر مکانات کی گنتی کریں گے، جبکہ 1,268 سپروائزر ان کے کام کی نگرانی پر مامور ہیں۔ اس کے علاوہ 801 اینومریٹرز اور 143 سپروائزر ہنگامی یا خصوصی حالات کے لیے ریزرو رکھے گئے ہیں۔ عملے کی تربیت کے لیے ضلع سطح پر 4 ماسٹر ٹرینرز اور چارج سطح پر 148 فیلڈ ٹرینرز مقرر کیے گئے، جنہوں نے تمام متعلقہ عملے کو خصوصی تربیت فراہم کی ہے۔ مسٹر کمار نے واضح کیا کہ پہلے مرحلے میں اینومریٹر خاندان کے سربراہ سے کل 34 سوالات پوچھیں گے، جس کی بنیاد پر مکانات کی فہرست سازی مکمل کی جائے گی۔ ہندوستان کی مردم شماری 2027 کا دوسرا مرحلہ (اصل مردم شماری) فروری 2027 میں منعقد ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مردم شماری کا بنیادی مقصد درست اور قابلِ اعتماد ڈیٹا اکٹھا کرنا ہے تاکہ عوامی بہبود کی اسکیموں کو مؤثر طریقے سے بنایا اور نافذ کیا جا سکے۔ ڈی ایم نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اینومریٹرز کو صحیح معلومات فراہم کر کے تعاون کریں۔ اس موقع پر اسسٹنٹ کلکٹر کلپنا راوت، ایڈیشنل کلکٹر (ریونیو) منوج کمار، ضلع شماریاتی افسر ادے شنکر پرساد اور دیگر حکام موجود تھے۔

پون کھیڑا نے سپریم کورٹ سے پیشگی ضمانت کو جمہوریت کی فتح قرار دیا

کھیڑا نے سونیا گاندھی، ملکارجن کھڑگے، راہل گاندھی، پرینکا گاندھی اور کے سی وینوگوپال سمیت کئی لیڈران کا شکریہ ادا کیا

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کانگریس لیڈر پون کھیڑا کو آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کی اہلیہ کے حوالے سے دیے گئے مبینہ بیانات کے معاملے میں سپریم کورٹ سے پیشگی ضمانت مل گئی ہے۔ اس پر انہوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ صرف ایک شخص کی جیت نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کے لیے ایک وارننگ بھی ہے جو اقتدار کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ جب تک آئینی جمہوریت برقرار رہیں گے، تب تک سیاسی انتقام کے لیے ذاتی آزادی کی قربانی نہیں دی جا سکتی۔

واضح رہے کہ سپریم کورٹ سے راحت ملنے کے بعد پون کھیڑا نے ہفتہ کو اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر ایک پوسٹ کی۔ اس میں انہوں نے عدالت کے فیصلے کا استقبال کرتے ہوئے لکھا کہ یہ قانون کی جیت ہے۔ انہوں نے سپریم کورٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا کہ یہ فیصلہ ان کے لیے صرف قانونی راحت نہیں ہے بلکہ ذاتی آزادی اور آئین کی مضبوطی کی علامت بھی ہے۔ اپنی 'ایکس' پوسٹ میں پون کھیڑا نے کانگریس کے سینئر لیڈران کا بھی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے سونیا گاندھی، ملکارجن کھڑگے، راہل گاندھی، پرینکا گاندھی اور کے سی وینوگوپال سمیت کئی لیڈران کا شکریہ ادا کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے اپنی قانونی ٹیم، خاص طور پر سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی اور دیگر وکلاء کا بھی ذکر کیا جنہوں نے اس معاملے میں ان کی پیروی کی۔

پون کھیڑا نے یہ بھی کہا کہ یہ پورا معاملہ سیاسی انتقام کی ایک واضح مثال ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ریاستی طاقت کا استعمال ان کے خلاف دباؤ ڈالنے کے لیے کیا گیا۔ ان کے مطابق یہ معاملہ صرف قانونی نہیں بلکہ سیاسی بھی تھا، جس میں ان کی آزادی کو متاثر کرنے کی کوشش کی گئی۔ اپنی پوسٹ میں انہوں نے کانگریس کارکنان اور حامیوں کا بھی شکریہ ادا کیا، جنہوں نے اس پورے وقت میں ان کا ساتھ دیا اور حوصلہ بڑھایا۔ انہوں نے لکھا کہ عوام کی حمایت ہی ان کی سب سے بڑی طاقت رہی ہے۔ کانگریس لیڈر پون کھیڑا نے کہا کہ یہ فیصلہ صرف ان کی ذاتی جیت نہیں ہے، بلکہ ان تمام لوگوں کے لیے ایک پیغام ہے جو جمہوریت اور آئین پر یقین رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی جمہوری ملک میں سیاسی وجوہات کی بنا پر ذاتی آزادی کو کچلا نہیں جا سکتا۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں یہ بھی کہا کہ سچائی کو دبانے کی چاہے کتنی ہی کوشش کی جائے، آخرکار جیت ہمیشہ سچ کی ہوتی ہے۔ پوسٹ کے آخر میں انہوں نے 'ستیہ میو جیتے' لکھا۔

بی جے پی پورے ہماچل میں بلدیاتی انتخابات کے لیے تیار ہے: راجیو بندل

ناہن (یواین آئی) ہماچل پردیش میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ریاستی صدر ڈاکٹر راجیو بندل نے کانگریس کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ بی جے پی آج پوری ریاست میں بلدیاتی اداروں کے انتخابات میں بھرپور قوت کے ساتھ حصہ لے رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بی جے پی ریاست کی 22 میونسپلٹیز اور 25 نگر پریشدوں میں اپنے امیدوار کھڑے کر رہی ہے، جن میں چار میونسپل کارپوریشنز دھرم شالہ، پالم پور، سولن اور منڈی بھی شامل ہیں۔ مسٹر بندل نے واضح کیا کہ بی جے پی چاروں میونسپل کارپوریشنز میں اپنے انتخابی نشان پر الیکشن لڑ رہی ہے، جبکہ دیگر علاقوں میں الیکشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق پارٹی کے حمایت یافتہ امیدواروں کے ذریعے میدان میں ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ کانگریس حکومت سے بیزار آ چکے ریاست کے عوام اس بار بی جے پی کے حق میں فیصلہ کن ووٹ دیں گے۔

راہل گاندھی کے خلاف دائر ہتکِ عزت مقدمہ: پونے عدالت میں اہم سماعت

ونایک دامودر ساورکر گاندھی قتل کیس میں ملزم تھے، بعد میں بری ہوئے، رحم کی درخواستوں اور نظریاتی امور پر جرح

پونے (یواین آئی) لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی کے خلاف دائر ہتکِ عزت مقدمے کی سماعت کے دوران پونے کی خصوصی ایم پی/ایم ایل اے عدالت میں شکایت کنندہ ساتھیا کی ساورکر نے اعتراف کیا کہ آزادی کے مجاہد ونایک دامودر ساورکر کو مہاتما گاندھی قتل کیس میں ملزم نامزد کیا گیا تھا، تاہم بعد میں انہیں بری کر دیا گیا تھا۔ یہ سماعت خصوصی جج امول شری رام شندے کی عدالت میں جاری ہے۔ جرح کے دوران راہل گاندھی کے وکیل ایڈوکیٹ ملند دتاترے پوار نے ساتھیا کی ساورکر سے ساورکر سے متعلق مختلف تاریخی اور نظریاتی امور پر سوالات کیے۔ سماعت کے دوران ساتھیا کی ساورکر نے یہ بھی تسلیم کیا کہ ونایک دامودر ساورکر نے اپنی قید کے دوران برطانوی حکومت کو پانچ مرتبہ رحم کی درخواستیں پیش کی تھیں۔ مزید برآں ہندوتوا، دو قومی نظریہ اور گائے سے متعلق ان کے متنازع بیانات بھی جس میں گائے کو ایک مفید جانور قرار دیا گیا نہ کہ مقدس جانور بھی پر بھی سوالات اٹھائے گئے۔ دفاع کی جانب سے سینئر صحافی نیرنجن ٹکلے کی تنقید کا حوالہ بھی دیا گیا، جس میں کہا گیا تھا کہ ”گاندھی ایمان ہیں جبکہ ساورکر توہم پرستی ہیں“، اسی طرح ساورکر کے کردار پر سوالات اٹھانے والی دیگر آراء بھی زیرِ بحث آئیں۔ مزید برآں سینئر صحافی سریش دواد شیوار کے اس بیان کا ذکر کیا گیا جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ ساورکر نے برطانوی دور میں فوجی بھرتی کی حوصلہ افزائی کی تھی۔

جرح کے دوران شکایت کنندہ نے کہا کہ انہیں پرکاش امبیڈکر کے ان بیانات کے بارے میں علم نہیں جن میں ساورکر کے کردار کا موجودہ سیاسی قیادت سے موازنہ کیا گیا تھا، اسی طرح سابق مرکزی وزیر ارون شوری کی کتاب میں ساورکر کے حوالے سے کیے گئے دعوؤں سے بھی وہ ناواقف تھے، جن میں کہا گیا تھا کہ آزادی کے بعد کے دور میں ساورکر نے سردار ولبھ بھائی پٹیل کے خلاف سخت مؤقف اختیار کیا تھا۔ ساتھیا کی ساورکر نے یہ بھی تسلیم کیا کہ راہل گاندھی کے علاوہ کسی اور کے خلاف ساورکر سے متعلق اسی نوعیت کے بیانات پر کوئی قانونی کارروائی نہیں کی گئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ساورکر خاندان نے کبھی ذاتی طور پر ونایک دامودر ساورکر کے لیے بھارت رتن کا مطالبہ نہیں کیا، اگرچہ بعض نظریاتی تنظیموں کی جانب سے اس طرح کے مطالبات کیے گئے ہیں۔ سماعت کے دوران انہوں نے بھگت سنگھ، اشفاق اللہ خان، ادھم سنگھ اور بٹوکیشور دت جیسے انقلابیوں کی جدوجہدِ آزادی میں خدمات کو بھی تسلیم کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ساورکر کی تصویر پارلیمنٹ میں قومی اعزاز کے طور پر نصب ہے، تاہم دیگر انقلابیوں کو اسی نوعیت کی شناخت کیوں نہیں ملی، اس بارے میں وہ لاعلم ہیں۔ عدالت نے اس مقدمے کی اگلی سماعت 25 مئی 2026 کے لیے مقرر کی ہے۔

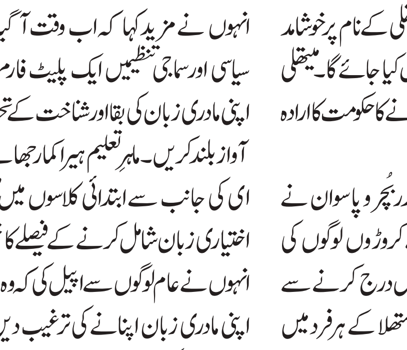

سی پی آئی (ایم) کی ایل پی جی کی قیمتوں میں اضافے کی شدید مذمت، ملک گیر احتجاج کی اپیل

نئی دہلی (یواین آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) نے ہفتہ کو کمرشل ایل پی جی سلنڈر اور 5 کلوگرام کے غیر سبسڈی والے سلنڈروں کی قیمتوں میں زبردست اضافے کی شدید مذمت کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اس کے نتیجے میں مہنگائی، روزگار اور کمزور طبقات کے معاش پر تباہ کن اثرات مرتب ہوں گے۔ ایک پریس بیان میں سی پی آئی (ایم) پولٹ بیورو نے کمرشل سلنڈر کی قیمتوں میں تقریباً 1,000 روپے کے اضافے کو 'غیر معمولی' قرار دیا اور متنبہ کیا کہ کاروباری ادارے لامحالہ اس اضافی بوجھ کو صارفین پر منتقل کریں گے۔ بیان میں کہا گیا کہ 'تجارتی ادارے اس ذمہ داری کو صارفین پر منتقل کرنے کے لیے مجبور ہیں، جس سے ان کے بوجھ اور مہنگائی میں اضافہ ہوگا۔' مزید کہ، بہت سے چھوٹے کاروبار بند ہونے پر مجبور ہو سکتے ہیں، جس سے بڑے پیمانے پر چھنٹنی اور بے روزگاری بڑھے گی۔ پارٹی نے 5 کلو گرام کے غیر سبسڈی والے سلنڈر کی قیمت میں 261 روپے کے اضافے پر بھی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس سے غریب گھرانے اور گھر سے دور دوسری ریاستوں میں کرنے والے مزدور سب سے زیادہ متاثر ہوں گے۔ بیان میں کہا گیا کہ ”5 کلو کے سلنڈروں کی قیمتوں میں یہ ظالمانہ اضافہ چھوٹے گھرانوں اور مزدوروں پر سب سے زیادہ برا اثر ڈالے گا، جو 14 کلو کے سلنڈر خریدنے کی سکت نہ رکھنے کی وجہ سے ان کا استعمال کرتے ہیں۔

پارٹی نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ فی الحال 14 کلو کے گھریلو سلنڈروں کی قیمتیں نہیں بڑھائی گئی ہیں، یہ دلیل دی کہ تازہ ترین اضافہ ضروری اشیاء کی پہلے سے بڑھتی ہوئی قیمتوں کے درمیان ہوا ہے۔ پارٹی نے دعویٰ کیا کہ کھانا پکانے والی گیس کی بڑھتی ہوئی لاگت اور قلت کی وجہ سے بہت سے نقل مکانی کرنے والے مزدوروں نے پہلے ہی اپنے گاؤں واپس جانا شروع کر دیا ہے، اور انتباہ دیا کہ تازہ ترین اضافے سے صورتحال مزید سنگین ہو جائے گی۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ”اب اس بھاری اضافے کے ساتھ، بڑی تعداد میں لوگ گھر واپس جانے پر مجبور ہوں گے۔“ سی پی آئی (ایم) نے زور دے کر کہا کہ گزشتہ دو ماہ میں مودی حکومت کی جانب سے کمرشل ایل پی جی سلنڈر کی قیمتوں میں یہ دوسرا بڑا اضافہ ہے۔ پارٹی نے مرکز پر غریب دشمن رویہ اختیار کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ حکومت نے سلنڈروں پر ٹیکسوں میں کٹوتی نہ کرنے کا انتخاب کیا ہے، جبکہ ایسا کرنے سے عام صارفین کو ریلیف مل سکتا تھا۔ پارٹی نے قیمتوں میں اضافے کو فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا اور ملک بھر میں اپنی یونٹوں سے اپیل کی کہ وہ اس اضافے کے خلاف احتجاج کریں۔

شیوکمار کی وزیر اعلیٰ بننے کی خواہش فطری: پرمیشور

بنگلورو (یواین آئی) کرناٹک میں قیادت کی تبدیلی کے بارے میں نئے سرے سے بحث کے درمیان، وزیر داخلہ جی پرمیشور نے ہفتہ کو کہا کہ کرناٹک پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ڈی کے شیوکمار کی وزیر اعلیٰ بننے کی خواہش فطری ہے۔ تاہم انہوں نے اس معاملے پر کانگریس ہائی کمان کے اندر ہونے والی بات چیت کے علم سے انکار کیا۔ حکمراں کانگریس کے اندر اقتدار کی تقسیم کے انتظامات کے بارے میں بڑھتی ہوئی قیاس آرائیوں کے درمیان مسٹر پرمیشور کے تبصرے اہم مانے جا رہے ہیں۔ حالیہ سیاسی ملاقاتوں اور مسٹر شیوکمار کے مُہورت کے بارے میں بیان نے ماحول کو گرما دیا ہے۔ اس نے ریاست میں اقتدار کی ممکنہ تبدیلی پر ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ مسٹر پرمیشورا نے یہاں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے تصدیق کی کہ کانگریس کے سینئر لیڈر بی کے ہری پرساد نے حال ہی میں وزیر اعلیٰ سدارامیا سے ملاقات کی تھی، لیکن کہا کہ وہ اس بات چیت سے لاعلم ہیں۔ انہوں نے کہا، ”میں جانتا ہوں کہ مسٹر ہری پرساد نے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی تھی، لیکن انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ بات چیت کس بارے میں ہوئی، انہوں نے صرف اتنا کہا کہ وہ وزیر اعلیٰ سے ملے ہیں۔ کرناٹک کے وزیر داخلہ نے یہ بھی انکشاف کیا کہ انہوں نے، ہری پرساد، اور وزیر ضمیر احمد خان نے عشائیہ پر ایک علیحدہ میٹنگ کی، جہاں انہوں نے مختلف ریاستوں میں اسمبلی انتخابات کے نتائج، قومی سیاسی پیش رفت اور کرناٹک میں ابھرتی ہوئی سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے تجزیہ کیا کہ قومی سطح پر کیا ہونے والا ہے اور فطری طور پر اپنی ریاست میں ہونے والی سیاسی پیش رفت پر بھی بات کی، جس سے کانگریس کے اندرونی سیاسی مساوات کے حوالے سے راز مزید بڑھ گیا۔

ممبئی: خاندان کے 4 افراد کی موت معاملے میں نیا موڑ!

تربوز میں نہیں تھی ملاوٹ، جسم میں زہریلا مادہ پھیلنے کا شبہ

ممبئی (ایجنسی) ممبئی کے پیدھونی علاقے میں رہنے والے ایک ہی خاندان کے 4 افراد کی پراسرار موت نے کئی سوالات کھڑے کر دیئے ہیں۔ فی الحال اس پورے معاملے میں ممبئی پولیس ٹاکسیکولوجی رپورٹ کا انتظار کر رہی ہے کیونکہ اسی سے صاف ہوگا کہ آخر موت کی اصل وجہ کیا تھی۔ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) کی ابتدائی تحقیقات میں کھانے پینے کی اشیاء میں کوئی بھی زہریلا یا نقصان دہ مادہ نہیں ملا ہے۔ افسران نے خاندان کے گھر سے 11 نمونے اکٹھے کیے تھے، جن میں بریانی، تربوز، فریج کا پانی، کچا اور پکا ہوا چاول، چکن، کھجور اور مصالحے شامل تھے۔ جانچ میں ملاوٹ کا کوئی ثبوت نہیں ملا جس سے معاملہ مزید پیچیدہ ہو گیا۔ دوسری جانب پوسٹ مارٹم رپورٹ کچھ اور بتا رہی ہے۔ رپورٹ میں متوفیوں کے جسم میں مارفین کی موجودگی پائی گئی ہے جو ایک طرح کی درد کش دوا ہے۔ اس کے علاوہ جسم کے کچھ بافتوں میں غیر معمولی سبز رنگ میں تبدیلی دیکھی گئی ہے۔ عام طور پر ایسی تبدیلی کسی زہریلے مادے کی وجہ سے ہو سکتی ہے تاہم ابھی یہ واضح نہیں ہے کہ یہ زہر کیا تھا اور جسم میں کیسے داخل ہوا۔

یہ معاملہ 26 اپریل کو اس وقت سامنے آیا تھا جب 40 سالہ عبداللہ دوکاڈیا کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ انہوں نے ڈاکٹروں کو بتایا تھا کہ تربوز کھانے کے بعد عبداللہ، ان کی بیوی نسرین (35) اور ان کی دو بیٹیاں عائشہ (16) اور زینب (13) کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے حالت اس قدر بگڑ گئی کہ چاروں کی موت ہو گئی۔ پولیس نے اس معاملے میں حادثاتی موت کی رپورٹ درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔ اس سلسلے میں تفتیشی افسران کا کہنا ہے کہ وہ معاملے کو ہر زاویے سے دیکھ رہے ہیں لیکن ابھی تک کسی ٹھوس نتیجے پر نہیں پہنچے ہیں۔ کلینا فرانزک لیب، ایف ڈی اے اور جے جے اسپتال کی تفصیلی رپورٹس کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ ٹاکسیکولوجی رپورٹ میں یہ واضح ہوگا کہ اس معاملے میں کسی قسم کے زہر کا استعمال ہوا تھا یا نہیں اور اگر ہوا تھا تو اس کا وقت کیا تھا۔ پولیس کے مطابق اس معاملے میں ابھی تک کوئی مشکوک مالی لین دین سامنے نہیں آیا ہے۔ رشتہ داروں کے بیانات میں خاندان کو خوشحال بتایا گیا ہے اور کسی طرح کے تنازعہ یا تشویش کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے۔ کال ڈیٹیل ریکارڈز، ڈیجیٹل کمیونیکیشنز اور دیگر الیکٹرانک ڈیٹا کی جانچ کی جا رہی ہے لیکن ابھی تک کوئی ٹھوس سراغ نہیں ملا ہے۔ دریں اثنا کلینا فرانزک لیب کے ایک اہلکار نے تصدیق کی ہے کہ وسرا نمونے کی ابتدائی جانچ میں کچھ نامعلوم باہری ذرات پائے گئے ہیں۔ اہلکار نے کہا کہ ابتدائی رپورٹ میں نمونے میں باہری مادوں کی موجودگی کا اشارہ ملا ہے حالانکہ یہ ابھی واضح نہیں ہے کہ یہ زہریلے ہیں یا نہیں، دواؤں کے ہیں یا کسی اور نوعیت کے ہیں۔ اس کی تفصیلی تحقیقات جاری ہیں۔

کیونجھر بینک 'کنکال معاملہ': پٹنائک نے سیتارمن سے مداخلت اور جوابدہی کا مطالبہ کیا

بھونیشور (یواین آئی) اڈیشہ کے سابق وزیر اعلیٰ نوین پٹنائک نے ہفتہ کے روز مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن سے اپیل کی کہ وہ کیونجھر میں پیش آئے چونکا دینے والے واقعے میں فوری طور پر جوابدہی طے کریں۔ اس واقعے میں ایک آدیواسی شخص کو اپنی بہن کا کنکال قبر سے نکال کر اس کی موت کے ثبوت کے طور پر بینک لے جانا پڑا تاکہ وہ بہن کی بقایا رقم پر دعویٰ کر سکے۔ مرکزی وزیر خزانہ کو لکھے گئے خط میں مسٹر پٹنائک نے کیونجھر ضلع میں اوڈیشہ گرامیہ بینک کی ملیپوسی شاخ میں 27 اپریل کو پیش آئے واقعے پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ جیتو منڈا کے بار بار بینک کے چکر لگانے اور حکام سے کوئی واضح معلومات نہ ملنے کی وجہ سے اپنی متوفی بہن کی موت ثابت کرنے کے لیے اس کا کنکال بینک لانے پر مجبور ہو گیا۔ مسٹر پٹنائک نے اس واقعے کو انتہائی پریشان کن قرار دیا اور بینک کی جانب سے ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کے رہنما اصولوں کی پیروی کا حوالہ دے کر اس واقعہ کو درست ٹھہرانے کی مبینہ کوشش کی مذمت کی۔ بیجو جنتا دل (بی جے ڈی) کے صدر نے کہا کہ اس طرح کا ردعمل حکام کے درمیان ایک خطرناک رجحان کو ظاہر کرتا ہے، جہاں وہ عوام کی خدمت کے بجائے ضابطوں کی آڑ میں چھپ جاتے ہیں، جبکہ ان کا فرض شہریوں کی خدمت کرنا ہے۔ انہوں نے کہا، ”جمہوریت میں قوانین شہریوں کو بااختیار بنانے کے لیے ہوتے ہیں، نہ کہ انہیں ذلیل کرنے کے لیے۔ انہوں نے کہا کہ اس افسوسناک واقعے سے پورے اڈیشہ میں شدید غم وغصہ پایا جا رہا ہے اور اس نے بین الاقوامی سطح پر بھی توجہ حاصل کی ہے، جس میں بی بی سی اور نیویارک پوسٹ جیسے میڈیا اداروں کی رپورٹس شامل ہیں۔

کانگریس رکن پارلیمنٹ تیواری نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ مان پر لگے الزامات پر جواب مانگا

نئی دہلی (یواین آئی) کانگریس پارٹی کے راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ پرمود تیواری نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان پر لگ رہے الزامات کے بارے میں واضح جواب دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب جیسی اہم ریاست کے وزیر اعلیٰ پر بار بار نشے سے متعلق سنگین الزامات لگنا کافی افسوسناک اور تشویشناک ہے۔ مسٹر پرمود تیواری نے حال ہی میں سامنے آئے الزامات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مان اسمبلی میں نشے کی حالت میں پہنچے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کوئی پہلا معاملہ نہیں ہے، اس سے پہلے بھی اس طرح کے واقعات عوامی بحث کا موضوع بن چکے ہیں۔ انہوں نے ماضی میں بیرون ملک سفر کے دوران طیارے سے اتارے جانے کے مبینہ واقعے اور پارلیمنٹ کے وقت اٹھے سوالوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان واقعات نے عوام میں شبہ اور بے چینی پیدا کی ہے اور وزیر اعلیٰ کے عہدے کے وقار پر سوال اٹھا دیے ہیں۔ حالانکہ، مسٹر تیواری نے یہ بھی کہا کہ ان الزامات کی سچائی واضح ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ سے اپیل کی کہ وہ ان تمام امور پر کھل کر وضاحت دیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جمہوریت میں شفافیت اور جوابدہی اہم ہوتی ہے، خاص طور پر جب بات کسی ریاست کے اعلیٰ ترین عہدے کی ہو۔ واضح رہے کہ شرومنی اکالی دل نے وزیر اعلیٰ مسٹر مان پر اسمبلی میں شراب پی کر آنے کا سنگین الزام لگایا اور ان کا ڈوپ ٹیسٹ کرائے جانے کا مطالبہ کیا۔

جامعہ ہمدرد میں 'نیو اپروچ ٹو اسلامک اسٹڈیز' کتاب کا اجراء، ماہرین تعلیم ودانشوروں کی شرکت

نئی دہلی: جامعہ ہمدرد میں انتہائی اہم کتابی سلسلہ 'نیو اپروچ ٹو اسلامک اسٹڈیز' (New Approach to Islamic Studies) کی ایک شاندار اور باوقار تقریب رونمائی منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں ملک کے ممتاز اہل علم، دانشوران ملت اور معزز شخصیات نے شرکت کر کے پروگرام کو علمی وقار بخشا۔ تقریب کی صدارت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے کی۔ انھوں نے اپنے صدارتی خطاب میں کتاب کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق اسلامی تعلیم پیش کرنے کی ایک کامیاب کوشش قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ تصنیف جدید ذہن کو مخاطب کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔

اس تقریب کے مہمانِ خصوصی پروفیسر ایم افشار عالم (وائس چانسلر جامعہ ہمدرد) نے بھی کتاب سے متعلق اپنی آرا سامعین کے سامنے رکھی۔ انھوں نے کہا کہ یہ کتاب جدید تعلیمی تقاضوں اور اسلامی فکر کے حسین امتزاج کی نمائندگی کرتی ہے اور مستقبل میں تعلیمی اصلاح کے لیے رہنما ثابت ہو سکتی ہے۔ مہمانان اعزازی میں شامل امام بخاری یونیورسٹی کے چانسلر مولانا مطیع الرحمن مدنی نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ کتاب نوجوان نسل کے لیے دین کو آسان، مؤثر اور دل نشیں انداز میں پیش کرتی ہے۔

اس موقع پر 'شاہین گروپ' کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالقدیر نے کہا کہ اس نوعیت کی علمی کاوشیں قوم کی فکری رہنمائی میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ تقریب میں شریک دیگر ممتاز شخصیات نے بھی کتاب کو بے حد پسند کیا۔ جواہر لال نہرو یونیورسٹی میں سنٹر آف عربک وافریقن اسٹڈیز کے چیئر پرسن پروفیسر محمد قطب الدین نے اسے قدیم علمی ورثے اور جدید تعلیمی اسلوب کے درمیان ایک مضبوط پل قرار دیا، جبکہ پروفیسر شفیق احمد خان ندوی کے مطابق یہ تصنیف طلبہ میں اسلامی علوم کی دلچسپی پیدا کرنے کی ایک کامیاب کوشش ہے۔ صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ہمدرد ڈاکٹر آبرو امن اندرابی نے اسے تحقیقی وفکری اعتبار سے مضبوط تصنیف قرار دیا، جبکہ سابق صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز پروفیسر غلام یحییٰ انجم نے کہا کہ یہ کتاب آئندہ نصاب سازی کے لیے ایک اہم نمونہ بن سکتی ہے۔ مدرسہ تجوید القرآن کے ناظم اعلیٰ مولانا محمود حسن بھی اس تقریب میں بطور خاص موجود تھے۔ انھوں نے اس کتاب کی سادگی اور اثر انگیزی کو نمایاں خصوصیات قرار دیا۔

دیگر مقررین میں مولانا عارف قاسمی، مولانا اظہر مدنی (ڈائریکٹر، اقرا انٹرنیشنل اسکول)، مولانا مہتاب قاسمی، 'ملت ٹائمز' کے چیف ایڈیٹر شمس تبریز قاسمی اور رحیق گلوبل اسکول کی ڈائریکٹر شائستہ پروین شامل تھے، جنہوں نے کتاب کو علمی وفکری اعتبار سے ایک اہم اضافہ اور تعلیمی میدان میں امید افزا قدم قرار دیا۔ کتاب کے مصنف ڈاکٹر ظل الرحمن تیمی نے بھی اس باوقار تقریب سے خطاب کیا اور کتاب کو منظر عام پر لانے کے مقاصد سامنے رکھے۔ انھوں نے بتایا کہ اس کتاب کا مقصد اسلامی تعلیم کو جدید اسلوب میں پیش کرنا اور طلبہ کے لیے اسے آسان، قابل فہم و دلچسپ بنانا ہے۔ تقریب کے دوران اسکولی طالبات دانیہ اور سامیہ نے کتاب کا تعارف پیش کیا، جبکہ سندس نے کتاب کے ایک باب کی مؤثر انداز میں پیشکش کر کے حاضرین کو متاثر کیا۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر محفوظ عالم ندوی نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیے۔ آخر میں قمر جاوید نے کلمات تشکر پیش کرتے ہوئے تمام مہمانوں، مقررین اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ یہ تقریب علمی وفکری لحاظ سے نہایت کامیاب رہی اور حاضرین نے اسے ایک یادگار اور بامقصد پیش رفت قرار دیا۔

بی جے پی تلنگانہ کے سابق ریاستی ترجمان میر فراست علی باقری نے ڈاکٹر الانکار سنگھ (پروفیسر، شعبۂ موسیقی وگرمت سنگیت چیئر، پنجابی یونیورسٹی، پٹیالہ - پنجاب) کی شالپوشی کرتے ہوئے انہیں تہنیت پیش کی۔ ڈاکٹر الانکار سنگھ گرمت سنگیت اور ہندوستانی سنگیت پر پروگرام گرودوارہ سری گرو سنگھ سبھا، گرونانک مارگ، اشوک بازار، افضل گنج، حیدرآباد میں منعقد دو روزہ ورکشاپ کے سلسلے میں حیدرآباد تشریف لائے ہوئے ہیں۔ تصویر میں ڈاکٹر ایس سجن سنگھ، جوگندر سنگھ مجرال (سیکریٹری)، رمیش کمار سوراپنینی، ڈاکٹر جیارام جی اور دیگر دیکھے جا سکتے ہیں۔

ناگل پودھ شالہ میں فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد

دیوبند،2/ مئی (ڈاکٹر فیروز خان) عالمی یوم مزدور کے موقع پر ناگل پودھ شالہ میں فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں مزدوروں کی صحت کی جانچ کرا نہیں مفت ادویات تقسیم کی گئیں۔اس موقع پر محکمہ جنگلات کے سینئر افسر وریندر سنگھ راوت نے کہا کہ ہمارے ملک میں مزدوروں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے یکم مئی کو یوم مزدور کے طور پر منایا جاتا ہے۔انہوں نے بتایا کہ 1889 میں پیرس میں 'انقلاب فرانس' کی صد سالہ یادگاری تقریب کے موقعے پر ریمونڈ لیونگ نے یہ تجویز رکھی کہ 1890 میں شکاگو کے مزدوروں کی برسی کے موقع پر عالمی طور پر احتجاج کیا جائے۔ یوم مئی عالمی طور پر منانے کے لئے اس تجویز کو باقاعدہ طور پر 1891 میں تسلیم کر لیا گیا۔اب دنیا بھر میں قانونی طور پر 8 گھنٹے کی ڈیوٹی کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ یکم مئی کو دنیا کے کچھ ممالک لیبر ڈے کے طور پر مناتے ہیں۔

بی جے پی لیڈر کی سسرال کے باہر زہر کھا کر خودکشی

کانپور انسپکٹر کو وہاٹس ایب کر کے بولا اب یوپی پولیس کرے جانچ

کانپور:2 مئی (پی این ایس) دہلی کے ایک بی جے پی لیڈر نے کانپور میں اپنے سسرال کے گھر کے باہر زہر کھا کر خودکشی کر لیا۔موت سے پہلے اس نے واٹس ایپ پر آڈیو ریکارڈ کیا اور اسے پولیس و گھر والوں کو بھیج دیا۔بی جے پی لیڈر نے وہاٹس ایب پر لکھا یوپی پولیس جانچ کرے میں مرنے جا رہا ہوں۔ برہ پولیس کو ملے آڈیو میں بھاجپا لیڈر نے کہا 'میں مرنا نہیں چاہتا لیکن سسرال والوں نے مجھے مارنے کی پوری پلاننگ کی تھی اور سازش کی میں خودخودکشی کر لوں۔میری ساس بہت دنوں سے پیچھے پڑی ہوئی تھی۔گھر میں توڑ پھوڑ کرنا،میری بیوی کو ورغلانہ اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔دوستوں نے وہاٹس ایب پر آڈیو ملتے ہی چچا سے رابطہ کیا۔ چاچا نے ونود کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔ ونود کمار مشرا (38) دہلی میں نریلا کے بی جے پی منڈل صدر تھے۔قنوج کے تلگرام نیپال پور کا ونود کمار مشرا دہلی کے ایکسس بینک فیلڈ افسر کے عہدے پر تعینات تھا۔ برہ وشو بینک کالونی کے رہنے والے چچا آر کے مشرا نے بتایا کہ ونود کی شادی 16 سال قبل برہ میں رہنے والی انیتا عرف آرتی مشرا سے ہوئی تھی۔ ان کے تین بچے کارتک، پیہو اور اٹل ہیں۔ ونود دہلی میں اپنے کنبہ کے ساتھ رہتے تھے۔کارتک نریلا ڈی اے وی کالج میں 10 ویں، پیہو 9 ویں کا طالب علم ہے۔ جبکہ سب سے چھوٹا بیٹا اٹل ایئرفورس اسکول میں کلاس 4 کا طالب علم ہے۔ ونود نے دہلی میونسپل کارپوریشن میں کانگریس پارٹی سے کارپوریٹر کا انتخاب لڑنے کے بعد بی جے پی میں شامل ہوا تھا۔اس کے بعد انہیں نریلا کے بورڈ کا صدر بنایا گیا۔ ونود کا اپنی بیوی سے جھگڑا رہتا تھا۔تین ماہ قبل ونود اپنی بیوی کو مائیکہ سے سمجھا بجھا کر دہلی لے گیا۔اس کے بعد 2 اپریل کو کنبہ میں شادی کی بات کہہ کر آرتی کانپور آ گئی۔ اس کے بعد وہ دوبارہ واپس نہیں جا رہی تھی۔ ونود نے فون کر کے بیوی کو آنے کیلئے کہا تو دونوں کے درمیان جھگڑا ہونے 26 اپریل کو ونود بیوی کو گھر لے جانے کیلئے مائیکہ پہنچا مگر سسرال والوں نے اسے ملنے نہیں دیا اس کے بعد ونود نے معاملہ کی شکایت برا پولیس سے کی۔ پولیس نے دونوں فریقین کو تھانہ بلایا مگر آرتی تھانہ نہیں پہنچی۔اس کے بعد ونود اپنے چچا کے گھر چلا گیا۔آر کے مشرا نے بتایا کہ بدھ کو ونود اپنے دوست منیش کے ساتھ اجودھیا رام للا کے درشن کیلئے گیا تھا۔ جمعرات کو واپس لوٹا اور اپنی بیوی کو پرساد دینے کیلئے سسرال گیا۔ بیوی سے گھر چلنے کو کہا تو پھر دونوں میں جھگڑا ہونے لگا۔اس کے بعد وہ گھر سے باہر نکلا اور زہر کھا لیا۔ونود نے تقریباً 9 منٹ کی وائس ریکارڈنگ کنبے، دوستوں کے علاوہ برا انسپکٹر رویندر شریواستو کو بھیجا۔طبیعت بگڑنے پر دوست نے اس کے اہل خانہ کو جانکاری دی۔ آناً فاناً میں ونود کو فوراً ہیلٹ اسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔

شجرکاری صحت وزندگی کی سلامتی کی ضامن ہے

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): ماہ گرما کے آتے ہی دھوپ کی تپش اور گرمی کی شدت نے زندگی کو بے حال بنا دیا ہے۔ فرینڈز کالونی، سول لائنز میں واقع فرینڈز کالونی پارک میں صحت اور عام زندگی پر گرمی کی شدت کی منفی اثرات اور ماحولیاتی تحفظ کے مدنظر شجرکاری کی گئی۔ شجرکاری کی اہمیت، ضرورت اور زمہ داری پر شرکاء کی توجہ مبذول کراتے ہوئے ڈاکٹر شجاعت حسین نے کہا کہ جس طرح سے ہم اپنے گھروں کی حفاظت کرتے ہیں کہیں اس سے زیادہ اپنی کالونی کے پارک کے پودوں کی حفاظت ضروری ہے اور کالونی کے مکین اپنی زمہ داری نبھانے کی ضرورت سمجھیں ورنہ تاریخ میں انھیں غیر ذمہ دار زمرہ میں دیکھا جائے گا۔ آج جو معزز شخصیات موجود ہیں وہ اپنی زمہ داری کو شدت سے احساس کرتے ہیں کہ اچھی صحت کے لیے پودوں کی اہمیت بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شجرکاری کی اہمیت اور ضرورت کا ذکر قرآن کریم میں چودہ سو سال قبل ہی کر دیا تھا۔ قرآن مجید میں مختلف حوالے سے مختلف شجر کا ذکر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے درختوں کو اپنی رحمت قرار دیا ہے۔ آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک کو یاد دلاتے ہوئے کہا "جو شخص درخت لگائے اس کے بعد اس کی نگہداشت، حفاظت اور نگرانی کر کے مکمل درخت کی صورت میں بڑا کر دے تو اس کے لیے اجر کثیر ہے اور یہ صدقہ جاریہ بن جاتا ہے۔" ڈاکٹر شجاعت نے شجرکاری کو عبادت سے تصور کرتے ہو بتایا کہ یہ نہ صرف سنت رسولؐ ہے بلکہ ماحول کو خوبصورت اور دلکش بنانے کے ساتھ ساتھ زمین کی زرخیزی میں معاون و مددگار ہے۔ شجرکاری کی ضرورت اور اس کی ذمہ داریوں پر توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ درخت چرندوں، پرندوں اور متعدد حیوانات کا مسکن ہیں، درخت فضائی جراثیم کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں اور درخت ماحول میں خوبصورتی پیدا کرتے ہیں لہٰذا کالونی کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ پودوں کی حفاظت کرے۔ اور پارک کے پودوں کو محض اس لئے نہ برباد کریں کہ ان کے گھر کی خوبصورتی کم ہو جائے گی۔ آپ نے شجرکاری کے پروگرام میں شامل لوگوں کو بتایا کہ شجر سے محبت گویا انسانیت سے محبت ہے کیونکہ یہ درخت آکسیجن مہیا کر کے ہماری زیست کا سامان پیدا کرتے ہیں اس لیے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ فرینڈز کالونی کہ مکینوں اور وابستہ علاقوں کے انسانوں میں درختوں کی ضرورت اور اہمیت سے متعلق شعور کو بیدار کیا جائے۔ شجر کی اہمیت ذہن عالیہ کے حوالے کیا کہ ایک درخت 18 افراد اور 36 ننھے بچوں کو آکسیجن فراہم کراتا ہے لہٰذا پارک میں شجرکاری، اس کی نگہبانی اور تعاون کریں یہ ہر ایک ذی شعور و ذی عقل کا فریضہ ہے۔ شجرکاری کے اہم موقع پر ڈاکٹر شجاعت حسین نے ایک ماہر طب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ وجدید دور میں ماحولیاتی معاملہ اتنا سنگین و تشویشناک ہے کہ جب مریض کا آپریشن کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ پھیپھڑے گلابی ہونے کے بجائے سیاہ ہو رہے ہیں۔ اب معاشرے اور کالونی کے ہر ایک فرد کی ذمہ داری ہے کہ شجرکاری کے ساتھ پودوں کی حفاظت کریں، یہ دین اور دنیا دونوں اعتبار سے ضرورت اور لازمی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

سلیم امروہوی کی سحر انگیز شاعری سے گونجا امروہہ کا مشاعرہ

امروہہ (سید شیبان قادری) بزم فروغِ ادب امروہہ کے زیر اہتمام ایک شام اساتذہ کے نام محلہ مجاپوتہ بر مکان موسی رضا منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت ڈاکٹر جمشید کمال نے فرمائی۔ مہمانِ خصوصی کے طور پر واحد امروہوی، نوشہ امروہوی مسند پر جلوہ افروز رہے۔ نظامت ڈاکٹر لاڈلے رہبر نے کی۔ محفل کا آغاز نعت پاک سے ارمان ساحل نے کیا۔ تمام شعراء کی گل پوشی کر استقبال کیا گیا۔ جس کے بعد شعراء نے بہترین کلام پیش کرتے ہوئے خوب داد حاصل کی۔ منتخب اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

بجائے زہر کے آبِ حیات تھا اُس میں
وہ اک پیالہ جو سقراط کو دیا گیا تھا
(ڈاکٹر جمشید کمال)

ہم خلوص کے تاجر مفت جان دیتے ہیں
تم سنہری سکوں سے بھاؤ کیوں بڑھاتے ہو
(نوشہ امروہوی)

شور مت کرنا ابھی میری غزل کے پیچھے
حسرتیں سوئی ہیں اِس تاج محل کے پیچھے
(پروفیسر ناشر نقوی)

یہ ظلم و جبر یقیناً اُسی کا شیوہ ہے
اِسی لئے تو کبھی مہرباں نہیں دیکھا
(واحد امروہوی)

ہمارے چہرہ کو کوئی بھی پڑھ نہیں سکتا
ہم اپنے آپ میں یہ بھی کمال رکھتے ہیں
(شانِ حیدر بیباک)

غزل آزاد ہوتی جا رہی ہے
کہیں بھی حُسن کا چرچا نہیں ہے
(ثمر مجتبیٰ)

دل سلگتا رہا لیاقت کا
پر کسی نے دھواں نہیں دیکھا
(لیاقت امروہوی)

ہمارے جملوں کو محفوظ کر لیا جائے
یہ نسلِ نو کے بہت کام آنے والے ہیں
(ڈاکٹر لاڈلے رہبر

جب ہوئے انتخاب آنکھوں میں
ہو گئے کامیاب آنکھوں میں
(ڈاکٹر مبارک امروہوی)

بہت ضروری ہے خود سے مکالمہ کرنا
زیادہ لطف جب آنے لگے عبادت میں
(سید شیبان قادری)

اہلِ فن کی محفل میں لب کشائی موسی کی
ایک طفلِ مکتب کا حوصلہ نہیں دیکھا
(موسی رضا)

ہر رات چاندی میں نہائے مرے لئے
کوئی تو ہو جو اشک بہائے مرے لئے
(اشرف فراز)

ان کے علاوہ شہاب انور شہاب ،سلیم امروہوی،تاجدار امروہوی ،انیس امروہوی،نازش مصطفی فیض عالم فیض،ناظم امروہوی ،شاندار امروہوی،ضیا کاظمی،رضی امروہوی،نوازش نقوی،کوکب امروہوی، شہپر امروہوی نے بھی کلام پیش کیا۔محفل میں بڑی تعداد میں لوگ شامل رہے۔آخر میں محفل کے کنوینر نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔

سماجوادی پارٹی کی ماہانہ میٹنگ منعقد

فتح پور۔ سماجوادی پارٹی کی اعلیٰ قیادت کی ہدایات کے مطابق طے شدہ تاریخ پر پارٹی دفتر میں ماہانہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں بطورِ مہمانِ خصوصی ضلع کے رکنِ پارلیمنٹ نریش اتم پٹیل شریک ہوئے۔ میٹنگ کے دوران ایس آئی آر کے بعد موصول ہونے والی ووٹر لسٹ کی بوتھ سطح تک تقسیم کا جائزہ لیا گیا۔ رکنِ پارلیمنٹ نے بی ایل اے کو ہدایت دی کہ وہ ووٹر لسٹ کا باریک بینی سے مطالعہ کریں اور اس میں ضروری اصلاحی اقدامات انجام دیں۔ انہوں نے کہا کہ حذف شدہ ناموں کو شامل کیا جائے، فوت شدہ ووٹرز کے نام خارج کیے جائیں اور ایسے افراد کے نام بھی نشان زد کر کے فہرست تیار کی جائے جو متعلقہ بوتھ پر رہائش پذیر نہیں ہیں۔ میٹنگ کی صدارت ضلعی صدر سریندر پرتاپ سنگھ نے کی جبکہ نظامت ضلع جنرل سکریٹری چودھری منظر یار نے انجام دی۔ اس موقع پر سنتوش دویدی، راج کمار موریہ، ولی اللہ، دلجیت نشاد، ویریندر یادو، وپن یادو، مہندر بہادر سنگھ، بچہ سنگھ، کملیش ورما، گنیش ورما، ترجمان جگدیش سنگھ ایڈووکیٹ، رام تیرتھ پرمہنس، دھرما پال پٹیل، شمیم احمد، ونود شکلا، سوموتی، سنگیتا راج پاسوان، رتنیش رتا سمیت بڑی تعداد میں عہدیداران و کارکنان موجود رہے۔

کسی بھی ادارے کا قیام کوئی معمولی عمل نہیں: پروفیسر اسلم جمشید پوری

شعبۂ اردو، سی سی ایس یونیورسٹی میں "مجلس النساء" کا پہلے جلسے کا انعقاد

میرٹھ 2 مئی 2026 کسی بھی ادارے کا قیام کوئی معمولی عمل نہیں بلکہ یہ ایک بہت بڑا کام ہے اور اس سے بھی بڑی بات اس کو کامیابی کے ساتھ چلانا ہوتا ہے۔خواب تو سب دیکھتے ہیں لیکن ان خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرنا بڑی بات ہے۔ہمیں سنجیدگی سے اس تنظیم کو آگے تک لے جانا ہے۔ یہ الفاظ تھے معروف ادیب اور سرپرست اعلیٰ پروفیسر اسلم جمشید پوری کے جو یہاں شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی کے پریم چند سیمینار ہال میں منعقدہ "مجلس النساء" کے پہلے جلسے کی صدارت کرتے ہوئے ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کوشش کریں کہ شعبے کی تمام طالبات کو اس کا ممبر بنائیں اور سنجیدگی سے خواتین کی فلاح و بہبود گی کے کام انجام دیں۔ بہت سی بچیاں اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں کر پاتیں انہیں تعلیم کے لیے آگے لائیں۔ جہیز بھی آج کی سب سے بڑی لعنت ہے، اس تنظیم کا یہ بھی مقصد ہونا چاہئے کہ وہ سماج سے اس لعنت کا خاتمہ کرائے ساتھ ہی برادری واد کا بھی خاتمہ کیا جائے۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز ڈاکٹر فرح ناز نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی صدارت کے فرائض صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے انجام دیے۔ استقبالیہ کلمات مجلس النساء کی نائب صدر ڈاکٹر عفت ذکیہ نے ادا کیے، نظامت جنرل سکریٹری سیدہ مریم الٰہی اور شکریے کی رسم تنظیم کی خازن ڈاکٹر اکا وششٹھ نے ادا کی۔ اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ڈاکٹر آصف علی نے کہا کہ خواتین کی تنظیم کا قیام ایک نیک فال قدم ہے۔ معاشرہ کی اصلاح کے لیے خواتین کی بے داری سب سے اہم ہے۔ خواتین تعلیم کے میدان میں اب بھی لڑکوں سے آگے ہیں۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ لیکن ہم ابھی بھی خواتین کے صدفی صد لٹریسی کے نشانے تک نہیں پہنچے ہیں۔ اسے صد فی صد نشانے تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ ہمیں اس بات پر بھی توجہ مرکوز رکھنی چاہئے کہ لڑکیاں خود کفیل بنیں اس کے لیے صنعت و حرفت کی تعلیم خصوصاً مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ تنظیم کی ذمہ دار خواتین کا فرض ہے کہ وہ خواتین کو خود کفیل بنانے کی سرکاری پالیسیوں کی معلومات بہم پہنچائیں اور این جی اوز کے ذریعے محلہ در محلہ ایسے پروگرام چلائیں جو ضرورت مند خواتین کے لیے مفید ثابت ہوں۔ تنظیم کی نائب صدر ڈاکٹر عفت ذکیہ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم کی ممبران گھر گھر جائیں اور ضرورت مند خواتین کے حالات کا جائزہ لیں اور جہاں کسی کو بھی مدد کی ضرورت ہو تعلیم کے لیے، کسی ہنر کے لیے تو ایسی خواتین کی ضرور مدد کریں۔ ایسے ہی کاموں سے ہم تنظیم کو آگے لے جا سکتے ہیں۔ آخر میں تنظیم کی صدر ڈاکٹر شاداب علیم نے کہا کہ اس تنظیم کا مقصد خواتین میں تعلیمی کی بیداری، فلاحی کاموں میں حصہ داری، نئی نسل میں اچھے اخلاق، صبر و تحمل غریبوں کی کفالت، نیز بچیوں میں تعلیم و ہنرمندی کا ذوق و شوق پیدا کرنا، خواتین کے درمیان محبت، یکجہتی اور تعاون کے جذبہ کو فروغ دینا نیز انہیں سلائی، کڑھائی، بنائی یا دیگر فنون سکھا کر خود کفیل بنانا ہے۔ ان تمام چیزوں کو دیکھتے ہوئے ہی خواتین کی اس تنظیم کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جلسے میں ڈاکٹر ارشاد سیانوی، ڈاکٹر شبستاں آس محمد، نزہت اختر، فرحت اختر، سرتاج جہاں، طاہرہ پروین، اریبہ پروین، کشش خان، نمرہ، علما نصیب، وغیرہ موجود رہے۔

نیل گائے کی کم ہوتی موجودگی، دیہی علاقوں میں تشویش میں اضافہ

آوارہ مویشیوں کے بیچ نیل گائے کی پہچان ماند پڑ گئی

فتح پور (شیبو خان) گنگا- جمنا دوآب کے درمیان واقع ضلع فتح پور میں نیل گائے کی تعداد اور ان کی ظاہری موجودگی میں کمی محسوس کی جا رہی ہے۔ دیہی علاقوں میں جہاں پہلے نیل گائے کے جھنڈ آسانی سے نظر آ جاتے تھے، اب ان کا دکھائی دینا کافی کم ہو گیا ہے، جس سے مقامی لوگوں میں تشویش بڑھ گئی ہے۔ دیہاتیوں کے مطابق تقریباً ایک دہائی قبل کھیتوں میں 15 سے 20 نیل گائے کے جھنڈ عام بات تھے۔ فصلوں کو نقصان پہنچانے کی وجہ سے کسان رات بھر کھیتوں کی رکھوالی بھی کرتے تھے، لیکن موجودہ وقت میں کئی دیہات میں مہینوں تک ایک بھی نیل گائے نظر نہیں آتی۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ اب کھیتوں میں نیل گائے کی جگہ آوارہ مویشی زیادہ دکھائی دیتے ہیں، جو فصلوں کو زیادہ نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق نیل گائے کے کم نظر آنے کے پیچھے کئی وجوہات ہو سکتی ہیں، جن میں کاشتکاری کے طریقوں میں تبدیلی، کھیتوں کی باڑ بندی، آبادی میں اضافہ اور قدرتی مسکن کی کمی شامل ہیں۔ پہلے جہاں کھلے میدان اور چرائی کے لیے مناسب جگہ دستیاب تھی، وہیں اب زرعی زمین اور بستیوں کے پھیلاؤ کے باعث نیل گائے کے رہنے کے مقامات محدود ہو گئے ہیں۔ اس حوالے سے محکمۂ مویشی پروری اتر پردیش کے حکام کا کہنا ہے کہ نیل گائے مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی ہیں، بلکہ ان کی سرگرمیوں اور رہائش کے مقامات میں تبدیلی آئی ہے۔ چونکہ نیل گائے جنگلی حیات کے زمرے میں آتی ہے، اس لیے ان کی نگرانی بنیادی طور پر محکمۂ جنگلات کے تحت ہوتی ہے۔ نیل گائے کا کم نظر آنا محض ایک جنگلی جانور کی کہانی نہیں، بلکہ یہ بدلتے ماحولیاتی توازن کی عکاسی بھی کرتا ہے، جہاں انسان آگے بڑھ رہا ہے اور قدرت پیچھے ہٹتی جا رہی ہے۔ حکام کے مطابق اب نیل گائے ایسے علاقوں کا رخ کر رہی ہیں جہاں انسانی مداخلت کم ہے۔ دیہاتیوں کا کہنا ہے کہ پہلے نیل گائے فصلوں کے لیے ایک بڑی پریشانی تھیں، لیکن اب آوارہ مویشیوں کی تعداد میں اضافے کے باعث صورتحال بدل گئی ہے۔ کسانوں کے مطابق اب سب سے زیادہ نقصان انہی آوارہ جانوروں سے ہو رہا ہے، جس کی وجہ سے نیل گائے پر توجہ کم ہو گئی ہے۔ کچھ مقامی افراد کا ماننا ہے کہ ماحولیاتی عدم توازن بھی نیل گائے کی کمی کی ایک بڑی وجہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر بروقت جنگلی حیات کے تحفظ اور قدرتی توازن پر توجہ نہ دی گئی تو مستقبل میں ان کی تعداد مزید کم ہو سکتی ہے۔

سابق ایم ایل اے ششی بالا پنڈیر نے پی ڈبلو ڈی گیسٹ ہاؤس پر کارکنان کے مسائل سنے

دیوبند،2/ مئی (ڈاکٹر فیروز خان) سابق ایم ایل اے ششی بالا پنڈیر نے پی ڈبلو ڈی گیسٹ ہاؤس پر کارکنان کے مسائل سنے اور ان کے ازالہ کے لئے متعلقہ افسران سے بذریعہ فون بات کی۔ کارکنان کے مسائل سننے کے بعد سابق ایم ایل اے ششی بالا پنڈیر نے کہا کہ بی جے پی حکومت ہر محاذ پر ناکام ثابت ہوئی ہے، عام آدمی کے مسائل سے بی جے پی لیڈران کو کچھ لینا دینا نہیں ہے، ریاست میں غریب، مزدور، نوجوان، خواتین اور کسان کا استحصال کیا جا رہا ہے، عوام کرپشن کی چکی میں پسنے کو مجبور ہے اور بی جے پی حکومت ترقی کے نام پر صرف کاغذی گھوڑے دوڑانے کا کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی بی جے پی کے تئیں ناراضگی کو دیکھتے ہوئے ہی حکومت پنچایت الیکشن کرانے میں تاخیری حربہ استعمال کر رہی ہے، انہوں نے پولیس انتظامیہ پر اقتدار میں بیٹھے لوگوں کے اشارے پر کام کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔ اس موقع پر سکندر گور، اسلام قریشی، سونو کشیپ، چندر پال، راپال، دھن راج تیاگی، اروند تیاگی، اعظم اور تیک پال کشیپ وغیرہ موجود تھے۔

معاشرے کی اصلاح اور نوجوانوں کی تربیت وقت کی اہم ضرورت: مفتی عفان

امروہہ: جمعیۃ علماء امروہہ کے زیر اہتمام محلہ گھیر مناف کی مسجد میں منعقدہ اجلاسِ اصلاحِ معاشرہ سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز عالم دین اور جمعیۃ علماء ہند اتر پردیش کے صدر مفتی سید محمد عفان منصور پوری نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ غلط رسومات سے اجتناب کریں اور قرآن و سنت کی تعلیمات کو اپنی زندگی کا محور بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے راستوں پر چلیں گے تو نہ صرف دنیا میں سرخرو ہوں گے بلکہ آخرت میں بھی آسانیاں نصیب ہوں گی۔ مفتی عفان نے شادی بیاہ میں فضول خرچی سے بچنے اور نکاح کو آسان بنانے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں غریبوں سے ہمدردی اور مظلوموں کا ساتھ دینا چاہیے۔ اجلاس کی صدارت مدرسہ جامعہ اسلامیہ جامع مسجد کے مہتمم مفتی حمزہ نے کی جبکہ نظامت کے فرائض جمعیۃ علماء امروہہ کے جنرل سکریٹری قاری محمد حنیف نے انجام دیے۔ مفتی عفان منصور پوری نے خصوصی طور پر نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے منشیات کی لعنت اور موبائل فون کے بے جا حد سے زیادہ استعمال سے بچنے کی پرزور نصیحت کی۔ انہوں نے نشے کو تمام برائیوں کی جڑ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ نہ صرف انسانی صحت کو تباہ کرتا ہے بلکہ خاندانی نظام اور معاشرتی ڈھانچے کو بھی پارہ پارہ کر دیتا ہے۔ انہوں نے والدین کو متنبہ کیا کہ آج کے دور میں سب سے بڑا چیلنج تربیت کا فقدان ہے، بچے کو نیک بنانے کی ذمہ داری ماں باپ پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں والدین کو صرف پرورش کرنے والا نہیں بلکہ مربی کا درجہ دیا گیا ہے، اگر والدین اپنی ذمہ داریوں کو صرف روٹی، کپڑے اور اسکول تک محدود رکھیں گے اور بچوں کے اخلاق و کردار کو نظرانداز کریں گے تو اس کا نقصان پورے معاشرے کو بھگتنا پڑے گا۔ انہوں نے لڑکیوں کی دینی تربیت اور انہیں اسلامی ماحول فراہم کرنے پر زور دیتے ہوئے والدین سے کہا کہ وہ بچوں کی پرورش میں شفقت اور سختی کے درمیان توازن قائم رکھیں۔ اس موقع پر جامع مسجد کے استاذِ حدیث مفتی شاہد نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ نماز اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، ہر مصیبت کا حل نماز میں ہی مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ زندگی میں صبر اور تقویٰ اختیار کریں، جھوٹ، بے ایمانی، دھوکہ دہی سے بچیں اور اپنے پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ اس موقع پر مفتی فخر الدین، علی امام رضوی ایڈووکیٹ، حاجی شبیہ احمد، انور الدین فریدی، آصف مصطفیٰ، کامل صدیقی، نہال عباس، سرور عالم، ہمایوں پرویز، ماسٹر انیس، صوفی نعیم، حافظ عمیر، آصف علی، شاہ رخ پٹھان اور امداد خان سمیت بڑی تعداد میں اہل علاقہ موجود تھے۔ اجلاس کا اختتام دعائے خیر کے ساتھ ہوا۔

جامعہ الہامیہ مدرستہ البنات شکشا سمیتی کے زیر اہتمام خدمت خلق کے تحت مستحق بچیوں کو کورس تقسیم

دیوبند،2/ مئی (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کی معروف سماجی خدمتگار تنظیم جامعہ الہامیہ مدرستہ البنات شکشا سمیتی نے خدمت خلق کے تحت تعلیم نسواں کی معروف دینی درسگاہ جامعہ الہامیہ مدرستہ البنات دیوبند میں زیر تعلیم نہایت غریب ونادار نیز مستحق بچیوں کو مفت کورس کٹ اور بیگ تقسیم کئے اور انکی ماہانہ فیس میں بھی تعاون کیا۔ تفصیل کے مطابق جامعہ الہامیہ مدرستہ البنات کے احاطہ میں منعقدہ پروگرام میں ادارہ کی سرپرست اور معلمہ محترمہ زینب عرشی عرف روحی فاطمہ نے مستحق بچیوں کو مفت کورس اور بیگ تقسیم کرا اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مستحق بچیوں کو تعلیم سے جوڑنے اور انہیں تمام سہولیات فراہم کرنے کے لئے امسال بھی مفت بیگ اور کورس تقسیم کئے گئے ہیں۔ محترمہ زینب عرشی عرف روحی فاطمہ نے تعلیمی بیداری اور بچوں کو تعلیم سے جوڑنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ جامعہ الہامیہ مدرستہ البنات میں مستحق بچیوں کو بغیر کسی فیس کے مفت میں تعلیم فراہم کی جا رہی ہے۔ آپا خورشیدہ خاتون نے اپنے اہل خانہ اور صاحب خیر افراد کے ساتھ مل کر جو پودا لگایا تھا، آج وہ کافی بڑا اور تناور ہو گیا ہے۔ بڑی تعداد میں یہاں سے بچیاں تعلیم یافتہ ہو کر آگے نکل رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم انسان کو خود انحصار بناتی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ بچی زندگی میں بہتر مواقع حاصل کر سکتی ہے، ادارہ کی ناظمہ آپا خورشیدہ خاتون نے کہا کہ ہمیں تعلیم کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے اور دوسروں کو بھی آگاہ کرنا چاہئے۔ تعلیم کے لئے بچیوں کو جس طرح کی بھی ضرورت پڑے، ہم تعاون کے لئے تیار ہیں۔ ادارہ کے ایڈمنسٹریٹر عرشی بیگ نے کہا کہ ہمارے چاروں طرف غریب اور لاچار افراد بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں، جو لوگوں کی ہمدردی کے مستحق ہیں، اس لئے ہمیں ایسے افراد کی مدد کے لئے ہمہ وقت تیار رہنا چاہئے۔ انہوں نے شکشا سمیتی کی کارگزاریوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ غریب اور بے سہارا لوگوں کی خدمت کرنے سے تنظیم کے ہر رکن کو روحانی سکون کا احساس ہوتا ہے، گزشتہ کئی سالوں سے ان کی تنظیم خدمت خلق سے متعلق امور انجام دیتی آ رہی ہیں۔

ٹانڈہ میں سمپورن سمادھان دیوس کا انعقاد

ڈی ایم ایشا پریا کے پہلے دورے پر وکلاء کا پرتپاک استقبال، ترقیاتی اقدامات کا مطالبہ

ٹانڈہ/ امبیڈکر نگر (نامہ نگار) اتر پردیش حکومت کی ہدایات کے مطابق عوامی مسائل کے فوری اور موثر حل کے لیے تحصیل ٹانڈہ کے میٹنگ ہال میں سمپورن سمادھان دیوس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں دیہی علاقوں سے بڑی تعداد میں لوگ اپنی شکایات لے کر پہنچے۔ اس موقع پر انتظامیہ کی جانب سے عوامی مسائل کی سنجیدگی سے سماعت کی گئی اور متعدد معاملات کا موقع پر ہی ازالہ یقینی بنایا گیا۔ سماعت کے دوران زمین کے تنازعات، غیر قانونی قبضوں، ریونیو اور پولیس سے متعلق مختلف شکایات نمایاں رہیں۔ ڈی ایم ایشا پریا اور ایس پی پراچی سنگھ نے باری باری فریادیوں کی درخواستیں سنیں اور متعلقہ افسران کو فوری کارروائی کے احکامات جاری کیے۔ کئی معاملات میں موقع پر ہی حل نکال کر عوام کو راحت فراہم کی گئی۔ اس موقع پر ڈی ایم ایشا پریا نے سخت ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا کہ عوامی شکایات کے ازالے میں کسی بھی قسم کی کوتاہی یا لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی اور تمام محکمے مقررہ وقت میں شکایات کا شفاف اور موثر حل یقینی بنائیں۔ دریں اثنا ضلع مجسٹریٹ کے پہلے دورۂ ٹانڈہ پر ٹانڈہ بار ایسوسی ایشن کی جانب سے ان کا گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ وکلاء برادری نے انہیں اپنے بنیادی مسائل سے آگاہ کرتے ہوئے تحصیل کی مجموعی ترقی، بنیادی سہولیات کی بہتری اور خوبصورتی کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا۔

پلاسٹک اور گتے کے گودام میں آگ لگنے سے ہزاروں روپے کا نقصان

دیوبند،2/ مئی (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے محلہ بیریان (لام) میں پلاسٹک اور گتے کے گودام میں آگ لگنے سے افراتفری کا ماحول بن گیا محلہ کے لوگوں نے کئی گھنٹے کی مشقت کے بعد بمشکل تمام آگ پر قابو پایا۔ اس دوران کوئی جانی نقصان نہیں ہونے کے سبب لوگوں نے راحت کی سانس لی۔ اطلاع کے مطابق محلہ بیریان (لام) میں ارشد کباڑی کا پلاسٹک اور گتے کا گودام ہے، صبح اچانک پانچ بجے کے قریب گودام سے آگ کی اونچی اونچی لپٹیں اٹھنے لگیں جس کے سبب لوگوں میں افراتفری کا ماحول بن گیا، محلہ کے لوگوں نے واقعہ کی اطلاع ارشد کو دیتے ہوئے اپنی مدد آپ کے تحت پانی اور مٹی وغیرہ ڈالتے ہوئے کئی گھنٹے کی مشقت کے بعد بمشکل تمام آگ پر قابو پایا۔

مدرسہ رحمانیہ پہانی میں منتظمہ کا اجلاس ۷ رمئی کو

مولانا عبدالجبار قاسمی کو منتظمہ کے اجلاس میں ہنگامی صورت کے پیش نظر مدعو کیا گیا ہے

ہردوئی: محمد جنید قاسمی جمعیۃ علماء ضلع ہردوئی کا تعمیری شعبہ 'اصلاح معاشرہ' اور اس کے ذیلی شعبوں کی بہتر کارکردگی کی وجہ سے صوبہ کے مثالی اضلاع میں شمار ہوا، جمعیۃ علماء ضلع ہردوئی کے صدر مولانا عبدالجبار قاسمی نے ضلعی جمعیۃ کو فعال اور بہتر بنانے کے لئے سبھی یونٹوں کو متحرک کیا اور شاندار ممبر سازی ہوئی۔ اسی کے پیش نظر جمعیۃ علماء ضلع ہردوئی کے نائب صدر اور کارگزار صدر مولانا عطاء اللہ قاسمی نے جمعیۃ علماء کے خدام، اراکین اور ذمہ داران کا ایک اجتماع 'اجلاس منتظمہ' کے عنوان سے ۷ رمئی کو منعقد کر رہے ہیں، جس میں ضلعی یونٹوں کے سبھی صدور و نظماء، جنرل سکریٹری، خازن اور دانشوران، ذمہ داران مدارس کو مدعو کیا گیا ہے، ان کے لئے ایک ایجنڈا تیار کیا گیا ہے، سبھی لوگوں کو وہ ایجنڈا بھیج دیا گیا ہے۔ مولانا عطاء اللہ قاسمی نے کہا کہ ضلعی جمعیۃ کی سب سے مضبوط باڈی وہ اراکین اور منتظمہ ہوتی ہے۔ ان کی معاونت اور ان کی رفاقت سے جمعیۃ علماء کے کام بہتر انداز میں کیا جا سکتا ہے۔ جمعیۃ علماء کی خدمات اس ملک میں بے شمار ہیں، اکابر و اسلاف نے اس تنظیم کو مضبوط کیا اور نزاکتوں اور حالات کے مدنظر رکھتے ہوئے امت کی رہنمائی کی ہے۔ مولانا قاسمی نے کہا اس منتظمہ کے اجلاس کو کامیاب بنانے کے لئے، شہر ہردوئی، شاہ آباد، سانڈی، بلگرام، سندیلہ، گوپامؤ، ملاواں اور ان کے علاوہ جہاں جہاں یونٹوں کا قیام عمل میں آ چکا ہے، سبھی کو مدعو کیا جائے گا، انشاء اللہ۔ اور آگے کے لئے بہتر لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔ اس موقع پر مولانا عطاء اللہ قاسمی نے کہا کہ مولانا عبدالجبار قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع ہردوئی کے غیر معینہ مدت کے لئے دہلی میں مقیم ہونے کی وجہ سے منتظمہ کے اجلاس میں ہنگامی صورت کے پیش نظر مدعو کیا گیا ہے۔

کھودی گئی سڑکیں اور گڑھے فوراً بھریں: وزیر اعلیٰ کی ہدایت

جل جیون مشن میں لاپرواہی برداشت نہیں★ٹول فری نمبر پر کریں شکایت

لکھنؤ۔وزیر اعلیٰ یوگی نے جل جیون مشن کے تحت کھودی گئی سڑکوں اور گڑھوں کو فوراً بھرنے کے احکامات دیے ہیں۔ لاپرواہی پر ٹھیکیداروں کو بلیک لسٹ کیا جائے گا۔افسران کو معائنہ کے احکامات دیے گئے ہیں تاکہ عوام کو محفوظ اور ہموار آبی فراہمی مل سکے۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے تمام ضلع مجسٹریٹوں کو ہدایت دی ہے کہ جل جیون مشن کے تحت کھدائی کا کام کرتے وقت حفاظت کے تمام معیارات پر سختی سے عمل کیا جائے اور کام مکمل ہوتے ہی کھودی گئی سڑکوں اور گڑھوں کو فوراً بھر دیا جائے۔ضلع مجسٹریٹ اور دیگر سینئر افسران خود موقع پر جا کر معائنہ کریں گے اور یہ یقینی بنائیں گے۔اس میں لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ یوگی حکومت شہری علاقوں سے لے کر دیہی علاقوں تک صاف پانی پہنچانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔جل جیون مشن کے ذریعے کروڑوں لوگوں کو اس کا فائدہ پہنچایا جا رہا ہے۔وزیر اعلیٰ کے احکامات کے مطابق ریاست کے تمام اضلاع میں ضلع مجسٹریٹ، جل جیون مشن سے وابستہ سینئر افسران اور دیگر متعلقہ محکموں کے افسران موقع پر جا کر کھودی گئی سڑکوں اور گڑھوں کی حالت کا جائزہ لیں۔ساتھ ہی انہیں فوراً بھرنا بھی یقینی بنائیں۔ اس کام میں کسی بھی سطح پر لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی۔کام کو وقت پر مکمل نہ کرنے، ادھورا چھوڑنے یا اس میں لاپرواہی برتنے والی ایجنسیوں اور ٹھیکیداروں پر جرمانہ عائد کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں بلیک لسٹ کرنے کی کارروائی کی جائے۔ وزیر اعلیٰ نے افسران کو یہ بھی ہدایت دی کہ جل سمادھان پورٹل پر آبی فراہمی، لیکیج اور کھدائی سے متعلق شکایات کا ازالہ ترجیحی بنیادوں پر کیا جائے۔جل جیون مشن کے تحت آبی فراہمی یا مرمت سے متعلق شکایات کے لیے لوگ 18001212164 ٹول فری نمبر پر بھی اپنی شکایت درج کرا سکتے ہیں۔قابلِ ذکر ہے کہ اتر پردیش میں تقریباً 2.50 کروڑ سے زیادہ دیہی خاندانوں کو نل سے پانی کا کنکشن فراہم کیا جا چکا ہے۔ وندھیہ اور بندیل کھنڈ میں تقریباً سو فیصد ہدف حاصل کر لیا گیا ہے۔ یوگی حکومت گھر گھر صاف پانی پہنچانے کا کام جنگی سطح پر کر رہی ہے۔

اسمارٹ پری پیڈ میٹر میں تبدیلی:

67لاکھ صارفین کو بڑی راحت، 30دن تک بجلی منقطع نہیں ہوگی

لکھنؤ، 2 مئی (یو این آئی) اتر پردیش پاور کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے نافذ اسمارٹ پری پیڈ میٹر نظام میں یوگی حکومت نے بڑا بدلاؤ کرتے ہوئے گھریلو صارفین کو راحت فراہم کی ہے۔خاص طور پر کم اور متوسط طبقے کے خاندانوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کیے گئے اس فیصلے سے ریاست کے 67 لاکھ سے زائد صارفین کو فائدہ پہنچا ہے۔ریاست میں ایک کلوواٹ تک کے تقریباً 43لاکھ اور ایک کلوواٹ تک کے قریب 24لاکھ گھریلو کنکشن رکھنے والوں کو اس نئی اسکیم کا براہِ راست فائدہ ملا ہے۔پہلے اسمارٹ میٹر میں بیلنس ختم ہونے کے بعد صرف تین دن کی مہلت ملتی تھی، جس کے بعد بجلی کی فراہمی خود بخود بند ہو جاتی تھی۔اس سے چھوٹے صارفین کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔نئے نظام کے تحت اب ایک کلوواٹ تک کے گھریلو صارفین کا بیلنس ختم ہونے پر بھی بجلی فوراً منقطع نہیں ہوگی۔انہیں 30دن کی اضافی مہلت دی جائے گی، جس دوران وہ اپنا ریچارج کر سکتے ہیں۔اگر اس مدت میں ریچارج نہ کیا گیا تو ہی بجلی کی فراہمی بند کی جائے گی۔ایک سے دو کلوواٹ تک کے صارفین کو بھی راحت دیتے ہوئے ایمرجنسی کریڈٹ کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ایسے صارفین کو کم از کم تین دن یا 200روپے تک کے منفی بیلنس تک بجلی ملتی رہے گی۔مثال کے طور پر اگر بیلنس منفی 100 روپے ہے تو سپلائی جاری رہے گی، لیکن 200روپے تک پہنچتے ہی کنکشن خود بخود منقطع ہو جائے گا۔ایمرجنسی مدت کے دوران استعمال ہونے والی بجلی کی رقم اگلے ریچارج سے خودکار طور پر ایڈجسٹ کر لی جائے گی۔صارفین کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ یو پی پی سی ایل اسمارٹ ایپ کے ذریعے اپنا بیلنس اور استعمال باقاعدگی سے چیک کرتے رہیں اور وقت پر ریچارج کریں۔صارفین کی سہولت کے پیش نظر اب بجلی منقطع کرنے سے پہلے 5لازمی ایس ایم ایس الرٹس بھیجے جائیں گے، تاکہ صارفین کو بروقت ریچارج کا موقع مل سکے۔نئے نظام کے مطابق شام 6 بجے سے صبح 8 بجے تک بجلی منقطع نہیں کی جائے گی۔اس کے علاوہ اتوار، دوسرے ہفتہ اور تمام سرکاری تعطیلات کے دن بھی بجلی کی فراہمی جاری رہے گی، چاہے بیلنس صفر یا منفی ہی کیوں نہ ہو۔قابل ذکر ہے کہ ریاست میں اب تک تقریباً 83لاکھ اسمارٹ میٹر نصب کیے جا چکے ہیں۔یہ نظام موبائل پری پیڈ کی طرح کام کرتا ہے یعنی پہلے ریچارج، پھر استعمال۔ لیکن نئی تبدیلیوں نے اسے مزید صارف دوست بنا دیا ہے۔

بے سہارا مویشیوں کا تحفظ ریاستی حکومت کی ترجیح: دھرم پال سنگھ

گائے کے گوبر کی کھاد کے بدلے کسانوں سے بھوسے حاصل کرنے کا نظام بھی مؤثر طریقے سے نافذ کیا گیا

لکھنؤ:02 مئی۔اتر پردیش کے محکمہ حیوانات اور ڈیری ڈیولپمنٹ کے کابینہ وزیر دھرم پال سنگھ نے کہا ہے کہ ریاست میں 15 اپریل سے 31 مئی تک چلایا جا رہا 'بھوسا سنگرہن ابھیان' بے سہارا مویشیوں کے تحفظ اور ان کی مناسب دیکھ بھال کے لیے بہت اہم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بے سہارا مویشیوں کا تحفظ اور فروغ ریاستی حکومت کی ترجیح ہے اور محکمہ حیوانات اس کے لیے مسلسل کوششیں کر رہا ہے اور اس سمت میں ہر ممکن قدم اٹھایا جا رہا ہے۔ ریاست کے تمام گاؤ شیلٹروں پر بے سہارا مویشیوں کی تمام بنیادی ضروریات جیسے گرمی سے تحفظ، چارہ، بھوسا، پینے کا پانی، بجلی اور ادویات وغیرہ کے لیے مناسب انتظامات کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔وزیر مویشی پروری نے بتایا کہ ریاست میں کام کرنے والے 7430 مستقل/عارضی گائے شیلٹرز میں تقریباً 34.12 لاکھ مویشیوں کی حفاظت کی گئی ہے۔ان مویشیوں کی خوراک اور انتظام کا کام انتہائی اہم اور حساس ہے جس کے لیے مناسب بھوسے اور سبز چارے کی ضرورت ہوتی ہے۔فی الحال، گندم کی کٹائی کے دوران دیہی علاقوں میں وافر مقدار میں بھوسے کی دستیابی کی وجہ سے، 15 اپریل سے 31 مئی تک بھوسے کو اکٹھا کرنے کی خصوصی مہم چلائی جا رہی ہے۔جناب سنگھ نے بتایا کہ اس مہم کے تحت، 1905 عارضی اسٹرا بینک (کھوپ/کوپ) اور 7285 مستقل اسٹرا بینک قائم کیے گئے ہیں، جن میں اب تک 53.41 لاکھ کوئنٹل بھوسا اکٹھا کیا جا چکا ہے۔اس مہم کے تحت کل 99.60 لاکھ کوئنٹل بھوسے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔جناب سنگھ نے کہا کہ اس مہم میں مقامی عوامی نمائندوں اور سرکردہ شہریوں کا تعاون قابل ستائش ہے۔عطیہ شدہ بھوسا اکٹھا کیا جا رہا ہے، اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بڑے عطیہ دہندگان کو نواز رہے ہیں۔مزید برآں، گائے کی پناہ گاہوں میں بھوسے کے لیے دستیاب گائے کے گوبر کی کھاد کے تبادلے کے لیے ایک نظام کو مؤثر طریقے سے نافذ کیا گیا ہے۔وزیر مویشی پروری نے کہا کہ ریاست کے 707 گائے پناہ گاہوں کے آپریشن اور انتظام کی ذمہ داری این جی اوز، ایف پی اوز اور رضا کار کمیٹیوں کو سونپی گئی ہے، جس سے نظام کو مزید مضبوط کیا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت مویشیوں کے تحفظ، فروغ اور بہتر دیکھ بھال کے لئے پوری طرح پابند عہد ہے اور اس سمت میں مسلسل مؤثر اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

وزیر توانائی اے کے کی مسلسل کوششوں کی وجہ سے، دوہری گھاٹ-اوڈیہار میمو سروس نے رفتار حاصل کی

لکھنؤ:02 مئی۔وزیر شہری ترقیات اور توانائی اے کے کی مسلسل کوششیں شرما دوہری گھاٹ اور اوڈیہار کے درمیان مجوزہ میمو ٹرین سروس کو عملی جامہ پہنانے میں فیصلہ کن ثابت ہو رہی ہیں۔علاقائی عوام کی دیرینہ مانگ کو ترجیح دیتے ہوئے وزیر مسٹر شرما نے اس اہم ریل پروجیکٹ کو آگے بڑھانے میں فعال کردار ادا کیا ہے۔1 مئی 2026 کی شب میں ضلع مئو کے اپنے دورے کے دوران وزیر جناب اے کے۔شرما نے دوہری گھاٹ ریلوے اسٹیشن کا سائٹ معائنہ کیا اور افسران کے ساتھ انتظامات کا جائزہ لیا۔اس موقع پر انہوں نے کہا کہ یہ MEMU ٹرین سروس خطے کے لاکھوں لوگوں کے لیے ترقی کی نئی راہیں کھولے گی اور آمدورفت کو آسان، قابل رسائی اور سستی بنائے گی۔وزیر شری شرما نے کہا کہ ان کی مسلسل کوششوں اور مرکزی حکومت کے مثبت تعاون کی وجہ سے دوہری گھاٹ سے کٹیہار تک MEMU ٹرین چلانے کا اعلان ممکن ہوا ہے۔اس کے لیے عزت مآب وزیر اعظم اور عزت مآب ریلوے وزیر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ پروجیکٹ پوروانچل کی ترقی کو نئی تحریک فراہم کرے گا۔انہوں نے مزید کہا کہ اس ریل سروس کے آغاز سے نہ صرف مسافروں کو سہولت ملے گی بلکہ کاروبار، تعلیم اور روزگار کے نئے مواقع بھی پیدا ہوں گے، مقامی معیشت کو تقویت ملے گی۔یہ اقدام متوازن علاقائی ترقی کی جانب ایک اہم قدم ہے۔تقریب کے دوران مقامی شہریوں کی ایک بڑی تعداد نے وزیر اے کے کا پرتپاک استقبال کیا۔شرما اور اس تاریخی کامیابی پر اظہار تشکر کیا۔

یونٹی پی جی کالج میں بین الاقوامی کانفرنس، اختراع اور حکمرانی پر غور

لکھنو 2 مئی (پریس ریلیز): یونٹی پی جی کالج لکھنو اور لاویل ٹیک، اسٹاک ہوم (سویڈن) کے اشتراک سے "حکمرانی، اختراع اور معاشرہ: ابھرتے ہوئے کثیر شعبہ جاتی چیلنجز" کے موضوع پر دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔کانفرنس کی میزبانی یونٹی پی جی کالج نے کی جبکہ عالمی سامعین کی آن لائن شرکت نے پروگرام کو بین الاقوامی رنگ دیا۔پروگرام کا اختتام 2 مئی 2026 کو باوقار انداز میں ہوا، جس میں عالمی اسکالرز، پالیسی سازوں اور طلبہ نے شرکت کی۔اس موقع پر کثیر شعبہ جاتی تحقیق اور اختراعی خیالات کے تبادلے کو فروغ دیا گیا۔دوسرے دن کے تکنیکی اجلاسوں میں سماجی و ثقافتی تبدیلی، سائنس و ٹیکنالوجی اور انسانی ترقی جیسے اہم موضوعات زیر بحث آئے۔ممتاز تعلیمی رہنماؤں نے اجلاسوں کی صدارت کرتے ہوئے اہم مباحث پر روشنی ڈالی، جن میں پروفیسر زیبا عقیل، ڈاکٹر شامہ مرزا اور ڈاکٹر گیان پرکاش شامل تھے۔ مباحث میں اخلاقیات، ذمہ دارانہ رویہ اور جامع ترقی کو خصوصی اہمیت دی گئی۔اختتامی اجلاس میں مہمانِ خصوصی پروفیسر آلوک دھون اور ڈاکٹر اے۔ایس۔پینٹال (سابق ڈائریکٹر سی ایس آئی آر-آئی آئی ٹی آر وسی بی ایم آر، لکھنو) نے شرکت کی اور تحقیق پر جامع رپورٹ پیش کی گئی۔ بعد ازاں شرکاء میں اسناد اور ایوارڈز تقسیم کیے گئے، جن کے ذریعے عالمی سماجی مسائل کے حل میں نمایاں خدمات کو سراہا گیا۔کانفرنس کا اختتام آرگنائزنگ کمیٹی اور بین الاقوامی شراکت داروں کے شکریہ کے ساتھ ہوا۔مہمانِ خصوصی کا خصوصی شکریہ ادا کیا گیا۔مقررین کی بصیرت افروز گفتگوؤں نے لکھنو سمیت دیگر علاقوں میں کثیر شعبہ جاتی مکالمے اور اختراع کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔

سنبھل: شوہر سے معمولی جھگڑے پر بیوی کی خودکشی

سنبھل: 2 مئی (پی این ایس) اسمولی تھانہ علاقے کے چندوار گاؤں میں شوہر اور بیوی کے درمیان جھگڑے کے بعد بیوی نے زہر کھا لیا، جس سے اس کی موت ہوگئی۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا اور معاملے کی تفتیش شروع کر دی۔ جوڑے کی چار سال قبل شادی ہوئی تھی۔ منصور پور کے اسٹیشن ہاؤس آفیسر روہت ملک کے مطابق یہ واقعہ سنبھل کے چندوار گاؤں میں پیش آیا جہاں شوہر چندر پال اور بیوی آکانکشا کے درمیان معمولی بات پر جھگڑا ہوا۔ جھگڑے سے دلبرداشتہ خاتون نے غصے میں زہر کھا لیا جس سے اس کی موت ہوگئی۔آکانکشا کی شادی تقریباً چار سال قبل ہوئی تھی اور ان کے دو بچے ہیں۔ واقعے کے بعد کسی نے ڈائل 112 پولیس کو اطلاع دی۔ موقع پر پہنچ کر پولیس نے اہل خانہ سے پوچھ گچھ کی، لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا، اور مزید تفتیش شروع کر دی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی متوفی کے اہل خانہ اس کے شوہر چندر پال کے گھر پہنچے اور ہنگامہ شروع کر دیا۔

حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے جو زندگی میں ایک بار فرض ہوتا ہے

مولانا علاء الدین ندوی اور مولانا سید محمد غفران ندوی کی سرپرستی میں عازمینِ حج کی جامع تربیت مکمل، آخری فلائٹ دعاؤں کے ساتھ روانہ

لکھنؤ 2 مئی (پریس ریلیز) مولانا علی میاں ندوی میموریل حج ہاؤس لکھنؤ کے دعائیہ ہال میں شعبہ دعوت و ارشاد دار العلوم ندوۃ العلماء کی جانب سے عازمینِ حج کے لیے جاری مسلسل تربیتی مہم اپنے اختتام کو پہنچی، جس کے بعد آج عازمینِ حج کی آخری فلائٹ کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا گیا۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا علاء الدین ندوی (دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) نے فرمایا کہ حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے جو زندگی میں ایک بار فرض ہوتا ہے، لہٰذا اس کی ادائیگی مکمل علم اور شعور کے ساتھ کرنی چاہیے۔ انہوں نے عازمین کو ہدایت دی کہ وہ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران کثرت سے درود شریف پڑھیں، سنتوں کی پابندی کریں اور مسجد نبوی میں چالیس نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں۔مزید فرمایا کہ ریاض الجنۃ اور جنت البقیع کی زیارت خلوص نیت کے ساتھ کریں اور ہر عمل میں اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھیں۔مولانا سید محمد غفران ندوی، ناظر شعبہ دعوت و ارشاد، نے عازمینِ حج کو مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے سفر کے آداب پر تفصیلی روشنی ڈالی۔انہوں نے کہا کہ حج کا سفر محض ایک عبادت نہیں بلکہ روحانی تربیت کا ایک جامع مرحلہ ہے، جس میں صبر، اخلاص اور نظم و ضبط کو اختیار کرنا نہایت ضروری ہے۔ مفتی مولانا آفتاب عالم ندوی خیرآبادی نے اپنے خطاب میں حج کے فرائض و واجبات کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ ہر حاجی کی کوشش ہونی چاہیے کہ اس کا حج "مقبول و مبرور" ہو۔انہوں نے عازمین کو عملی رہنمائی فراہم کی اور آخر میں آخری فلائٹ کے مسافروں کے لیے رقت آمیز دعا کرائی، جس میں ان کے سفر کی آسانی، عبادات کی قبولیت اور ایمان کی سلامتی کی دعائیں شامل تھیں۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ شعبہ دعوت و ارشاد ندوۃ العلماء کی جانب سے عازمینِ حج کے لیے ایک منظم اور مسلسل تربیتی مہم چلائی گئی، جس میں حج کے تمام مراحل، آداب، دعائیں اور ضروری ہدایات تفصیل کے ساتھ فراہم کی گئیں۔اس مہم نے عازمین کو روحانی اور عملی طور پر حج کے لیے تیار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔اس موقع پر مولانا عبد الوکیل ندوی بارہ بنکوی، مولانا محمد فرحان، حاجی اعجاز احمد صدیقی، حاجی محمد عمران، حافظ محمد اسلم، حاجی محمد لئیق، حاجی محمد شاہد، مولانا بلال احمد، محمد حمزہ خاں، حاجی محمد مشتاق، عبد الرحمٰن، حاجی محمد شمیم، محمد سفیر، مولانا بلال گونڈوی، حاجی محمد آفاق، حافظ محمد الیاس سمیت دیگر معزز حضرات بھی موجود تھے۔اختتام پر تمام عازمینِ حج کو دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ رخصت کیا گیا، اور اس امید کا اظہار کیا گیا کہ وہ حج کی سعادت حاصل کر کے ایمان کی تازگی اور روحانی بلندی کے ساتھ واپس لوٹیں گے۔

علم دین سے دوری انسان کو اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے: شبنم آرا

القرآن انسٹی ٹیوٹ کے تحت مکتب ریاض الجنہ ٹھاکر گنج میں سمر کلاسیز کا افتتاح

لکھنؤ۔ ۲ مئی ۔ علم کے معنیٰ ہیں جاننا اور پہچاننا علم ہی وہ چیز ہے جسکے ذریعہ ہمیں اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کے ساتھ آخرت کی حقیقت کا علم ہوتا ہے ایمان وعقیدہ اور دین اسلام کی معلومات بھی علم ہی کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے جائز ناجائز اور حلال وحرام اچھے اور برے کے درمیان کیا فرق ہے علم دین ہی ذریعہ ہم سمجھ پاتے ہیں علم انسان کو روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور جہالت سے گمراہی میں چلا جاتا ہے علم دین کے بے شمار فائدے ہیں اور علم دین سے دوری کے نقصانات بہت زیادہ ہیں علم دین سے دوری انسان کو اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے اس لئے ہمارے لئے بے حد ضروری ہے کہ عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کو لازمی طور سے حاصل کریں مذکورہ خیال کا اظہار معلمہ شبنم آرا نے آج مکتب ریاض الجنۃ تکیہ والی مسجد برف خانہ ٹھاکر گنج لکھنؤ میں القرآن انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے دس روزہ اسلامی سمر کلاسیز کے افتتاح کے موقع پر کیا۔انہوں نے سمر کلاسیز میں شریک لڑکیوں اور خواتین کو اسکولی تعلیم کے ساتھ دینی علوم کے حصول پر زور دیا اور کہا کہ سال معاشرہ کی تشکیل میں خواتین نمایاں کردار ادا کریں انہوں نے معاشرہ کی صورت حال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا آج موجودہ نظام تعلیم میں اخلاقی زوال اور بے راہ روی نمایاں طور پر سامنے آرہی ہیں ایسے پرفتن حالات میں سماجی وسیاسی، ملی اور تعلیمی اداروں کے ذمہ داران خاص طور سے والدین اور سرپرست حضرات کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ اپنے نونہالوں اور مسلم نوجوانوں کی سیرت رسولؐ کی روشنی میں انکی تعلیم وتربیت کریں ۔اس موقع پرانچارج القرآن انسٹی ٹیوٹ مولانا قمر عالم ندوی نے اسلامی سمر کلاسیز کی اہمیت وضرورت کو بتاتے ہوئے کہاں کہ القرآن انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے گرمی کی چھٹیوں میں شہر لکھنؤ کے علاوہ مضافات اور دوسرے اضلاع میں دس دس روزہ اسلامی سمر کلاسیز لگائی جائیں جس میں کسی بھی طرح کی کوئی فیس نہیں لی جائیگی مولانا نے اسکولوں اور کالجوں کے ذمہ داران اور والدین حضرات سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان نسل خصوصا لڑکیوں اور خواتین کے لئے سمر کلاسیز کا اپنے یہاں اہتمام کریں اور القرآن انسٹی ٹیوٹ سے میں دستیاب سہولتوں سے فائدہ اٹھائیں انہوں نے یہ واضح کیا کہ اس مشن کو گھر گھر اور ایک ایک فرد تک پہونچانے کا عزم ظاہر کیا اور واضح کیا امسال کل تیس مقامات پر سمر کیمپ کا انعقاد ہوگا جسکا آغاز مکتب ریاض الجنۃ ٹھاکر گنج سے کیا جا رہا ہے آج کی افتتاحی تقریب میں بڑی تعداد میں بچے وبچیوں کے علاوہ مستورات نے شرکت کی ٹھاکر گنج سینٹر کے آرگنائزر مفتی عبداللہ صاحب امام وخطیب تکیہ والی ہیں شریک ہونے کے لئے مفتی صاحب سے رابطہ کریں۔

کے جی ایم یو ٹراما سینٹر میں لاپرواہی کے خلاف ڈپٹی سی ایم نے کی سخت کارروائی

وائس چانسلر سے 3 دن میں جانچ رپورٹ کیا طلب

لکھنؤ: 2 مئی (پی این ایس) ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے کے جی ایم یو ٹراما سینٹر میں ہردوئی کے ایک بزرگ کی موت اور ایک دوسرے زخمی کو بیڈ دینے سے انکار کے وائرل ویڈیو کے بعد سخت کارروائی کی ہے۔انہوں نے کے جی ایم یو کے وائس چانسلر کو 3 دن کے اندر جانچ رپورٹ پیش کرنے اور غفلت برتنے والے عملے کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ڈپٹی سی ایم نے کہا ہے کہ مریضوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈالنے والے کسی بھی فرد کو بخشا نہیں جائے گا۔سکشن مشین میں گیس کی کمی سے بزرگ کی موت: ہردوئی کے سندیلا کے رہنے والے راجکمار گپتا (60) کو سانس لینے میں دشواری کے ساتھ ٹراما سینٹر لایا گیا تھا۔لواحقین کا الزام ہے کہ ایمرجنسی روم میں داخل کرنے کے بعد ڈاکٹروں نے آکسیجن دی تاہم بلغم کی زیادتی کی وجہ سے انہیں سانس لینے میں شدید دشواری ہو رہی تھی۔لواحقین نے کئی بار ڈاکٹروں سے سکشن مشین کے ذریعے بلغم نکالنے کی درخواست کی لیکن مبینہ طور پر سکشن مشین کام نہیں کر رہی تھی۔مشین میں خرابی یا تکنیکی خرابی کے باعث معمر شخص کو بروقت علاج نہ مل سکا اور وہ دم توڑ گیا۔گھر والوں نے اس بے بسی کی ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کر دی۔زخمی نوجوان نے بستر سے انکار کر دیا: ایک اور وائرل ویڈیو سے پتہ چلتا ہے کہ سر پر شدید چوٹ والے نوجوان کو ٹراما سینٹر میں بستر سے انکار کر دیا گیا تھا۔زخمی شخص کو درد سے کراہتے ہوئے دیکھا جا رہا ہے، لیکن اسے فوری طور پر اسٹریچر یا بستر فراہم نہیں کیا گیا۔ڈپٹی سی ایم نے سخت موقف اختیار کیا، قصورواروں کو بخشا نہیں جائے گا: وائرل ویڈیو کا نوٹس لیتے ہوئے ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے وائس چانسلر ڈاکٹر سونیا نتیانند کو معاملے کی مکمل جانچ کرنے اور تین دن کے اندر رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔اگر سکشن مشین کی عدم دستیابی یا بیڈ کی کمی میں غفلت ثابت ہوئی تو ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

ماٹی کلا کاریگروں کے لیے 15 دن کی مفت تربیت

لکھنؤ: 02 مئی۔اتر پردیش ماٹی کلا بورڈ روایتی کاریگروں اور کاریگروں کی مہارت کو فروغ دینے کے لیے 15 روزہ دستکاری کے تربیتی پروگرام کا اہتمام کر رہا ہے۔یہ ٹریننگ ڈسٹرکٹ ولیج انڈسٹریز آفس، لکھنؤ کے ذریعے ڈویژنل ولیج انڈسٹریز ٹریننگ سینٹر، ڈالی گنج، لکھنؤ میں دی جائے گی۔پروگرام کے تحت تربیت حاصل کرنے والوں کو روزمرہ کی اشیاء، آرائشی اشیاء، کھلونے اور مجسمے بنانے کے ساتھ ساتھ مٹی کی مصنوعات کی کٹنگ، پینٹنگ اور نقش و نگار کی عملی تربیت فراہم کی جائے گی۔تربیت مکمل طور پر رہائشی ہوگی، جس میں شرکاء کے لیے مفت رہائش اور کھانے کا انتظام ہوگا۔مزید برآں، ہر ٹرینی کے لیے 250 فی دن اعزازیہ کا انتظام ہے۔ٹریننگ کے لیے درخواست دینے میں دلچسپی رکھنے والے روایتی کاریگر، مجسمہ ساز، اور مٹی کے دیگر پریکٹیشنرز اسکیم کی آفیشل ویب سائٹ upmatikalaboard.in پر آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔آن لائن درخواست دینے کے بعد، امیدواروں کو اپنی درخواستیں 20 مئی 2026 تک ڈسٹرکٹ ولیج انڈسٹریز آفس، 8 کینٹ روڈ، قیصر باغ، لکھنؤ میں جمع کرانا ہوگی۔درخواست کے ساتھ آدھار کارڈ، راشن کارڈ، تصویر، تعلیمی سرٹیفکیٹ (مارک شیٹ) اور بینک پاس بک کی فوٹو کاپیاں منسلک کرنا ضروری ہے۔

بریلی میں بدمعاشوں نے پٹرول چھڑک کر گھر کو آگ لگا دی

بریلی: 2 مئی (پی این ایس) بہاری تھانہ علاقے کے گواری گاؤں میں کل رات آتشزدگی کا ایک سنگین واقعہ پیش آیا۔حادثے میں گھر کے اندر موجود تمام سامان جل کر تباہ ہو گیا۔متاثرہ کی شکایت پر پولیس نے چار نامزد ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔گاؤں کے رہائشی مہندر پال ولد بالک رام نے پولیس کو دی گئی اپنی شکایت میں کہا کہ واقعہ سے پہلے ملزم نے اسے فون کال اور پیغامات کے ذریعے دھمکی دی تھی۔اس کے بعد وہ رات گئے اس کے گھر پہنچے، اس پر پیٹرول چھڑک کر آگ لگا دی۔آگ اس قدر شدید تھی کہ گھر میں رکھے کپڑے، چارپائی، دروازے، کھڑکیاں اور اناج مکمل طور پر جل کر خاکستر ہو گیا۔گھر کے باہر کھڑی دو موٹر سائیکلیں بھی جل کر خاکستر ہو گئیں۔متاثرہ نے بتایا کہ واقعہ کے وقت اہل خانہ بحری کے ایک ریزورٹ میں اس کے بھائی کے بیٹے کی شادی میں شریک تھے۔اس وقت گاؤں والوں نے آگ لگنے کی اطلاع دینے کے لیے فون کیا۔جب وہ واپس آئے تو گھر کا سارا سامان آگ سے جل کر خاکستر ہو چکا تھا۔پولیس نے ارون کمار (ساکن گاؤں باڑہ، تھانہ پل بھٹہ، ضلع ادھم سنگھ نگر) کے ساتھ ساتھ بھرت، راجو، اور شنکر لال (گاؤں گواری کے رہنے والے) کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔بہاری پولیس اسٹیشن انچارج نے بتایا کہ معاملے کو سنجیدگی سے لیا گیا ہے اور تمام پہلوؤں پر تحقیقات کی جا رہی ہے۔متاثرہ خاندان کے شک کی بنیاد پر دو افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

15 دن تک ٹول فری رہے گا گنگا ایکسپریس وے

لکھنؤ: 2 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے مفاد عامہ کے ایک اہم فیصلے میں اعلان کیا ہے کہ گنگا ایکسپریس وے کمرشل آپریشن کی تاریخ (COD) سے 15 دنوں تک ٹول فری رہے گا۔اس فیصلے کے تحت ریاست کے لوگ بغیر کسی فیس کے اتر پردیش کے سب سے طویل اور جدید ترین ایکسپریس وے کا تجربہ کر سکیں گے۔سی ایم یوگی کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے، اتر پردیش ایکسپریس ویز انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (UPEIDA) نے پروجیکٹ کے رعایتی اداروں، IRB انفراسٹرکچر اور اڈانی انفراسٹرکچر کو ٹول وصولی کو 15 دنوں کے لیے معطل کرنے کے لیے فوری ہدایات جاری کی ہیں۔UPEIDA کے جاری کردہ حکم کے مطابق اس مدت کے دوران مسافروں سے کوئی ٹول نہیں لیا جائے گا۔یہ فیصلہ انڈیپنڈنٹ انجینئر کی طرف سے ایکسپریس وے کے تجارتی آپریشن کی تاریخ کو قائم کرتے ہوئے، رعایتی معاہدے کے آرٹیکل 1.3.14 کے تحت ایک عارضی سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے بعد کیا گیا۔اس کے ساتھ ہی ایکسپریس وے کو عوامی استعمال کے لیے مکمل طور پر تیار سمجھا گیا۔یوگی حکومت کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ ابتدائی مرحلے میں زیادہ سے زیادہ لوگ اس جدید ترین ایکسپریس وے کا تجربہ کریں۔بغیر ٹول ادا کیے اس 594 کلومیٹر طویل ایکسپریس وے پر سفر کرنے کا موقع لوگوں کو اس کے معیار، رفتار اور عوامی سہولیات کا خود تجربہ فراہم کرے گا۔اس اقدام سے نہ صرف سیاحت کو فروغ ملے گا بلکہ ایکسپریس وے پر عوام کا اعتماد بھی مضبوط ہوگا۔گنگا ایکسپریس وے کو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) ماڈل کے تحت ڈی بی ایف او ٹی (ٹول) ماڈل کا استعمال کرتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔